ماہنامہ

فَیضَانِ مَدِیْنَہ

میں ماہِ جُمادَی الاُخریٰ کی مناسبت
سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ
بنام

جُمادَی الاُخریٰ کے
35 مضامین

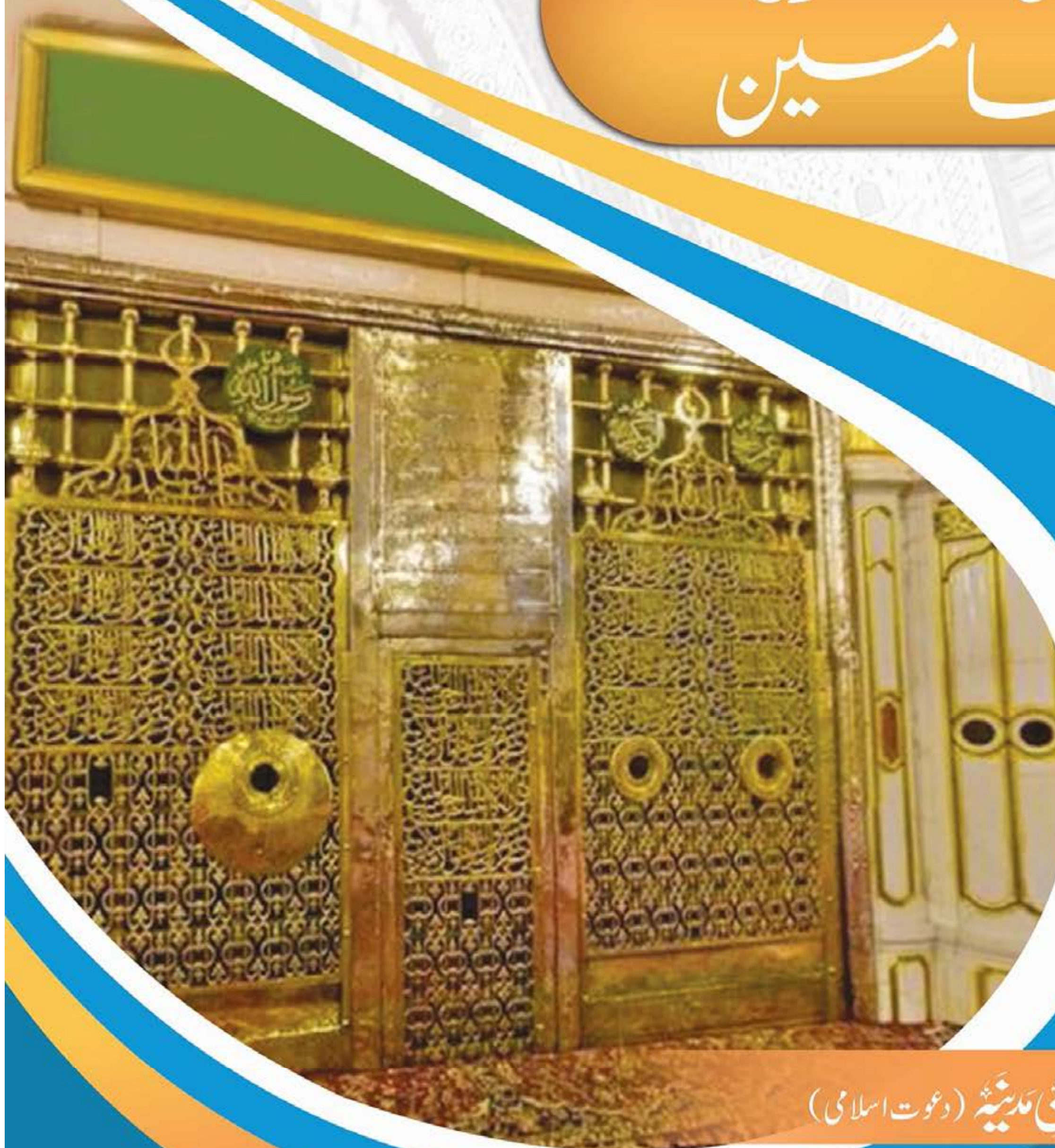

پیش کش: مجلس ماہنامہ فَیضَانِ مَدِیْنَہ (دعوتِ اسلامی)

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
03	پہلے اسے پڑھئے	.1
	منقبت خلیفۂ اول	
05	بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا	.2
	قرآن وحدیث اور شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	
06	مقامِ صدیقیت کی حقیقت	.3
08	شانِ صدیق اکبر	.4
10	صاحبانِ فضل وتقوی کے سردار اور اہلِ فضیلت کا کردار	.5
12	صدیق اکبر اور رضائے الٰہی	.6
15	شانِ حضرت ابو بکر بزبانِ بحر وبر صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم	.7
17	شانِ صدیق اکبر بزبان محبوبِ ربِّ اکبر	.8
	سیرت وکردار کے آئینے میں	
18	حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	.9
20	حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت	.10
22	محبت کا انوکھا انداز	.11
24	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک نصیحتیں	.12
25	تذکرۂ عاشقِ اکبر اور امیرِ اہلِ سنت	.13
	فضائلِ یارِ غار بصورت نظم ونثر	
27	حضرت صدیق اکبر کے 15 بے مثال فضائل	.15
29	انبیاء ورسل کے بعد سب سے افضل ہستی	.16

31	فنافی الرسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	.17
33	شانِ یارِ غار بزبان حیدرِ کرّار	.18
34	ثانیِ ثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام	.19
35	صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے	.20
36	کتاب "فیضان صدیقِ اکبر" کا تعارف	.21

تذکرۂ صالحین

37	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ معاش اور ان کی سخاوت	.22
39	حضرت ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ	.23
41	پہلے امیر مکہ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ	.24
42	امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ	.25
44	حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	.26
45	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	.27
46	مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	.28
47	وہ بزرگان دین جن کا وصال یا عرس جمادی الاُخریٰ میں ہے	29

← قیمت — رنگین شمارہ: 150 روپے — سادہ شمارہ: 80 روپے

← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین: 2500 روپے — سادہ شمارہ: 1700 روپے

← ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین: 1800 روپے — سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

پہلے اسے پڑھئے

"جُمادَی الاُخریٰ" قمری یعنی ہجری کیلنڈر کا چھٹا مہینا ہے، اسلامی مہینوں کا تعلق چونکہ چاند سے ہے اور ان مہینوں میں موسم بدلتا رہتا ہے۔ ایک موسم کسی مہینے میں آتا ہے تو اگلے چند سالوں میں وہ موسم کسی اور مہینے میں آجاتا ہے اسی لئے موسم کو اسلامی مہینوں کے ساتھ خاص نہیں کرسکتے لیکن جب مہینوں کے نام رکھے گئے تھے اس وقت جُمادَی الاولیٰ اور جُمادَی الاخریٰ کے مہینے میں سخت سردی تھی جس کے سبب پانی جَم جایا کرتا تھا اور جمُادیٰ کا معنی ہے "جم جانا" اسی مناسبت سے پانچویں مہینے کو "جُمادی الاُولیٰ" اور چھٹے مہینے کو "جُمادی الاُخریٰ" کہا جانے لگا۔ (تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 4/129)

تمام اسلامی مہینوں کی طرح جمادی الاُخریٰ بھی بڑی خیر و برکت کا مہینا ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے یہ مہینا استقبالِ ماہِ رجب ہے گویا اس کی عبادت کا مقصد ماہِ رجب کی حرمت ہے۔ اس ماہِ مبارک کے متعلق بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم سے مخصوص عبادات و نوافل منقول ہیں جنہیں اپنا کر اللہ پاک کی رضا و خوشنودی اور اس مہینے کی برکتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جو شخص بارہ رکعتیں چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ) پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سورۂ یوسف کی تلاوت کرے اللہ کریم اسے تنگدستی اور مفلسی سے ایک سال تک محفوظ رکھے گا۔ (جواہر خمسہ، ص22)

مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین (رحمۃ اللہ علیہم) سے منقول ہے کہ اس مہینے میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) 13 مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اس کے بے شمار گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص67) کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اس مہینے کے آخری عَشرے میں استقبالِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے لئے روزے رکھا کرتے تھے۔ (جواہر خمسہ، ص22) (1)

یہ مہینا جہاں دیگر فضائل کا حامل ہے وہیں اس کی ایک بہت بڑی سعادت یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یارِ غار، انبیاء و رُسُل کے بعد ساری کائنات سے افضل، خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک بھی اسی مہینے میں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں آغاز ہی سے ہر جمادی الاخریٰ میں سرکارِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت، عشقِ رسول اور دیگر مختلف پہلوؤں سے آپ کی مبارک سیرت پر مشتمل مضامین شائع کئے جارہے ہیں۔

---

(1): یہ معلومات دعوتِ اسلامی کے تحقیقی ادارہ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کی کتاب "اسلامی مہینوں کے فضائل" سے لی گئی ہے۔

اس سال بھی جنوری 2023ء کے شمارہ میں "وصالِ صدیق پر مولا علی کا خطبہ، اوصاف صدیق اکبر" کے عنوان سے شانِ صدیقِ اکبر پر مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے کے لئے یکم جنوری 2023ء کو مکتبۃُ المدینہ سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" خرید فرمائیں نیز کوشش کیجئے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے تاکہ ہر ماہ بروقت نئے نئے مضامین پر مشتمل یہ میگزین آپ گھر پر حاصل کرسکیں۔

جبکہ گزشتہ سالوں میں شائع ہونے والے مضامین کو "قراٰن وحدیث اور شانِ صدّیقِ اکبر"، "سیرت وکردار کے آئینے میں" اور "فضائلِ یارِ غار بصورت نظم ونثر" نیز جُمادَی الاخریٰ سے نسبت رکھنے والے دیگر صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کے ذکر کو "تذکرۂ صالحین" جیسے عنوانات کے تحت اس مجموعہ میں جمع کردیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی شیئر کیجئے۔

ناظم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
ابوالنّور راشد علی عطّاری مدنی
05-11-2022

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

✲ ہر مہینے کن کن اللہ کے نیک بندوں کا عرس ہے؟ ✲ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ✲ عوام وخواص کے لئے قراٰنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح ✲ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد ومعلومات ✲ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، فضائل اور خصائص ✲ علمی، شرعی، اخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات ✲ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت کے اصلاحی پیغامات ✲ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب ✲ معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج ✲ ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی اخلاقی، علمی، نفسیاتی اور معاشرتی خرابیاں اور ان کا علاج ✲ نوجوانوں، اسٹوڈنٹس، سربراہانِ خانہ اور والدین کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل ✲ معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ✲ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات ✲ بچّوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج ✲ خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سسرالی اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی رہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر
دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔
(ابن عساکر، 61/381)

مُناجات

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!
نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب!

آج بنتا ہوں مُعَزَّز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب!

عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

دے دے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے
کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یارب!

کاش! ہر سال مدینے کی بہاریں دیکھوں
سبز گُنبد کا بھی دیدار کروں گا یارب!

اِذْن سے تیرے سرِ حَشْر کہیں کاش! حُضور
ساتھ عطّاؔر کو جنّت میں رکھوں گا یارب!

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص84
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفےٰ

مصطفےٰ ہیں ساری خَلقت کے لیے
ساری خلقت ہے برائے مصطفےٰ

ڈُھونڈتے ہیں سب رِضا اللہ کی
چاہتا ہے حق رِضائے مصطفےٰ

رہ گئے سِدرہ پہ جبریلِ امیں
عرش سے بھی پار جائے مصطفےٰ

میری امت میری امت بخش دے
ہے یہی ہر دَم دُعائے مصطفےٰ

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ

ہے تمنّائے جمیلؔ قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفےٰ

قبالۂ بخشش، ص44
از مداح الحبیب مولانا جمیل الرّحمٰن قادری
رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ القوی

منقبت

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا

رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا

گدا صدّیقِ اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے ہوں میں گدا صِدّیقِ اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مَدح گو صِدّیقِ اکبر ہے
نبی صِدّیقِ اکبر کا خدا صِدّیقِ اکبر کا

ضَعیفی میں یہ قوّت ہے ضَعِیفوں کو قوی کر دیں
سَہارا لیں ضعیف و اقویا صِدّیقِ اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسِل سلسلہ صِدّیقِ اکبر کا

لُٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبّت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حَسَنؔ گھر بن گیا صِدّیقِ اکبر کا

ذوقِ نعت، ص53
از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

مقامِ صدّیقیت کی حقیقت

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۳۳)﴾ ترجمہ: اور وہ جو سچ لائے اور سچ کی تصدیق کی تو وہی متقی ہیں۔ (پ 24، الزمر: 33)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مفسرین کی ایک جماعت سے اس آیت کی ایک تفسیر یہ مروی ہے کہ سچ لانے والے سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے سے مراد سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(صراط الجنان، 8/466)

خصوصیت سے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر آپ کی شان پر دلیل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شانِ صدیقیت کی نسبت سے اس مضمون میں صدیقیت کے معنی و مفہوم پر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احیاء العلوم میں بیان کردہ کلام کی روشنی میں کچھ وضاحت کی جاتی ہے۔

”صِدْق“ (سچائی اور سچا ہونے) کی چھ اَقسام ہیں: 1 قول میں سچا ہونا 2 نیت و اِرادے میں سچا ہونا 3 عزم میں سچا ہونا 4 عزم پورا کرنے میں سچا ہونا 5 عمل میں سچا ہونا 6 دین کے تمام مقامات کے اعلیٰ درجے کے حصول میں سچا ہونا۔

پس جو شخص صدق (سچائی) کے ان تمام معانی کے ساتھ مُتَّصِف ہو تو وہ صِدّیق (بہت ہی سچا) ہے کیونکہ وہ صِدْق (سچائی) میں انتہا کو پہنچا ہوتا ہے۔ پھر صادِقین کے کئی درجے ہیں تو جس شخص میں مذکورہ معانی میں سے کسی ایک معنیٰ میں صِدْق پایا جائے وہ اسی کے اعتبار سے صادِق کہلائے گا۔

1 زبان کا صدق

پہلی قسم زبان کا صدق ہے یعنی وہی بات کہی جائے جو حقیقتِ حال کے مطابق ہے۔ حقیقت کے خلاف بات کرنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ صدق کی اِس قسم میں وعدے کا سچا ہونا بھی داخل ہے یعنی جو وعدہ کرے، اسے پورا کرے اور خلاف ورزی نہ کرے۔ یہ قسم واجب ہے اور صدق کی اقسام میں سے سب سے زیادہ مشہور یہی قسم ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنے سے بچنے والا شخص صادِق ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں شریعت کی طرف سے خلافِ حقیقت بات کرنے کی اجازت ہوتی ہے جیسے دو مسلمانوں میں صلح کروانے، بیوی کے ساتھ اظہارِ محبت کرنے اور جنگی ضروریات کے لئے اس معاملے میں کئی رخصتیں موجود ہیں۔

لیکن زبان کی سچائی میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بندہ خدا سے مناجات میں جو الفاظ کہتا ہے ان میں بھی سچا ہو جیسے اگر کوئی زبان سے تو یہ کہے: ”اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی میں نے اپنا منہ اُس خدا کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے۔“ لیکن اس کا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بجائے دُنیاوی خواہشات میں مشغول ہو تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اسی طرح اگر زبان سے کہے: ”اِیَّاكَ نَعْبُدُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔“ لیکن دل و دماغ بندگی کی حقیقی کیفیت سے خالی

ہوں اور اس کا مطلوب خدا کے سوا کچھ اور ہو تو اس کا کلام سچا نہیں ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفس کا بندہ تھا یا دنیا کا یا اپنی خواہشات کا، کیونکہ آدمی جس چیز کو مطلوب و مقصود سمجھتا ہے اور جو اس کے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے تو وہ اسی کا بندہ کہلاتا ہے۔ اسی معنیٰ کے اعتبار سے حدیث میں فرمایا گیا: "ہلاک ہو گیا دینار کا بندہ، ہلاک ہو گیا درہم کا بندہ، حلّے کا بندہ اور جبے کا بندہ۔" (یعنی جو اِن ہی کی طلب اور حصول میں لگا رہتا ہے۔)

خدا کا بندہ حقیقت میں وہ ہے جس کا دل غیر سے خالی ہو، محبتِ الٰہی میں ڈوبا ہوا ہو، ظاہر و باطن میں خدا کا فرماں بردار ہو اور اس کا مطلوب و مقصود صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہو۔

2 نیت و اِرادے میں صِدْق

صِدْق کی دوسری قسم کا تعلق نیت سے ہے۔ نیت میں صدق یہ ہے کہ آدمی کی عبادت اور نیکی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔ اگر اس میں کوئی نفسانی غَرَض شامل ہو گئی تو نیت میں صِدْق باطل ہو جائے گا اور ایسے شخص کو جھوٹا کہا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صدق کا ایک معنیٰ اخلاص ہے لہٰذا ہر صادق کے لئے مخلص ہونا ضَروری ہے۔

3 عزم میں صدق

صدق کی تیسری قسم مستقبل کے متعلق عزم میں سچا ہونا ہے کیونکہ انسان کبھی مستقبل کے متعلق یہ عزم کرتا ہے کہ "اگر اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا کرے تو میں اتنا اتنا مال غریبوں کو دے دوں گا یا مجھے کوئی عہدہ ملا تو عہدے کا صحیح استعمال کروں گا اور خیانت و ناانصافی نہیں کروں گا" ایسا عزم کبھی تو واقعی پختہ اور سچا ہوتا ہے اور کبھی کمزور ہوتا ہے کہ کرنے کا ارادہ بھی ہوتا ہے لیکن نہ کرنے کا خیال بھی دماغ میں کہیں چھپا ہوتا ہے۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے صادق اور صِدِّیق وہ ہے جس کا نیکیوں کا عزم بہت مضبوط ہو، کمزور نہ ہو۔

4 صدق کی چوتھی قسم عزم پورا کرنے میں سچا ہونا ہے

نفس بعض اوقات فی الحال تو پکا ارادہ کر لیتا ہے کیونکہ ارادہ کرنے میں تو کوئی مشقت نہیں ہوتی، لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو عزم کمزور پڑ جاتا ہے اور نفس غالب آجاتا ہے اور یوں بندہ اپنا عزم پورا نہیں کرتا۔ یہ بات صِدْق کے خلاف ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد اِس خلاف ورزی میں مبتلا ہے کہ لمبے چوڑے ارادے کرتے ہیں لیکن عمل کے وقت حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ اپنے عزم پر عمل کرنے والوں کی تعریف میں قرآن میں فرمایا: "کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔" (پ21، الاحزاب:23)

5 صدق کی پانچویں قسم اعمال میں صدق ہے

وہ یہ کہ نیک اعمال کے وقت بندے کا باطن بھی ویسا ہو جیسا ظاہر نظر آرہا ہے مثلاً نماز میں ظاہری آداب پورے ہوں تو باطن یعنی دل میں بھی خشوع موجود ہو۔ ظاہر میں صوفی و عاشقِ رسول نظر آتا ہے تو دل کی کیفیت بھی ویسی ہی ہو۔ الغرض ظاہر و باطن کا ایک جیسا ہونا صِدْق کی ایک قسم ہے۔

6 صِدْق کی چھٹی قسم مقاماتِ دین میں صدق

یہ قسم سب سے اعلیٰ لیکن بہت نایاب ہے اور اس کا تعلق مقاماتِ دین سے ہے جیسے خوفِ خدا، اللہ تعالیٰ سے امید، دنیا سے بے رغبتی، رضائے الٰہی پر راضی رہنا، محبتِ الٰہی اور طریقت کے دیگر تمام بلند مقامات میں سچا ہونا، کیونکہ خوف و امید و زُہد و توکل و رضا و محبت وغیرہا امور میں کچھ ابتدائی حالات ہوتے ہیں کہ جن کے ظاہر ہونے پر یہ نام لئے جاتے ہیں، لیکن پھر ان کی حقیقتیں اور انتہائی مرتبے ہوتے ہیں۔ حقیقی صادق وہی ہے جو ان کی حقیقت اور اعلیٰ ترین مرتبے تک پہنچ جائے اور ان خوبیوں سے کما حقہ متصف ہو۔ سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدق کی ان تمام اقسام سے متصف ہونے میں انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں سب سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں، اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صدیقِ اکبر (سب سے بڑا صدّیق) ہے۔

شانِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَاۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾

ترجمہ: اگر تم اِس (نبی) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ اِن کی مدد فرماچکا ہے جب کافروں نے اِنہیں (اِن کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے۔ (پ10، التوبۃ:40)

تفسیر یہ آیت نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقام و مرتبہ اور مرکز و مَہْبِطِ عنایاتِ الٰہیہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اسی آیت سے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عظمت و شان بھی نمایاں ہوتی ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے متعلّق اِس آیتِ مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو راہِ خدا میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کی ترغیب دی ہے کہ اگر تم اِن کی مدد نہ کروگے تو یہ تمہاری مدد کے محتاج نہیں ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اِن کی خاص مدد فرمائے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے اِن کی اُس وقت بھی مدد فرمائی جب کفار نے انہیں مکّۂ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا اور یہ صرف ایک فرد یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ مکّۂ مکرمہ سے نکل کر غارِ ثور میں آئے اور دوسری طرف کفّار اِن کا تعاقُب کرتے غار کے دہانے پر آپہنچے جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فکرمند ہوئے لیکن نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تائیدِ الٰہی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے فرمایا: غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر واضح طور پر اعانتِ الٰہی کا ظہور اور بارگاہِ خداوندی سے سکون و اطمینان کا نزول ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیبی لشکروں نے مدد کی اور غار کے منہ پر موجود کفار غار کے اندر جھانکے بغیر ہی واپس لوٹ گئے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت اس آیتِ مبارکہ میں اَصلُ الاُصول تو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت و شان اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کے شاملِ حال ہونے کا بیان ہے لیکن اس کے ساتھ کئی اعتبار سے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عظمت و شان کا بیان بھی موجود ہے:

(1) نبیِّ مکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّار کی طرف سے قتل کے اندیشے کے پیشِ نظر ہجرت فرمائی تھی لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کے لئے اپنے انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی و غلام صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ساتھ لیا جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مخلص، باوفا، خیر خواہ، کاملُ الایمان، قابلِ اعتماد اور سچے مُحِبّ و مددگار ہونے کی دلیل ہے کیونکہ خطرناک حالات میں آدمی اسی کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہے جس کے اِخلاص، وفا، ہمت و حوصلے اور جاں نثاری پر بھرپور اعتماد ہو۔

(2) انبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃ السَّلام کی ہجرتیں خاص حکمِ الٰہی سے ہوتی ہیں اور یہ ہجرت بھی اللہ تعالٰی کی خاص اجازت سے تھی، اِس اجازت کے وقت رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں مخلص صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی ایک پوری جماعت موجود تھی بلکہ ان کے کئی حضرات سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مقابلے میں نَسبی طور پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیادہ قریب بھی تھے لیکن اللہ تعالٰی نے اُس موقع پر اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قرب و صحبت میں رہنے کا شرفِ عظیم سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں فرمایا، یہ تخصیص آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عظیم مرتبے اور بقیہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت کی دلیل ہے۔

(3) دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم حالات کی ناسازی کی وجہ سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے ہجرت کر گئے لیکن یارِ غار، صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن نامُساعِد حالات کے باوجود بھی پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قرب نہ چھوڑا بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت وحفاظت کے لئے مکۂ مکرمہ میں موجود رہے۔

(4) سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جس قدر رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فیض حاصل کیا وہ کسی اور صحابی کو نصیب نہ ہوا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر و حضر میں دیگر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مقابلے میں زیادہ وقت گزارا اور خصوصاً سفرِ ہجرت کے قرب و صحبت کی تو کوئی برابری کر ہی نہیں سکتا کہ ایامِ ہجرت میں بلا شرکتِ غیرے قرب و فیضانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تنِ تنہا فیض یاب ہوتے رہے۔ اسی لئے عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسی ہستی نے تمنا کی تھی کہ کاش! میرے سارے اعمال ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک دن اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوتے۔ **ان کی رات تو وہ جس میں آپ** رضی اللہ تعالٰی عنہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غارِ ثور تک پہنچے، آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے غار میں جاکر سوراخوں کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا، دو سوراخ باقی رہ گئے تو وہاں اپنے پاؤں رکھ دیئے، وہاں سے سانپ نے ڈس لیا تب بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام کی خاطر پاؤں نہ ہٹایا **اور** (کاش کے میرے اعمال کے مقابلے میں مجھے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک دن مل جائے) **ان کا وہ دن** جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے بعد عرب کے چند قبیلے مرتد ہوگئے اور کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو اُن نازک و کمزور حالات میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دینِ اسلام کو غالب کر کے دکھایا۔ (یہ فرمانِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا معنوی خلاصہ ہے۔) (خازن، 2/244)

(5) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غارِ ثور میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راحت و آرام پر اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

(6) اسی سفرِ ہجرت کی وجہ سے آپ کا لقب ثانی اثنین ہے یعنی "دو میں سے دوسرے" پہلے رسولِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دوسرے صدیقِ باوفا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ ہجرت کے علاوہ بھی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی ثانی ہیں حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں تدفین میں بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی ثانی ہیں۔

(7) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھی ہونا خود اللہ تعالٰی نے قرآن میں بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔

(8) آیت ہی بتا رہی ہے کہ اللہ تعالٰی ان دونوں مقدّس ہستیوں کے ساتھ تھا۔

(9) اللہ تعالٰی کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ (تفسیر کبیر، 6/150، خازن، 2/244 ملتقطاً)

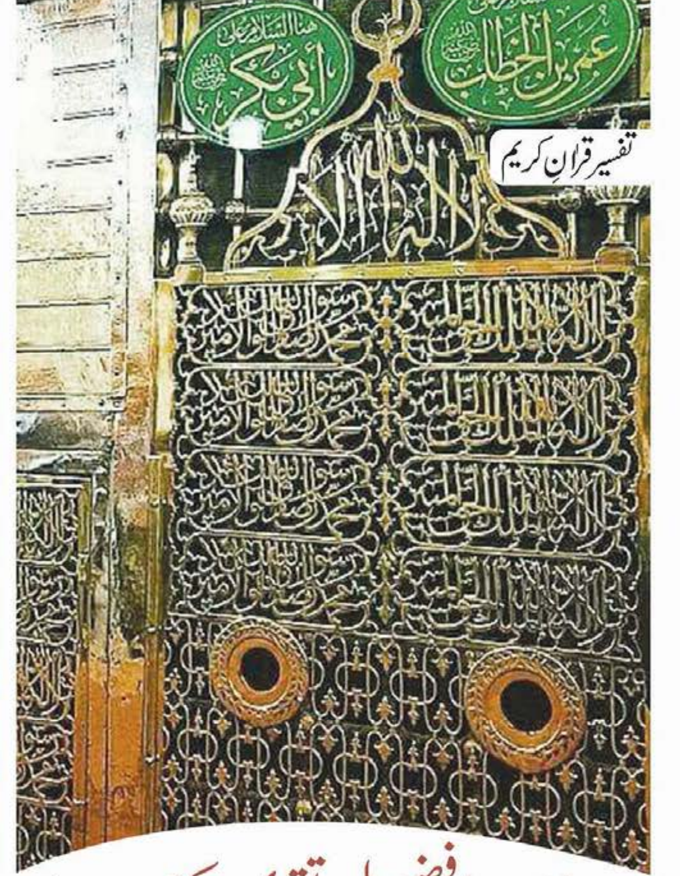

صاحبانِ فضل وتقویٰ کے سردار اور اہلِ فضیلت کا کردار

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)﴾

ترجمہ: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور دَر گزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ18، النور:22)

شانِ نزول: یہ آیت حضرتِ ابو بکر صِدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، واقعہ یوں ہے کہ حضرت مِسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار، مہاجر اور بدری صحابی تھے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اُن کا خرچ اُٹھاتے تھے مگر جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی تو حضرت مسطح نے بھی تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا۔ اس پر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بہت رنجیدہ ہوئے اور آپ نے قسم کھائی کہ آئندہ مِسطح پر کچھ بھی خرچ نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ دینی فضیلت اور مالی وسعت رکھنے والے حضرات کو یہ قسم نہیں کھانی چاہئے کہ وہ رشتے داروں، مسکینوں اور راہِ خدا کے مہاجروں پر خرچ نہیں کریں گے۔ ان لوگوں سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو انہیں معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں۔ اے صاحبانِ فضیلت! کیا تمہیں پسند نہیں کہ خدا تمہاری بخشش کردے۔ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے یہ آیت پڑھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو اچھا سلوک کرتا تھا اس کو کبھی ختم نہیں کروں گا۔ (بخاری، 3/285، حدیث:4750)

آیت سے مُستفاد نِکات

پہلا نکتہ: یہ آیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت پر روشن دلیل ہے کہ خود ربّ العالمین نے آپ کو اُولُوا الْفَضْلِ (فضیلت والے) افراد میں سے قرار دیا۔ اہلِ سنّت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل علیہم الصّلوۃ والسّلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام انسانوں سے افضل ہیں اور یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ علامہ ابنِ حجر ہیتمی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں: "علماءِ اُمت کا اس عقیدے پر اتفاق ہے کہ اُمت میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ (الصواعق المحرقۃ، ص169)

اس آیت اور اس کے شانِ نزول سے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مغفرت یافتہ اور جنّتی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے معاف کرنے پر مغفرت کا فرمایا تھا اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اولین مصداق کے طور پر فوراً معاف کردیا۔ نیز اس طرزِ عمل میں آپ رضی اللہ عنہ کی کمالِ سعادت مندی بھی عیاں ہے کہ آیت سنتے ہی دل کی رنجش جاتی رہی اور فوراً سرِ تسلیم خم کردیا۔ حقیقت یہی ہے کہ اہلِ عشق و وفا، اصحابِ صدق و صفا، متلاشیانِ سعادت و رضا

اور طالبانِ مولیٰ کا حکمِ خدا و مصطفیٰ پر یہی شیوہ ہوتا ہے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ توسعادت مندوں کے سردار ہیں۔

دوسرا نکتہ: آیت میں اہلِ ثروت و صاحبِ وسعت لوگوں کے لئے بھی تعلیم وہدایت ہے کہ جب انہیں خدا نے مالی سہولت سے نوازا ہے تو وہ اسے اپنی ذات تک محدود نہ کریں بلکہ غریبوں، محتاجوں کا خیال رکھیں اور اس صدقہ و سخاوت میں ذاتی معاملات یا کسی رنجش کو رکاوٹ نہ بننے دیں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے کہ اگر کوئی مال دار کسی غریب اجنبی یا رشتے دار کی مدد کر رہا ہو اور اس غریب کی طرف سے کوئی خلافِ مزاج بات ظاہر ہو جائے تو سب سخاوت و امداد ختم کر دی جاتی ہے۔ ایسا طرزِ عمل خدا کے پسندیدہ بندوں کی روِش کے خلاف ہے۔

تیسرا نکتہ: جو شخص کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کام کرلے، پھر قسم کا کفارہ دیدے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اُس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرلے۔“ (مسلم، ص694، حدیث:4272)

چوتھا نکتہ: رشتے داروں سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی ترک نہیں کرنی چاہئے اگرچہ ان کی طرف سے زیادتی ظاہر ہو جیسے آیت اور اس کے شانِ نزول سے واضح ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ”صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ اتارے، بلکہ وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔“

(بخاری، 4/98، حدیث:5991)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنے والے نہ بنو یعنی (یہ طریقہ نہ اپناؤ کہ) اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ کو اس طریقے پر رکھو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔

(ترمذی، 3/405، حدیث:2014)

پانچواں نکتہ: آیت میں عفو (معاف کرنا) اور صفح (درگزر کرنا) دو الفاظ ہیں۔ عفو (معاف کرنے) کا مطلب ہے، ”سزا نہ دینا“ اور صفح (درگزر کرنے) کا مطلب ہے، ”سزا نہ دینے کے ساتھ ساتھ ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ تک نہ کرنا“۔ ”صفح“ کا مرتبہ ”عفو“ سے اوپر ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن، ص486)

حضرت یوسف علیہ السَّلام نے اپنے بھائیوں سے یہی ”صفح“ (درگزر) کرتے ہوئے فرمایا تھا: ﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ﴾ ترجمہ: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ (پ13، یوسف:92)

اور فتحِ مکہ کے وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اہلِ مکہ سے یہی ”عفو و صفح“ فرمایا تھا، چنانچہ پہلے آپ نے ظلم و ستم ڈھانے والے کفارِ مکہ سے پوچھا: ”آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟“ انہوں نے جواب دیا: اَخٌ كَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔ اس پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ ”آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ جاؤ! تم سب آزاد ہو۔“

(زرقانی علی مواہب، 3/449 ملخصاً)

چھٹا نکتہ: آخری بات بطورِ خاص ہمارے لئے بہت ایمان افروز اور ہماری زندگیوں کا رُخ بدل دینے والی ہے۔ وہ یہ کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خداوند کریم ہمیں معاف کردے تو ہم لوگوں کو معاف کرنا شروع کر دیں۔ رحم کرنے والے پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، نرمی کرنے والوں پر خدا نرمی کرتا ہے، غصہ پینے والوں سے خدا اپنا غضب روک لیتا ہے، بھوکوں کو کھلانے والے کے دسترخوان میں خدا برکت ڈال دیتا ہے، غریبوں پر صدقہ کرنے والوں کے مال میں خدا وسعت ڈال دیتا ہے، دوسروں کی مدد کرنے والے کی خدا مدد فرماتا ہے۔ ہم دوسروں کے لئے بھلائی چاہنے اور خیر پہنچانے والے بن جائیں، ربِّ کریم کی طرف سے ہم پر خیر کی بارش برسنا شروع ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کے صدقے نیک بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور رضائے الٰہی

مفتی محمد قاسم عطاری

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ (پ30، الیل:17تا21)

شانِ نزول: جب حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید بلال کا اُن پر کوئی اِحسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اِس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اِن میں یہ ظاہر فرما دیا گیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ (تفسیر خازن، 4/385)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا، جیسے حضرت عامر بن فُہیرہ، حضرت اُمّ عُمیس اور حضرت زَہرہ رضی اللہ عنہم۔

مفسرین کا اِجماع: امام علی بن محمد خازِن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام مفسرین کے نزدیک اِس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہیں (اور یہ آیت آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔) (تفسیر خازن، 4/384)

اِن آیاتِ مبارکہ میں افضل الناس بعد الانبیاء، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے انوار جگمگا رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ لمعات و انوار یہ ہیں۔

پہلی فضیلت: دنیا میں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے کوئی گناہ سَرزَد نہ ہو گا، کیونکہ دنیا میں ایسے بہت سے متقی گزرے ہیں جنہوں نے کبھی کسی گناہ کا اِرتکاب نہیں کیا، یعنی متقین کی اعلیٰ قسم میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں، تو جو سب سے بڑے متقی ہیں، اُن سے گناہ کا ارتکاب کیسے ہو سکتا ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والوں پر بھی یہ فضیلت واضح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی میں کسی گناہ کا اِرتکاب نظر نہیں آتا، بلکہ نیکی کے کاموں پر دوسروں سے سبقت لے جانے کا پہلو ہی غالب دکھائی دیتا ہے۔

دوسری فضیلت: سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا، جیسا کہ آیت ہی میں فرمایا: ﴿ وَ سَیُجَنَّبُهَا ﴾ ترجمہ: "عنقریب اُس کو آگ سے دور رکھا جائے گا۔" نیز صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تو ویسے بھی اُن ہستیوں میں سے ہیں، جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ جہنم کی معمولی سی آہٹ تک نہ سنیں گے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ﴾ ترجمہ: بیشک جن کے لیے ہمارا بھلائی کا

وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ اُس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی اور فرشتے اُن کا اِستقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔(پ17، الانبیاء:101تا103)

تیسری فضیلت: جہنم سے دور رکھے جانے میں اُن کے لیے جنّتی ہونے کی بشارت بھی ہے کیونکہ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں، اُن میں سے بعض کے لیے تو مقامِ اَعراف ہے، جو جنت و جہنم کے درمیان ہے، لیکن اہلِ تقویٰ میں جسے جہنم سے بچنے کی بشارت ہو، اُس کے لیے دوسرا مقام جنت ہی ہے۔ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ ترجمہ: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ (پ4، ال عمرٰن:185) پھر خصوصاً تقویٰ نَفْس کی بری خواہشات سے بچنے ہی کا نام ہے اور ایسوں کیلئے جنت کی صریح بشارت ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى﴾ ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو بیشک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔(پ30، النّٰزعٰت:40، 41) بلکہ جنّت کی اصل تیاری ہی متقین کیلئے ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(پ4، ال عمرٰن:133)

چوتھی فضیلت: سیّد المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ ﴿الْاَتْقَى﴾ کا لفظ باتفاقِ امت آپ کے لیے ہے۔

پانچویں فضیلت: آیت سے آپ کا تمام امت سے افضل ہونا بھی معلوم ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑا متقی قرار دیا اور سب سے بڑے متقی کو اللہ رب العالمین نے خود ہی سب سے افضل و اکرم قرار دیا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔(پ26، الحجرات:13)، نیز تقویٰ کا مقام دل ہے، جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَالْاِیمَانُ فِی الْقَلْبِ، ثُمَّ یُشِیرُ بِیَدِهٖ اِلَی صَدْرِهٖ وَیَقُولُ: اَلتَّقْوٰی هَاهُنَا، اَلتَّقْوٰی هَاهُنَا ترجمہ: ایمان دِل سے متعلقہ مخفی چیز ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور دو مرتبہ فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 6/159)

جب تقویٰ کا مقام دل ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مبارک دل کا حال سنیے، امام غزالی علیہ الرَّحمہ نے بطور حدیث مرفوع اور حکیم ترمذی نے قولِ ابو بکر بن عبد اللہ المُزَنی کے طور پر نقل کیا، فرمایا: ما فضلکم ابو بکر بکثرۃ صیام ولا صلاۃ ولکن بسر وقر فی صدرہ یعنی ابو بکر تم لوگوں سے نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے آگے نہیں نکلے، بلکہ اُس چیز کی وجہ سے آگے نکلے ہیں، جو ان کے دل میں قرار پکڑے ہوئے ہے،(یعنی قوتِ ایمانی، معرفتِ ربانی اور تقویٰ و خشیتِ الٰہی)(احیاء العلوم، 1/100) آپ رضی اللہ عنہ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہونے پر اہلِ سنت کا اِجماع ہے، چنانچہ عقائدِ نسفیہ میں ہے: افضل البشر بعد نبینا ابو بکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی رضی اللہ عنهم وخلافتهم علی هذا الترتیب ایضا یعنی ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد (امت محمدیہ میں) سب سے افضل ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان ذوالنورین پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں اور اُن کی خلافت بھی اِسی ترتیب سے ہے۔(العقائد النسفیۃ مع شرحہ للتفتازانی، ص321)

چھٹی فضیلت: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام صَدقات و خیرات قبول اور اعلیٰ درجے کے اِخلاص پر مبنی ہیں، اِس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے راہِ خدا میں دیئے گئے ہر مال کے متعلق فرمایا کہ اس کا مقصد دِکھاوا اور ریاکاری نہیں، بلکہ ﴿یَتَزَكّٰى﴾ ہے، یعنی ”تاکہ اسے پاکیزگی ملے“ اور اللہ تعالیٰ اچھی نیت والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، چنانچہ فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔(پ11، التوبہ:120) پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال خرچ کرنے پر بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا، چنانچہ فرمایا: ﴿وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى﴾ ترجمہ: بیشک قریب ہے کہ وہ

خوش ہو جائے گا۔(پ30، اللیل:21) نیز آپ رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ درجے کے اخلاص کی گواہی اللہ تعالیٰ نے یوں دی ہے، فرمایا: ﴿ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ ﴾ ترجمہ: صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لیے (وہ اپنا مال خرچ کرتا ہے)۔ (پ30، اللیل:20)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خوبصورت مشابہت!

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بطورِ خاص خوش کردینے کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا: ﴿ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ یعنی بیشک قریب ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اُس نعمت و کرم سے خوش ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں عطا فرمائے گا۔(خازن، 4/385) اس بشارت میں ایک خوبصورت پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پ30، الضحیٰ:5) اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: ﴿ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ طرزِ کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جن مسلمانوں نے دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا انتقال ہوا، ان کو صحابی کہتے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صحابی جنّتی ہیں۔ 10 صحابی ایسے بھی ہیں جنہیں ایک ساتھ ہمارے پیارے نبی نے دنیا ہی میں جنت کی خوش خبری دی۔ ان 10 لوگوں کو "عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ" کہتے ہیں مطلب جنّت کی خوش خبری پانے والے 10 لوگ۔ ان کے نام یہ ہیں، مسلمانوں کے 4 خلیفہ (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمانِ غنی، حضرت مولا علی) حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوّام، حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقّاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عُبیدہ بن جرّاح۔ رضی اللہ عنہم

پ	ا	ہ	ی	ئ	ے	ت	ر	ع
ع	ب	د	ا	ل	ر	ح	م	ن
ڑ	و	ق	ٹ	ڑ	ۃ	ا	س	د
ف	ع	غ	ط	ح	خ	س	ڈ	ص
ل	ب	م	ل	ن	ب	ع	ط	چ
ص	ی	ڈ	ح	ز	ب	ی	ر	ذ
ظ	د	ش	ہ	س	ع	د	ث	ژ
ژ	ہ	ث	ظ	ل	ض	ن	م	ز

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "ابوعُبیدہ" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 طلحہ 2 زبیر 3 عبدالرّحمٰن 4 سعد 5 سعید۔

سیب دَم کروانے کی برکت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! میرا نام محمد نواز عطّاری ہے، میرے چچا کے بیٹے فیاض احمد جن کی شادی ہوئے تقریباً سات سال ہو گئے تھے اور وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ جانشینِ امیرِ اَہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی سے 2018 میں سیب دَم کروا کر کھلایا تو اَلحمدُ لِلّٰہ بچّی کی ولادت ہوئی ہے۔ محمد نواز عطّاری (رکن کابینہ مجلس ائمہ کرام، ایبٹ آباد زون، لاہور ریجن)

نوٹ: سیب دَم کروانے کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے ان دو نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں:

02138696333 UAN: +92 21111252692

روشن ستارے

شانِ حضرت ابوبکر بزبانِ سلطانِ بحر و بر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابوالحسنین عطّاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی ساری مخلوق میں نبیوں اور رسولوں کے بعد حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں آپ کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ 22 جُمادَی الاُخریٰ آپ کا یومِ وصال ہے، اس مناسبت سے آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کے بیان پر مشتمل 13 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے:

1 میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدّیق ہیں۔[1]

2 اللہ پاک اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ ابوبکر صدّیق زمین پر غلطی کریں۔[2]

3 جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا: اللہ پاک آپ کو ابوبکر صدیق سے مشورہ کرنے کا حکم فرماتا ہے۔[3]

4 ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان میں میرے وزیر جبرائیل و میکائیل جبکہ زمین میں ابوبکر و عمر ہیں۔[4]

5 ابوبکر و عمر نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام ادھیڑ عمر جنّتی لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات مت بتانا۔[5] [6]

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مُرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو[7]

6 (جنت میں) اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ بے شک ابوبکر و عمر بھی ان ہی (اعلیٰ درجات والوں) میں سے ہیں۔[8]

7 میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا۔[9]

8 یہ دونوں (یعنی ابوبکر و عمر اہمیت میں) کان اور آنکھ کی مثل ہیں۔[10]

9 قیامت کے دن ایک مُنادِی ندا کرے گا: اس امت میں سے کوئی اپنا نامۂ اعمال ابوبکر و عمر سے پہلے نہ اٹھائے۔[11]

10 سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر نکلوں گا، اس کے بعد ابوبکر اور پھر عمر۔[12]

11 ایک عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا معاملہ عرض کیا جس پر اسے دوبارہ حاضر ہونے کا حکم ہوا۔ عورت وصالِ ظاہری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس جانا۔[13]

12 مرضِ وفات میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا (خلافت کی) تمنا کرے گا اور کہے گا: میں (خلافت کا) زیادہ حقدار ہوں، جبکہ اللہ پاک اور مؤمنین صرف ابوبکر کو ہی (بطورِ خلیفہ) تسلیم کریں گے۔[14]

13 حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ

رسالت میں عرض کی: یَارسولَ اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنّت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اے ابوبکر! اور مجھے امید[15] ہے کہ تم انہی لوگوں میں سے ہوگے۔[16]

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیقِ اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیقِ اکبر کا[17]

---

(1) ابن ماجہ، 1/102، حدیث: 154 (2) کنزالعمال، 6/250، حدیث: 32570، جزء: 11 (3) جامع الاحادیث، 1/78، حدیث: 374 (4) ترمذی، 5/382، حدیث: 3700 (5) یعنی مجھ سے پہلے نہ بتانا تاکہ میرے بتانے سے انہیں زیادہ خوشی حاصل ہو۔ (فیض القدیر، 1/117، تحت الحدیث: 68) (6) ترمذی، 5/376، حدیث: 3686 (7) حدائقِ بخشش، ص 130 (8) ترمذی، 5/372، حدیث: 3678 (9) ترمذی، 5/374، حدیث: 3682 (10) ترمذی، 5/378، حدیث: 3691 (11) جمع الجوامع، 1/244، حدیث: 1757 (12) ترمذی، 5/388، حدیث: 3712 (13) بخاری، 4/480، حدیث: 7220 (14) مسلم، ص 999، حدیث: 6181، فتح الباری، 14/176، تحت الحدیث: 7217، شرح النووی علی مسلم، 8/155، جزء: 15 (15) علامہ بدرُالدّین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رِجَاءُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَاقِعٌ مُحَقَّقٌ یعنی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امید واقع اور تحقیق شدہ ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری، 11/400، تحت الحدیث: 3666) (16) بخاری، 2/520، حدیث: 3666 (17) ذوقِ نعت، 76۔

چند اہم واقعات (جمادَی الاُخریٰ)

پہلی جمادَی الاُخریٰ وصال سلطان باہو	سلطانُ العارِفین، حضرت سخی سلطان باہو سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال پہلی جمادَی الاُخریٰ 1102ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1438ھ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ کا رسالہ "فیضانِ سلطان باہو")
5 جمادَی الاُخریٰ وصال مولانا رومی	صاحبِ مثنوی، حضرت مولانا جلالُ الدّین محمد بن محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 5 جمادَی الاُخریٰ 672ھ کو ہوا، آپ عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا اور شاعرِ اسلام تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1439ھ)
14 جمادَی الاُخریٰ وصال امام غزالی	حجۃُ الاسلام، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 14 جمادَی الاُخریٰ 505ھ کو ہوا، آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، عظیم ترین صوفی اور 100 سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ادارے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ نے آپ کی کتب **"اَیُّھا الولد"، "لُبابُ الاحیاء"، "مکاشفۃُ القلوب"، "منھاجُ العابدین"** اور **"احیاءُ العلوم"** کا ترجمہ کیا ہے۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1439ھ، احیاء العلوم مترجم، جلد 1، مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ کا رسالہ "فیضانِ امام غزالی")
19 جمادَی الاُخریٰ وصال ملک العلماء	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، ماہرِ علمِ توقیت، ملکُ العلماء حضرت مولانا محمد ظفرُ الدّین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 19 جمادَی الاُخریٰ 1382ھ کو ہوا، آپ عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور استاذُ العلماء تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: حیات ملک العلماء)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

ضدی اور دودھ نہ پینے والے بچّوں کا علاج

"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ"

اگر بچّہ یا بچّی دودھ نہ پیتے ہوں تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 100 بار لکھ کر دریا کے پانی میں دھو کر پلایئے، اِنْ شَآءَ اللہ دودھ پینے لگیں گے اور ضد بھی نہیں کریں گے۔ (زندہ بیٹی کنوئیں میں پھینک دی، ص 30)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

ابو الحسنین عطاری مدنی*

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ماہِ وصال جُمادَی الاُخریٰ کی مناسَبت سے آپ کے فضائل پر مشتمل 12 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مَدَنی گلدستہ پیشِ خدمت ہے۔

باغِ جنت کے پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

1 اے ابو بکر! بے شک میری امّت میں سے تم پہلے شخص ہو جو جنّت میں داخل ہو گے۔ (ابو داؤد، 4/280، حدیث: 4652)

2 جس قوم میں ابو بکر موجود ہوں تو ان کے لئے مناسِب نہیں کہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔ (ترمذی، 5/379، حدیث: 3693)

3 (اے ابو بکر!) تم آگ سے اللہ تعالٰی کے آزاد کردہ ہو۔ (ترمذی، 5/382، حدیث: 3699)

4 مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا۔ (ابن ماجہ، 1/72، حدیث: 94)

5 (اے ابو بکر!) تم میرے حوضِ کوثر اور غار کے ساتھی ہو۔ (ترمذی، 5/378، حدیث: 3690)

6 اگر میں کسی کو خلیل (1) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور دوست ہے۔ (مسلم، ص998، حدیث: 6172)

7 ہم نے ابو بکر کے سوا سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے البتّہ ان کے احسانات کا بدلہ اللہ کریم قیامت کے دن خود عطا فرمائے گا۔ (ترمذی، 5/374، حدیث: 3681)

8 بے شک تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان و مال سے میرے ساتھ حسنِ سلوک ابو بکر نے کیا ہے۔ (ترمذی، 5/373، حدیث: 3680)

9 جسے دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا ہو وہ ابو بکر کو دیکھ لے۔ (معجم اوسط، 6/456، حدیث: 9384)

10 حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا: کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ ارشاد ہوا: ہاں! عمر (کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں)۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: حضرت ابو بکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی مثل ہیں۔ (مشکوٰۃ، 2/423، حدیث: 6068)

11 بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: لوگوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ دوبارہ عرض کی گئی: مَردوں میں سے کون؟ ارشاد ہوا: ان کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ)۔ (بخاری، 2/519، حدیث: 3662)

12 نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ حاضرین سے روزہ، نمازِ جنازہ، مسکین کو کھانا کھلانے اور مریض کی عِیادت سے متعلّق سوال کیا کہ آج کس نے یہ اعمال کئے ہیں؟ حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر مرتبہ عرض کرتے: میں نے یہ عمل کیا ہے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ تمام اوصاف فقط اسی شخص میں جمع ہوں گے جو جنّتی ہو گا۔ (مسلم، ص398، حدیث: 2374)

رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ صدّیقِ اکبر کا

(1) خلیل یعنی ایسا دوست کہ دل میں اس کے سوا دوسرے کی جگہ نہ ہو۔ (مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، ص224)

حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

ابوعبید عطاری مدنی

اُمّتِ مُصطفویّہ کے ہادی ورَہبر، ملّتِ اسلامیّہ کے ماتھے کے حسین جھومر، جانشینِ پیغمبر، عاشقِ اکبر، امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام عبد اللہ، کنیت ”ابو بکر“ جبکہ لقب ”صدّیق“ و”عَتِیق“ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عامُ الفیل کے دو سال اور چند ماہ بعد مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 30/446، 19)

حلیہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رنگ سفید، جسم دبلا اور رُخسار کم گوشت والے تھے، چہرۂ اقدس اور ہاتھ کے پشت کی رگیں واضح نظر آتی تھیں۔ (الریاض النضرۃ، 1/82، تاریخ الخلفاء، 25)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قبولِ اسلام سے پہلے نہ صرف کامیاب تاجر تھے بلکہ اپنے عمدہ اَخلاق اور حسنِ معاشرت کی وجہ سے اپنی قوم میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے، دیگر سردار مختلف اُمور میں آپ سے مشورے بھی کیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 30/36، ملخصاً) 16 یا 18 سال کی عمر میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہوئے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو فوراً نورِ ایمان سے اپنے سینے کو منور کر لیا، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر 38 سال تھی۔
(فیضانِ صدیق اکبر، ص 40 ملخصاً)

کمالات و فضائل: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ (آزاد) مردوں میں سب سے پہلے ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ (ترمذی، 5/411، حدیث: 3755) رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں 17 نمازیں پڑھانے کا شرف بھی حاصل کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے سب سے پہلے قرآن شریف کو جمع کیا۔ (عمدۃ القاری، 13/534، تحت الحدیث: 4986) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بھی صحابی، والد بھی صحابی، بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور نواسے بھی شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 30/19) یہ ایسے اِعزازات ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوئے۔

اَخلاقِ کریمہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ذہانت و فطانت، علم و حکمت، نورِ فِراست، سنجیدگی و مَتانت، قناعت و شجاعت اور صداقت میں بے مثال تھے۔ عشقِ رسول، خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیزگاری، جاں نثاری، ایثار و قربانی اور پارسائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ سادگی، عاجزی، بُردباری، ایمانداری، نرم رَوی، رحم دلی، فیاضی اور غریب پروری آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاقِ حَسَنہ کا ایک حصہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مصیبت زَدوں کی غم خواری کرتے، پریشان حالوں کی دادرَسی کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے، کسی کا انتقال ہو جانے پر اس کے گھر والوں سے تعزیت کرتے، ذاتی رقم ادا کرکے نَو مسلم (نئے مسلمان ہونے والے) غلاموں کو ان کے ظالم آقاؤں سے خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تلاوتِ قراٰن فرماتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور زار و قطار رونے لگ جاتے۔ (شعب الایمان، 1/493، حدیث: 806) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے عمدہ اَوصاف اور بے داغ کردار کے مالک تھے کہ قبولِ اسلام سے پہلے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ ہی کبھی برے کاموں کے قریب گئے۔ (ارشاد الساری، 8/370) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کے بعد کسی نے پوچھا: کیا آپ نے دورِ جاہلیت میں شراب پی تھی؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ہمیشہ اپنی عزت اور انسانیت کی حفاظت کرتا تھا جبکہ شراب پینے والے کی عزت و غیرت دونوں

ضائع ہوجاتی ہیں۔(کنز العمال، جزء 12، 6/220، حدیث:35593)

اِسلام کی مدد: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام کی تبلیغ اور مدد و نصرت کے لئے کُھلے دل سے اپنا ذاتی مال خرچ کیا کرتے تھے۔ جس دن اسلام لائے، آپ کے پاس چالیس ہزار(40,000) درہم یا دینار تھے، وہ سب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔ (الاستیعاب،3/94) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتنی مالی خدمت کی کہ زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہو گئے: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے دیا۔ (ابن ماجہ،1/72، حدیث:94)

غزوہ بدر کا ہو یا اُحد کا، معرکہ حُنین کا ہو یا فتحِ مکہ کا، جنگ تبوک کی ہو یا خندق کی، واقعہ صلحِ حدیبیہ اور بیعتِ رضوان کا ہو یا معراج کی تصدیق کا، یا پھر ہجرتِ نبویہ کے ناقابلِ فراموش حسین لمحات ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُونس وغم گُسار اور وزیر و مُشیر بن کر ہر ہر موڑ پر جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیتے چلے گئے۔(تاریخ ابن عساکر،30/15، وغیرہ)

خلافت: رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد تمام مہاجرین و انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مُتّفقہ طور پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہلا "خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن" تسلیم کرلیا۔(بخاری،4/346، حدیث:6830 مفہوماً)

آپ اپنے دورِ خلافت میں اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ڈٹے رہے، نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے برسرِ پیکار (جنگ پر آمادہ) ہوئے اور انہیں کیفرِ کردار (کئے کی سزا) کو پہنچایا، اپنی حکمتِ عملی سے ناپختہ ذہن رکھنے والے مرتد قبائل کی سرکوبی کی، زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہاد کا عَلَم (جھنڈا) بلند فرمایا اور انہیں شکست سے دوچار کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں عراق وشام کے کئی شہر فتح ہوئے جن میں اُردن، اَجنادِین، مقامِ حِیرہ اور دَوْمَۃُ الْجَنْدَل کی فتوحات قابلِ ذکر ہیں۔

حکایت: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وقف کی چیزوں کے بارے میں بہت احتیاط فرماتے تھے، آپ نے اپنے استعمال کے لئے اونٹنی، کھانے کے لئے ایک بڑا پیالہ اور اوڑھنے کے لئے چادر لی ہوئی تھی، بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان تینوں چیزوں کو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجنے کی وصیت کی، چنانچہ حسبِ وصیت یہ تینوں چیزیں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچادی گئیں۔(تاریخ الخلفاء، ص60، ملخصاً)

وصال: دربارِ رسالت کے اس پیارے چمکتے دمکتے ستارے نے 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری بمطابق 23 اگست 634 عیسوی پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب وعشا کے درمیان دارُ الفناء سے دارُ البقاء کی طرف کوچ فرمایا۔ بوقتِ وصال آپ کی عمر 63 سال تھی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص468 ملخصاً) جبکہ زبانِ مبارک کے آخری کلمات یہ تھے: **اے پروَردگار! مجھے اسلام پر موت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملادے۔** (الریاض النضرۃ،1/258) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی۔ (طبقاتِ ابن سعد،3/154)

وصیّت کے مطابق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جَسَدِ مبارک کو رَوضَۂ محبوب کے سامنے لایا گیا اور عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابو بکر آپ سے اجازت کے طلب گار ہیں، روضۂ مُبارَکہ کا دروازہ کُھل گیا اور اندر سے آواز آئی: "اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ" یعنی محبوب کو اس کے محبوب سے ملادو۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مبارک میں سپردِ رحمت کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ،2/492)

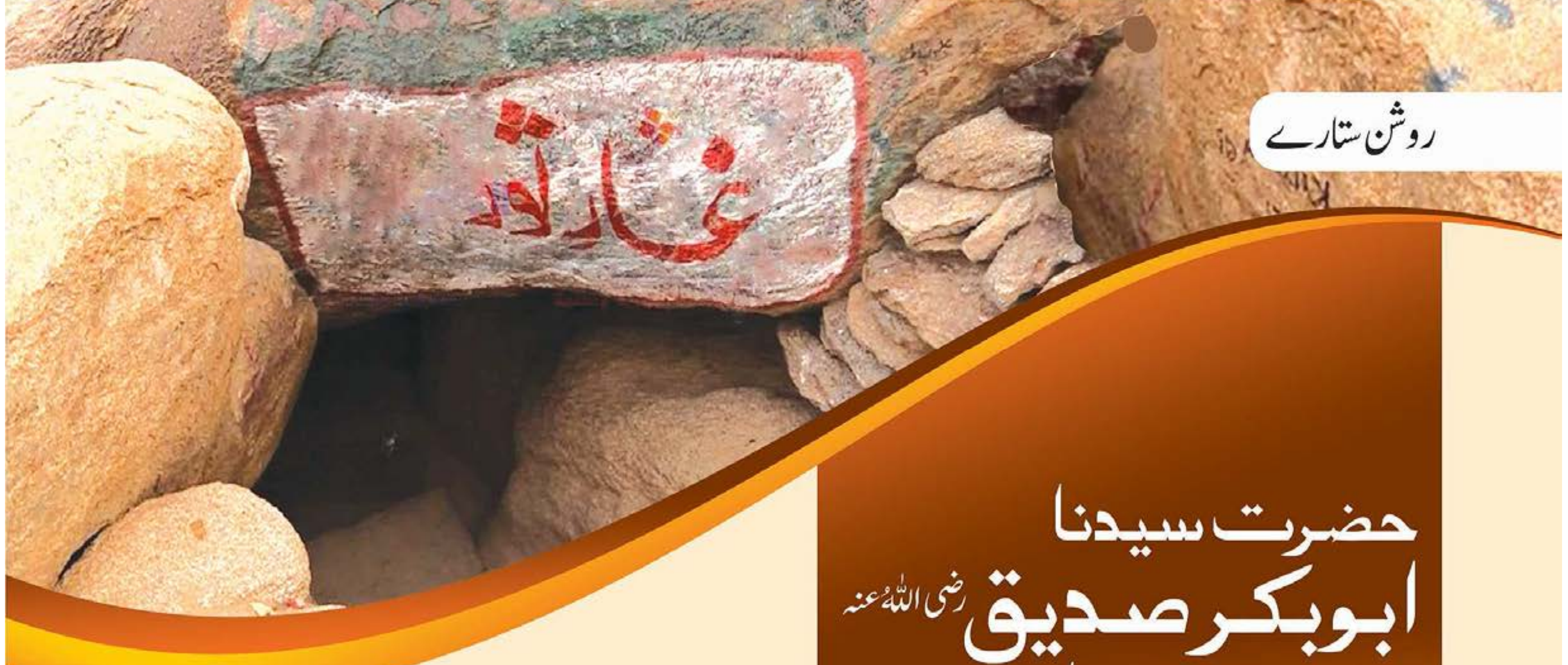

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی

صداقت و شرافت کے پیکر، عظمت و جلالت کے مینار، شجاعت و جرأت کے عَلَم بَردار خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ مبارکہ جہاں بے پناہ خوبیوں اور عمدہ اوصاف سے مزین ہے وہیں آپ رضی اللہ عنہ میں ہمت، شجاعت، جرأت اور بلند حوصلہ کی صفت کامل طور پر موجود ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 671) آیتِ مبارکہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ اَفَاۡىٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْؕ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــٴًـاؕ﴾ (ترجمۂ کنزُالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔) یہ آیتِ کریمہ حضرت ابو بکر صدیق کی جرأت و شجاعت پر بڑی دلیل ہے کیونکہ جرأت اور شجاعت کی تعریف یہ ہے کہ مصائب در پیش ہونے کے وقت دل مضبوط و مستحکم رہے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِحلت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ بڑے بہادر صحابہ بھی اس موقع پر اپنے آپ کو سنبھال نہ پائے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: حُضور کی وفات نہیں ہوئی، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی زبان گویا بند ہو گئی، حضرت سیدنا مولا علی رضیَ اللہ عنہ گھر میں بند ہو کر بیٹھ گئے اور معاملہ بڑا دشوار ہو گیا، آخر کار حضرت ابو بکر صدیق نے اس آیتِ مبارکہ کو پڑھ کر معاملہ کھول دیا۔[1] آیئے! خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے چند واقعات ملاحظہ کیجئے جو آپ کی ہمت، شجاعت اور مجاہدانہ صلاحیتوں پر گواہ ہیں۔

سب سے زیادہ بہادر کون؟ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا: اے لوگو! مجھے اس کے بارے میں بتاؤ جو لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ (سب سے زیادہ بہادر) ہیں۔ فرمایا: میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں۔ تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کے بارے میں بتاؤ؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے؟ فرمایا: سب سے زیادہ بہادر اور شجاع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، غزوۂ بدر کے روز ہم نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (کی خدمت) کے لئے ایک سائبان بنایا، اور آپس میں کہا: رسولُ اللہ کے ساتھ اس سائبان میں رات کون گزارے گا کہیں کوئی مُشرِک حملہ نہ کر دے۔ اللہ پاک کی قسم! حضرت ابو بکر کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، حضرت ابو بکر صدیق ننگی تلوار ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے نبیِّ

اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کھڑے ہوگئے پھر کوئی کافر حضور نبیِّ کریم کی جانب متوجہ ہوتا تو حضرت ابو بکر صدیق اس پر جھپٹ پڑتے، لہٰذا ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

کون آگے بڑھا؟ پھر مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے (ہجرت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قریش نے پکڑ رکھا ہے۔ ایک نابکار شخص پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دھکے دیتا تو دوسرا زور زور سے جھنجھوڑتا۔ اور ساتھ ساتھ نازیبا الفاظ کہتے جاتے: تم وہی ہو جس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی قسم! اس وقت حضرت ابو بکر صدیق کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب نہ ہوا۔ حضرت ابو بکر ایک کو مارتے، دوسرے کو دھکا دیتے تیسرے کو جھنجھوڑتے اور یہ کہتے جاتے: تم برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتے ہیں: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔(2)

اللہ پاک کی گستاخی کرنے والے کا انجام: ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہودیوں کی ایک عبادت گاہ پہنچے تو وہاں بہت سارے یہودی ایک یہودی عالم "فِنْحَاص" کے گرد جمع تھے، آپ نے فنحاص سے فرمایا: اے فنحاص! تو اللہ سے ڈر اور اسلام لے آ، تُو جانتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں تم نے ان کا ذکر اپنی کتابوں میں بھی پایا ہے، اس پر نامراد فنحاص یہودی کہنے لگا: ہم اللہ کے محتاج نہیں ہیں، وہ ہمارا محتاج ہے، ہمیں اس کی حاجت نہیں، اسے ہماری حاجت ہے، اگر وہ غنی ہوتا تو ہم سے ہمارا مال بطورِ قرض نہ مانگتا، اللہ کریم کی شانِ اقدس میں یہ نازیبا کلمات سُن کر آپ رضی اللہ عنہ کو شدید غصہ آگیا اور آپ نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا، پھر فرمایا: اے دشمنِ خدا! اگر ہمارے اور تمہارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ یہ سُن کر فنحاص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: دیکھئے! آپ کے ساتھی نے میرے ساتھ کیا کر دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق سے استفسار فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس بات نے ابھارا؟ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! بے شک! یہ اللہ کا دشمن ہے اس نے ایک خطرناک بات کہی تھی جسے سُن کر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔(3)

مختلف غزوات و مواقع پر شجاعت: حضرت سیدنا سلمہ بن اَکْوَع رضیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے 7 غزوات میں نبیِّ کریم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا، اور 9 معرکے ایسے تھے جن میں کبھی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہم پر امیر تھے تو کبھی حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہ عنہ ہمارے قائد و سپہ سالار تھے۔(4)

غزوۂ احد میں شجاعت: غزوۂ احد میں جب لوگ دورانِ جنگ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس سے اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے تھے تو (رسولُ اللہ کی حفاظت کی غرض سے) سب سے پہلے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچنے والے حضرت ابو بکر صدیق تھے۔(5)

صلح حدیبیہ کے موقع پر شجاعت: صلح حدیبیہ کے موقع پر کفارِ مکہ کی جانب سے آنے والے نمائندے نے جب جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سخت گفتگو کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس پر غضبناک ہوگئے اور اسے سخت کلمات کہتے ہوئے کہنے لگے: کیا ہم رسولُ اللہ کو رسوا کر دیں گے یا ہم انہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟(6)

فتحِ مکّہ کے موقع پر شجاعت: فتحِ مکہ کے موقع پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک جگہ تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر صدیق حفاظت کی غرض سے تلوار ہاتھ میں لئے سرہانے کھڑے تھے۔(7)

وصال: سن 13 ہجری ماہِ جُمادَی الاخریٰ 22 تاریخ کو جرأت مند اور بلند حوصلہ صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر دارِ آخرت کی جانب محوِ سفر ہوئے، آپ نے تا صبحِ قیامت پہلوئے مصطفےٰ میں مدفون رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔(8)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے(9)

---

(1) الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، 2/172، جز:4، پ4، اٰل عمرٰن:144 (2) مسند بزار، 3/14 حدیث:761 (3) سیرت ابن ہشام، ص227 ملتقطاً (4) بخاری، 3/98، حدیث:4270 (5) مسند بزار، 1/132، حدیث:63 (6) مصنف ابن ابی شیبہ، 20/418، حدیث:38010 (7) مسند بزار، 15/281، حدیث:8774 (8) تاریخ ابن عساکر، 30/446 (9) حدائقِ بخشش، ص219۔

ننھے میاں کی کہانی

محبت کا انوکھا انداز

فضیل عطاری مدنی*

چلیں سب بچّے بیگ سے اسلامیات کی بکس نکالیں۔

سِدرہ آپی کی بات سنتے ہی سب بچے جلدی جلدی کتابیں کھولنے لگے لیکن ننھے میاں کو تو سونے سے کہاں فرصت تھی۔

ننھے میاں! اٹھ جاؤ؟ آپی نے دیکھ لیا تو آج پھر ڈانٹ پڑے گی، قریب بیٹھے ہوئے اُسامہ کی بات سنتے ہی ننھے میاں ایسے ہلے جیسے کسی نے کرنٹ لگا دیا ہو۔

یہ ننھے میاں کہاں ہیں؟ جی آپی میں یہاں اُسامہ بھائی کے ساتھ، آپی کی آواز سنتے ہی ننھے میاں نے فوراً جواب دیا، واہ بھئی ننھے میاں! آج ٹیوشن میں آپ جاگ رہے ہیں۔

آپی کی بات سنتے ہی ننھے میاں مسکراتے ہوئے اُسامہ کو دیکھنے لگے۔

اچھا بچّو! بکس پڑھنے سے پہلے آج میں آپ کو بہت ہی دلچسپ سچی اسٹوری سناؤں گی آپ سب ریڈی ہیں؟

جی آپی.......

ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جمعہ کی نماز کے بعد مسجد کے ایک پلر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، آپ کے ساتھ آپ کے بہت ہی پیارے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے۔

کچھ دیر کے بعد جب اذان کا وقت ہوا تو مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا شروع کر دی اور بچّو جب حضرت بلال نے کہا: ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ تو پتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

مجھے پتا ہے، مجھے پتا ہے! ننھے میاں جَھٹ سے بول پڑے اور سب بچّے حیرت سے ننھے میاں کو دیکھنے لگے۔

ارے واہ بھئی ننھے میاں! پھر ہمیں بھی تو بتائیں آپ کو کیا پتا ہے؟ آپی نے مسکراتے ہوئے ننھے میاں سے پوچھا۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ ننھے میاں کا جواب سنتے ہی آپی مسکرانے لگیں اور کہا: ننھے میاں! نماز تو اذان مکمل ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے لیکن میں نے پوچھا تھا کہ ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ سُن کر آپ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

یہ تو پتا نہیں! ننھے میاں کی بات سنتے ہی سب بچے ہنسنے لگے۔

ارے کسی کی بات پر ہنسنا نہیں چاہئے اور ننھے میاں نے تو بات بھی بہت اچھی کی ہے، آپی کی بات سنتے ہی سب بچّے چپ ہو گئے۔

اچھا آپی آپ ہی بتا دیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا تھا؟ پاس بیٹھی زَہرا نے بے چینی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

بچّو! جب انہوں نے ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله“ سنا تو اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: ”قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ الله!“

آپی اس کا کیا مطلب ہے؟ اُسامہ نے حیرت سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

آپی: اس کا معنی ہے: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

آپی کی بات سنتے ہی ننھے میاں کی زبان سے سُبْحٰنَ اللہ نکلا اور بولے:

لیکن آپی! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟

ننھے میاں اس لئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت محبت تھی تو جب آپ کا نام سنا تو محبت میں انگوٹھے آنکھوں سے لگالئے اور پتا ہے پھر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے کیا فرمایا؟

آپی کی بات سنتے ہی سب بچے ننھے میاں کو دیکھنے لگے!

نہیں نہیں مجھے بھی نہیں پتا، ننھے میاں نے اِدھر اُدھر گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

آپی نے کہا: چلو میں بتاتی ہوں، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے ابو بکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا تو اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔" (ماخوذ از فیضانِ صدیقِ اکبر، ص186)

سُبْحٰنَ اللہ......

آپی! پھر تو ہمیں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام سُن کر انگوٹھے چومنا چاہئے نا؟ ننھے میاں نے آپی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

آپی: ہاں ہاں کیوں نہیں ہمیں بھی اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت ہے چلیں! آئیں ہم بھی دُرود شریف پڑھتے ہیں اور یہ عمل بھی کرتے ہیں:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام سنتے ہی آپی اور سب بچّوں نے اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگالئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! مَردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ غریبوں اور محتاجوں کی بہت زیادہ مدد کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کئی غلام اور کنیزوں کو خرید کر آزاد کیا جنہیں اسلام لانے کی وجہ سے بہت زیادہ تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان میں سے 1 غلام اور 3 کنیزوں کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف مِلا کر وہ چار نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "عامر" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ز	ع	م	ب	و	پ	س	ر	ن
ش	گ	ب	ہ	ر	ی	ن	ز	ق
چ	ر	ج	ف	ث	ژ	ذ	ب	ع
س	ی	ب	ع	م	ا	ٹ	ی	ا
ط	ک	ل	م	ظ	خ	ڈ	ر	م
ب	ل	ا	ہ	ی	د	ہ	ن	ر
ن	م	ل	ا	چ	ل	ب	ی	ة

تلاش کئے جانے والے چار نام: 1 بلال 2 زِنّیرہ 3 اُمِ عُبَیْس 4 نَہدِیّہ۔

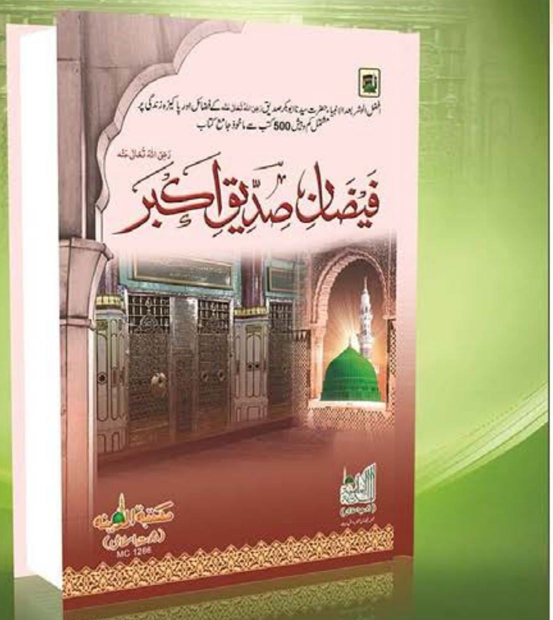

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے کثیر پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہوئی ایک منفرد کتاب

* تعارف * اوصاف * ہجرت * غزوات * خلافت * وصال
* علمی مقام * خصوصیات * اوّلیات * افضلیت * کرامات * فضائل

آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک نصیحتیں

اللہ پاک کے بندو! جان لو بے شک اللہ نے اپنے حق کے عوض (بدلے) تمہاری جانوں کو گِروی رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ (مضبوط) وعدہ لیا ہے اور تم سے قلیل و فانی (یعنی ختم ہونے والی) زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے بدلے میں خرید لیا ہے اور تمہارے پاس اللہ پاک کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور نہ ہی اس کا نُور بجھایا جاسکتا ہے۔ اس کی آیات کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو نیز تاریکی والے دن (یعنی قیامت) کے لئے اس سے روشنی حاصل کرو، بے شک اللہ پاک نے تمہیں عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو مقرر فرمایا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

اللہ کے بندو! تم ایک مقرّرہ وقت (یعنی موت آنے) تک صبح و شام کررہے ہو جس کا علم تمہیں نہیں دیا گیا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی اللہ کریم کی رضا والے کاموں میں فنا کرسکو تو ایسا ہی کرو مگر یہ اللہ پاک کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا اپنی زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک دوسرے پر (اچھے) اعمال میں سبقت لے جاؤ اس سے پہلے کہ موت آئے اور تمہیں تمہارے بُرے اعمال کی طرف لوٹادے۔ کیونکہ بہت سی قوموں نے اپنی عُمریں غیروں کے لئے صَرف کر ڈالیں اور اپنے آپ کو بُھول گئے۔ اس لئے میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم ان جیسے نہ بن جانا۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات! بے شک موت تمہارے تعاقُب میں ہے اور اس کا معاملہ بہت جلد ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 132/19، حدیث: 35572 ملتقطاً) اللہ پاک ہمیں بھی ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نظر لگ جائے تو!

”سُوْرَۃُ الْکَوْثَر“

ایک مرتبہ پڑھ کر بچّے کے سیدھے گال پر دَم کیجئے۔ دوسری مرتبہ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر پڑھ کر اُلٹے گال کی طرف اور تیسری مرتبہ پڑھ کر اس کی پیشانی پر دَم کردیجئے اِنْ شَآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔ (شروع میں تین بار دُرُود شریف ایک بار اَعُوذ اور ہر بار سُوْرَۃُ الْکَوْثَر سے قبل پوری بِسْمِ اللہ پڑھنی ہے)

(بیمار عابد، ص43)

کورونا سے بچنے کے لئے

یہ نقش اپنے گھر کے دروازے پر لگا لیجئے۔

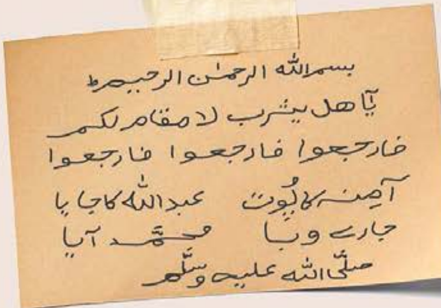

نوٹ: نقش لکھتے ہوئے گول دائرے والے حروف کھلے رہیں اور نقش پلاسٹک کوٹنگ کر کے لٹکائیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 4 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 اِعلانِ نُبوّت سے پہلے کے دوست

سُوال: کیا پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی دوستانہ تعلق تھا۔ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نُبوّت کے بعد انہیں اِسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (الریاض النضرۃ، 1/ 84) حضرت سَیِّدُنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زندگی میں کبھی بُت پَرستی نہیں کی تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، 28/ 458- مدنی مذاکرہ، 4 مُحرَّمُ الحرام 1441ھ)

2 اَبُوبَکْر نام کا صحیح تلفُّظ کیا ہے؟

سُوال: صحیح تلفُّظ کیا ہے؟ ابو بَکْر یا ابو بَکَر؟

جواب: صحیح تلفُّظ ابو بَکْر (اَبو۔ بَکْ۔ ر) ہے۔ بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جن کا عام لوگ صحیح تلفُّظ ادا نہیں کرتے۔ جیسے ذِکْر اور فِکْر کو ذِکَر اور فِکَر، قَبْر کو قَبَر، قرآن (قُرْ۔ آن) شریف کو قُران سَریف، سُبْحٰنَ اللہ کو سُبَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْمْدُلَا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کو سَامُ عَلَیْکُمْ یاسَالِیکُم وغیرہ بولتے ہیں۔ اِسی طرح اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ بھی صحیح نہیں پڑھتے۔ حالانکہ یہ سب دینی الفاظ و اَذکار ہیں۔ اِن کا صحیح تلفُّظ ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سیکھنے سے ہی آئے گا۔ اللہ پاک ہم کو اچّھا اور صحیح کردے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 مُحرَّمُ الحرام 1441ھ)

3 صِدّیقی حضرات کے انگوٹھے پر نشان

سوال: صِدّیقی کسے کہتے ہیں؟ کیا صِدّیقیوں کے پاؤں کے انگوٹھے پر کوئی نشان بھی ہوتا ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”عاشقِ اکبر“ صفحہ 56 تا 57 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کی اولاد کو ”صِدّیقی“ بولتے ہیں، ان کے پاؤں کے انگوٹھے میں آج بھی سانپ کے کاٹنے کا نشان نظر آنا ممکن ہے۔ مگر دِکھائی نہ دینے پر کسی صِدّیقی صاحِب کی صِدّیقیّت پر بد گمانی جائز نہیں کہ ہر ایک میں یہ علامت واضح نہیں ہوتی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے ایک صِدّیقی عالِم صاحِب سے ”انگوٹھے کا نشان“ دکھانے کی درخواست کی تو کہا کہ میرے والِد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ نے کُھرچ کر ظاہر کیا تھا مگر اب پھر چُھپ گیا ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بعض صالحین کو فرماتے سنا گیا کہ جو شیخ صِدّیقی (سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کے شہزادے) حضرت محمد بن ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُمَا) کی اولاد سے ہیں، اُن کے پاؤں کے انگوٹھے میں ”سیاہ تِل“ ہوتا ہے حتّٰی کہ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے شیخ صِدّیقی ہو تو دونوں پاؤں کے انگوٹھے میں تِل ہوگا۔ میں نے بَہُت (سے) صِدّیقی حضرات کے پاؤں کے انگوٹھے میں یہ تِل دیکھے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/ 359، ملتقطاً)

بہرحال اگر کسی صِدّیقی صاحب کے پاؤں کے انگوٹھے پر نشان نہیں ہے اور وہ اپنے آپ کو صِدّیقی کہتا ہے تو ہمیں اُسے صِدّیقی مان لینا چاہئے کیونکہ ہم اُس سے شجرۂ نسب طلب کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ اگر ہم اس سے شجرۂ نسب طلب کریں گے تو اس کا دل دُکھے گا اور کسی کا دل دُکھانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح جو اپنے آپ کو سَیِّد کہے تو ہم اُس سے بھی شجرۂ نسب پوچھنے کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم اسے سَیِّد مان کر اس کا احترام کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس پر ثواب ملے گا۔

4 شانِ صدّیقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

سوال: کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر بھی ہیں؟

جواب: حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا آسمان کے تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں عمر (رضی اللہ عنہ) کی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (میرے والد حضرت) ابو بکر (صدّیق رضی اللہ عنہ) کی نیکیاں کہاں گئیں؟ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے (غار والی) ایک نیکی کی طرح ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الآخر 1440ھ)

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

کبھی بھی بڑا بول نہیں بولنا چاہئے۔

آنکھ سرخ ہو اور درد کرے

جس کی آنکھ سرخ ہو اور دَرد کرے، 10 بار ”یَا مُقِیْتُ“ پڑھ کر دَم کر لے۔ (مدنی پنج سورہ، ص252)

ہیضہ اور وبائی امراض

ہر کھانے پینے کی چیز پر سورۂ قدْر پڑھ کر دم کر لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو (ہیضہ یا وبائی امراض میں سے کوئی) مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دَم کر کے کھلائیں پلائیں اِنْ شَآءَ اللہ شفا حاصل ہو گی۔

(مدنی پنج سورہ، ص242، جنتی زیور، ص609)

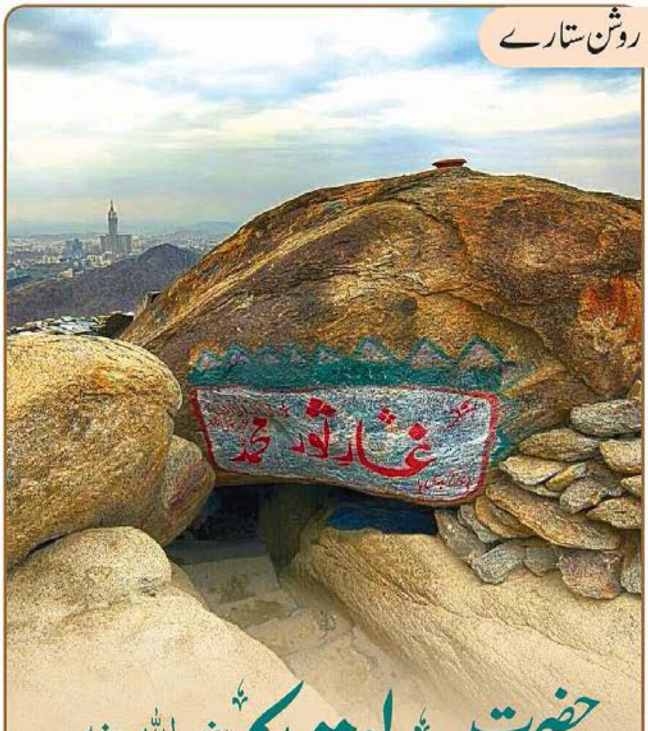

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے 15 بے مثال فضائل

عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

جن خوش نصیبوں نے ایمان کے ساتھ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت پائی، چاہے یہ صحبت ایک لمحے کے لئے ہی ہو اور پھر ایمان پر خاتمہ ہوا انہیں صحابی کہا جاتا ہے۔ یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم عادل، متقی، پرہیز گار، اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جان نچھاور کرنے والے اور رضائے الٰہی کی خوش خبری پانے کے ساتھ ساتھ بے شمار فضائل و کمالات رکھتے ہیں لیکن ان مقدس حضرات کی طویل فہرست میں ایک تعداد ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے جو ایسے فضائل و کمالات رکھتے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور ان میں سرِ فہرست وہ عظیم ہستی ہیں کہ جب حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد (اس اُمّت کے) لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔[1] اے عاشقانِ رسول! آیئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی سے متعلق چند ایسے فضائل و کمالات پڑھئے جن میں آپ رضی اللہ عنہ لاثانی و بے مثال ہیں۔

1، 2 ثَانِیَ اثْنَیْنِ: اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہ کیلئے قراٰنِ مجید میں ”صَاحِبِہٖ“ یعنی ”نبی کے ساتھی“ اور ”ثَانِیَ اثْنَیْنِ“ (دو میں سے دوسرا) فرمایا،[2] یہ فرمان کسی اور کے حصّے میں نہیں آیا۔

3 نامِ صِدّیق: آپ رضی اللہ عنہ کا نام صدیق آپ کے رب نے رکھا، آپ کے علاوہ کسی کا نام صدیق نہ رکھا۔

4 رفیقِ ہجرت: جب کفّارِ مکّہ کے ظلم وستم اور تکلیف رَسانی کی وجہ سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّۂ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ ہی سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رفیقِ ہجرت تھے۔

5 یارِ غار: اسی ہجرت کے موقع پر صرف آپ رضی اللہ عنہ ہی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یارِ غار رہے۔[3]

6 صرف ابوبکر کا دروازہ کُھلا رہے گا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے آخری ایام میں حکم ارشاد فرمایا: مسجد (نبوی) میں کسی کا دروازہ باقی نہ رہے، مگر ابوبکر کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔[4]

7 جنّت میں پہلے داخلہ: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین علیہِ السّلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنّت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمّت جنّت میں داخل ہوگی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ابوبکر! میری اُمّت میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔[5]

8 تین لُقمے اور تین مبارک بادیں: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھانا تیار کیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بُلایا، سب کو ایک ایک لُقمہ عطا کیا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تین لُقمے عطا کئے۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ

پوچھی تو ارشاد فرمایا: جب پہلا لقمہ دیا تو حضرت جبرائیل علیہِ السّلام نے کہا: اے عتیق! تجھے مبارک ہو، جب دوسرا لقمہ دیا تو حضرت میکائیل علیہِ السّلام نے کہا: اے رفیق! تجھے مبارک ہو، تیسرا لقمہ دیا تو اللہ کریم نے فرمایا: اے صدیق! تجھے مبارک ہو۔[6]

9 **سب سے افضل:** حضرت سیّدنا ابو دَرْدَاء رضیَ اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا۔[7]

10 **گھر کے صحن میں مسجد:** ہجرت سے قبل حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہوئی تھی چنانچہ حضرت سیّدتنا عائشہ رضیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ہوش سنبھالا تو والدین دینِ اسلام پر عمل کرتے تھے، کوئی دن نہ گزرتا مگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم دن کے دونوں کناروں صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابو بکر کو خیال آیا کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالیں، پھر وہ اس میں نماز پڑھتے تھے اور (بلند آواز سے) قراٰنِ مجید پڑھتے تھے، مشرکین کے بیٹے اور ان کی عورتیں سب اس کو سنتے اور تعجب کرتے اور حضرت ابو بکر کی طرف دیکھتے تھے۔[8]

11 **سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے:** پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر ہے اور اگر میں اپنی اُمّت میں سے میں کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔[9]

12 **حوضِ کوثر پر رَفاقت:** پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک دفعہ حضرت صدیق رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: تم میرے صاحب ہو حوضِ کوثر پر اور تم میرے صاحب ہو غار میں۔[10]

13 **سب سے زیادہ مہربان:** شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہِ السّلام سے اِسْتِفْسار فرمایا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو سیّدنا جبریلِ امین علیہِ السّلام نے عرض کی: ابو بکر (آپ کے ساتھ ہجرت کریں گے)، وہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت کے معاملات سنبھالیں گے اور وہ اُمّت میں سے سب سے افضل اور اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔[11]

14 **صدیقِ اکبر کے احسانات:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چُکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک اُنہیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔[12]

15 **خاص تجلّی:** پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم غارِ ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اُونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی: یا رسولَ اللہ! اس پر سوار ہو جائیے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سوار ہوگئے پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! اللہ پاک تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک تمام بندوں پر عام تجلّی اور تم پر خاص تجلّی فرمائے گا۔[13]

وصال و مدفن: آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ (یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات) مدینۂ منورہ (میں) مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ (63) سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی[14] اور آپ رضی اللہ عنہ کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔[15] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 2/522، حدیث: 3671 (2) پ10، التوبۃ: 40 (3) تاریخ الخلفاء، ص: 46 ملتقطاً (4) بخاری، 1/177، حدیث: 466، تفہیم البخاری، 1/818 (5) ابو داؤد، 4/280، حدیث: 4652 (6) الحاوی للفتاویٰ، 2/51 (7) فضائل الخلفاء لابی نعیم، ص38، حدیث: 10 (8) بخاری، 1/180، حدیث: 476، تفہیم البخاری، 1/829 (9) بخاری، 2/591، حدیث: 3904 (10) ترمذی، 5/378، حدیث: 3690 (11) جمع الجوامع، 11/39، حدیث: 160 (12) ترمذی، 5/374، حدیث: 3681 (13) الریاض النضرۃ، 1/166 (14) کتاب العقائد، ص43 (15) طبقاتِ ابن سعد، 3/157۔

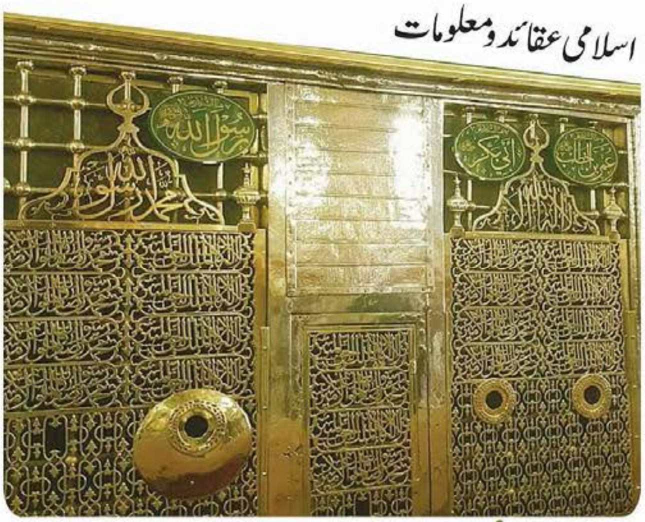

انبیاء و رُسُل کے بعد سب سے افضل ہستی

محمد عدنان چشتی عطاری مَدَنی*

تمام انسان آدم علیہ السَّلام کی اولاد ہیں لیکن یہ سب برابر نہیں ہیں کیونکہ اللہ پاک نے کسی کو ایمان کی دولت عطا فرما کر دوسروں سے ممتاز فرمایا اور پھر اہلِ ایمان میں کسی کو علم تو کسی کو تقویٰ و پرہیزگاری دے کر دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی۔ فضیلت کا یہ سلسلہ بڑھ کر افضلیت کو جا پہنچتا ہے اسی لئے اللہ پاک نے مختلف مقبول بندوں کو مختلف اعتبار سے افضلیت سے نوازا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ پاک نے دیگر انبیا کے اصحاب سے افضل بنایا۔ صحابۂ کرام میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس بات پر اُمّت کا اجماع ہے کہ خلفائے راشدین تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

عقیدہ: امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ سنّت و جماعت نَصَرَهُمُ اللهُ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مُرسلین ملائکہ و رُسُل و انبیائے بشر صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰی وَتَسْلِيْمَاتُه عَلَيْهِمْ کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت و وجاہت و قبول و کرامت و قُرب و ولایت کو نہیں پہنچتا۔

مزید فرمایا: پھر اُن کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیقِ اکبر، پھر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(1)

افضلیت کا مسئلہ قطعی ہے: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (حضرت صدیق و عمر کی افضلیت پر) جب اجماعِ قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیلِ شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخِ طریقت و شریعت کا یہی مذہب ہے۔(2)

مسئلہ افضلیت بابِ عقائد سے ہے: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز بابِ فضائل سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف حدیثیں) سُن سکیں بلکہ مواقف و شرح مواقف میں تو تصریح کی کہ بابِ عقائد سے ہے اور اس میں احاد صحاح (صحیح لیکن خبرِ واحد روایتیں) بھی نامسموع۔(3)

جلیلُ القدر حنفی محدث حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 321ھ) فرماتے ہیں: وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلًا لِاَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَفْضِيْلًا لَهُ وَتَقْدِيْمًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاُمَّةِ، ثُمَّ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ یعنی ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرتے ہیں اس وجہ سے کہ آپ کو تمام اُمّت پر افضلیت و سبقت حاصل ہے، پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے خلافت ثابت کرتے ہیں۔(4)

اُمّت میں سب سے بہتر: ایک دن نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر توجہ فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق نظر نہ آئے تو آپ نے ان کا نام لے کر دو بار پکارا۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک رُوحُ القُدس جبریل امین علیہ السَّلام نے ابھی مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔(5)

افضلیتِ صدیقِ اکبر بزبانِ مولیٰ علی: جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر، میں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: عمر۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کون؟ تو شاید آپ حضرت عثمان کا نام لے لیں گے، اس لئے میں نے فوراً کہا: حضرت عمر کے بعد تو آپ ہی سب سے افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔[6]

جسے صحابۂ کرام افضل سمجھتے: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل شمار کرتے تھے، ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اور ان کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔[7]

چونکہ صحابۂ کرام حضرت صدیقِ اکبر کی افضلیت کے قائل تھے اسی لئے بڑے بڑے ائمہ بھی اس عقیدے پر کاربند تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم صدّیقِ اکبر کو افضل مانتے تھے جیسا کہ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین، پھر علی ابنِ ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔[8]

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام اُمّت سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علیُّ المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔[9]

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: انبیائے کرام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابو بکر صدّیق، پھر حضرت عمر فاروق۔[10]

حضرت شیخ تقی الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ اَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَسَائِرِ اُمَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَصْحَابِهِمْ لِاَنَّهٗ كَانَ مُلَازِمًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالصِّدِّيْقِيَّةِ لُزُوْمَ الظِّلِّ لِلشَّاخِصِ حَتّٰى فِي مِيْثَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام اُمّت محمدیہ سے اور تمام انبیا کی ساری امتوں اور ان کے اصحاب سے افضل ہیں، کیونکہ آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اس طرح لازم تھے جس طرح سایہ جسم کے ساتھ لازم ہوتا ہے حتی کہ میثاقِ انبیاء میں اور اسی لئے آپ نے سب سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تصدیق فرمائی۔[11]

شارحِ بخاری حضرت علّامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ الْاِجْمَاعَ انْعَقَدَ بَيْنَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ تَرْتِيْبَهُمْ فِي الْفَضْلِ كَتَرْتِيْبِهِمْ فِي الْخِلَافَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یعنی اہلِ سنّت و جماعت کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خلفائے راشدین میں فضیلت اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے خلافت ہے۔[12]

---

(1) فتاویٰ رضویہ، 28/478 (2) مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، ص81 (3) فتاویٰ رضویہ، 5/581 (4) متن العقیدۃ الطحاویۃ، ص29 (5) معجم اوسط، 5/18، حدیث:6448 (6) بخاری، 2/522، حدیث:3671 (7) بخاری، 2/518، حدیث:3655 (8) شرح فقہ اکبر، ص61 (9) فتح الباری، 8/15 (10) الصواعق المحرقۃ، ص57 (11) الیواقیت والجواہر، جز2، ص329 (12) فتح الباری، 7/29، تحت الحدیث:3678۔

تَلَفُّظ دُرُست کیجئے
Correct Your Pronunciation

غلط تَلَفُّظ	صحیح تَلَفُّظ
تلامُذہ	تلامِذہ
تَدَخ	تَدُخ
تَوَکَّل / تَوْکَل	تَوَکُّل
ثَبُوت	ثُبُوت
جَلُوس	جُلُوس

(اردو لغت، جلد 5، 6)

فَنافِی الرَّسول
حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا ابو الحسّان عطّاری مَدَنی*

ہر کامل مسلمان کے لئے عموماً اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے لئے خصوصاً زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور مراد یہ ہے کہ اپنی تمام حرکات وسکنات اور دل واعضا کے سب اعمال میں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مکمل طور پر Follow کریں۔ اس مقصد میں جو جتنا زیادہ کامیاب ہوتا ہے اسے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اتنی زیادہ مُشابہت (Resemblance) حاصل ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اللہ پاک کا قُرب ونزدیکی پانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی رضامندی وخوشنودی سب سے پہلے اپنے محبوب نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف توجہ فرماتی ہے اور پھر ان کے صدقے میں انہیں Follow کرنے والوں کو درجہ بدرجہ نصیب ہوتی ہے۔

آخرت میں نجات کی بنیاد: آخرت میں حتمی نجات اور جنّت میں بلندیٔ درجات کا دارو مدار اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشابہت (Resemblance) پر ہے۔ انسان کی باتیں اور عمل آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال اور اعمال سے جتنے مختلف (Different) ہوں گے وہ اللہ پاک سے اتنا ہی دُور ہوگا اور جس قدر ملتے جُلتے ہوں گے اُسی قدر اللہ پاک کی نزدیکی حاصل ہوگی۔ کافروں نے اپنے اقوال و اعمال کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بالکل مُخالف (Opposite) کرلیا اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کے حقدار قرار پائے جبکہ صحابہ نے کامل مُشابہت اختیار کی تو ساری امت سے افضل ہوگئے۔

یہ ساری گفتگو ان اقوال وافعال کے بارے میں ہے جن میں کسی کے ساتھ مُشابہت یا مُخالفت انسان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ اللہ پاک جس بندے پر اپنا غیر معمولی فضل وکرم فرماتا ہے اسے غیر اختیاری احوال میں بھی اپنے محبوب نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رنگ میں رنگ دیتا ہے اور اس کی پسند وناپسند، سوچ وفکر اور طبیعت وفطرت کو مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامن سے ایسا وابستہ کردیتا ہے کہ وہ اس شعر کا مِصداق بن جاتا ہے:

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
مجھے جو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

اُمّت میں سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سب سے زیادہ مُشابہت صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو حاصل ہے، صحابہ میں سے چاروں خلفائے راشدین کو یہ سعادت سب سے زیادہ نصیب ہوئی جبکہ چاروں خلفائے کرام میں سے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مُشابہتوں کی تعداد (Quantity) اور قُوّت کے اعتبار سے سب سے آگے ہیں۔ آپ کو اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جن ذاتی اوصافِ مبارکہ میں مُشابہت عطا ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہ آئی۔ ایسی کثیر مُشابہتوں میں سے یہاں صرف 4 کا ذکر کیا جاتا ہے:

1 **سوچ وفکر میں ہم رنگی:** اللہ پاک نے عاشقِ اکبر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سوچ وفکر کو افکارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہم رنگ فرما دیا تھا۔ دو آئینے (Mirrors) اگر آمنے سامنے رکھ دیئے جائیں تو جو چیز ایک میں نظر آتی ہے وہی دوسرے میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ قلبِ صدیقِ اکبر گویا قلبِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے آئینے کی طرح تھا، قلبِ اقدس میں جو بات آتی وہی بات قلبِ صدیق میں آجاتی، جس رائے کی طرف قلبِ اقدس کا رُجحان ہوتا اسی طرف قلبِ صدیق کا میلان ہوجاتا، یہ عظمت و

نوٹ: یہ مضمون امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن فِی اِبَانَۃِ سَبْقَۃِ الْعُمَرَیْن" صفحہ 246 تا 254 سے لیا گیا ہے۔

فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے مختلف مواقع پر مشورے اور دیگر واقعات کی تفصیل پڑھنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ ایک مثال ملاحظہ فرمایئے:

صلح حدیبیہ کے موقع پر جو شرائط طے پائیں ان میں بظاہر مسلمانوں کی کمزوری کا تأثر اُبھرتا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا دلی درد عرض کیا جس پر اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان کی دلی تسلی کے لئے کچھ کلمات ارشاد فرمائے اور سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

یہاں سے نکل کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ شاید ان کی رائے میری رائے کے مطابق ہو اور یہ بارگاہِ رسالت میں عرض کریں۔ جب انہوں نے عاشقِ اکبر کے سامنے اپنے جذبات اور سوالات پیش کئے تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ہر سوال کا حرف بحرف وہی جواب نکلا جو سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا تھا۔[1]

2 بُتوں اور بُت پرستی سے نفرت: جھوٹے خداؤں اور ان کی عبادت سے نفرت اللہ پاک کے ہر نبی کی فطرت میں شامل ہوتی ہے۔ کسی نبی نے اپنے بچپن میں بھی بُتوں کی تعظیم نہ کی جبکہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شان تو یہ ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی اللہ پاک کو سجدہ کیا اور کُھلے عام توحید کا اعلان فرمایا۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی اس وصف کا عظیم حصہ پایا اور کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی عمر میں آپ کے والد آپ کو بُت خانے میں لے گئے اور کہا: یہ تمہارے بلند وبالا خدا ہیں، انہیں سجدہ کرو، یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بُت کے سامنے جاکر فرمایا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں بےلباس ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتّھر مارتا ہوں اگر تُو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچالے۔ وہ بُت بَھلا کیا جواب دیتا، آپ نے ایک پتّھر مارا تو وہ بُت منہ کے بل گر پڑا۔[2]

3 اُمّت پر رَحمت: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم تمام مخلوق پر عموماً جبکہ اپنی اُمّت پر خصوصاً مہربان اور رحم دل ہیں۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔[3] دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا گیا: ﴿بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔[4]

اُمّت میں سے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اُمّت پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ یعنی میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں۔[5]

4 فضائل و کمالات کا اجتماع: اللہ پاک نے تمام فضائل و کمالات کو اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی مبارک ذات میں جمع فرمادیا۔ کوئی خوبی اور فضیلت ایسی نہیں جو گزشتہ نبیوں میں سے کسی نبی کو ملی ہو اور ویسی یا اس سے بڑھ کر خوبی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عطا نہ کی گئی ہو۔

عاشقِ اکبر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم نے خیر و بھلائی کا جامع کر دیا تھا۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: خیر و بھلائی کی 360 خصلتیں ہیں۔ جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے اِن میں سے ایک خصلت عطا فرماتا ہے کہ وہ اسے جنّت میں لے جاتی ہے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَارسولَ اللہ! کیا مجھ میں بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تمام خصلتیں تم میں موجود ہیں۔[6]

اللہ کریم فَنَا فِی الرَّسول حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں بھی اختیاری اور غیر اختیاری اوصاف میں اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی مُشابہتیں عطا فرمائے اور ان کے ذریعے ہمیں اپنے قُرب اور نزدیکی کی دولت بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) بخاری، 2/223، حدیث: 2731، 2732، مطلع القمرین، ص249 (2) ارشاد الساری، 8/370 ملخصاً (3) پ17، الانبیاء: 107 (4) پ11، التوبۃ: 128 (5) ابن ماجہ، 1/102، حدیث: 154 (6) تاریخ ابن عساکر، 30/103۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

شانِ یارِ غار بزبانِ حیدرِ کرّار

محمد طلحہ خان عطاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین، راولپنڈی)

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مابین محبّت و الفت کی بہت پیاری فضا تھی، اسی کا ایک مظہر خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور خلیفۂ چہارم حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت کا رشتہ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کئی مواقع پر شانِ صدّیقِ اکبر بیان فرمایا کرتے تھے جیسا کہ ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادری کے بارے میں فرماتے ہیں:

بدر کے روز ہم نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت اور حفاظت کے لئے سائبان بنایا، ہم میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جو ننگی تلوار لئے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس کھڑے ہو گئے اور کوئی کافر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قریب نہ پھٹکا اسی لئے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (کنزالعمال،6/235،حدیث:35685 ملخصاً)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جذبۂ ایمان کے بارے میں فرماتے ہیں: خدا کی قسم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیّبہ کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مؤمن جیسے شخص کے ہزاروں لمحات سے بہتر ہے۔ ارے وہ شخص (آلِ فرعون کا مؤمن) تو اپنے ایمان کو چھپایا کرتا تھا اور یہ پاکیزہ ہستی اپنے ایمان کا علانیہ اظہار کرتی تھی۔

(مسند البزار،3/15،حدیث:761 ملخصاً)

دینی اور دنیاوی معاملات میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوقیت دیتے تھے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا جبکہ میں اس وقت موجود تھا اور بیمار بھی نہیں تھا، ہم دنیاوی امور کے لئے اس شخصیت کے انتخاب پر راضی ہوگئے جس پر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمارے لئے دینی امور میں رضامندی کا اظہار فرمایا۔ (کنزالعمال،6/230،حدیث:35665)

جب خلافت کی بات آئی تو حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا: غور سے سُن لو! ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھا ہے۔ (المستدرک،4/27،حدیث:4519 ملخصاً)

شیرِ خدا کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی سے پوچھا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد (اس امت کے) لوگوں میں سب سے افضل کون ہے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (بخاری،2/522،حدیث:3671)

ظاہر ہے کہ کسی کی محبت دل میں ہو تو ہی تعریف کی جاتی ہے اور ان پاک ہستیوں سے تو جھوٹی تعریف کا گمان ہی نہیں کیا جاسکتا لہٰذا ان تمام فرامینِ شیرِ خدا سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کو حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر سے بے پناہ محبت تھی جو حضرت صدّیقِ اکبر کی شان بیان کرنے پر ابھارتی تھی۔ رضی اللہ عنہما

اللہ پاک ہمیں ان دونوں ہستیوں اور تمام صحابہ واہلِ بیت کی پکی سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

بچوں، بوڑھوں اور مریضوں کو پیار دیجئے۔

ابوالحسان عطاری مدنی

اَشعار کی تشریح

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے مشہورِ زمانہ سلام "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" سے تین اَشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اِصطفےٰ
عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص311)

بعض الفاظ کے معانی: مایہ: سرمایہ۔ اِصطفےٰ: چُنا ہوا۔ عِزّ: عزت۔ ناز: فخر۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سائے کی طرح ہیں (کہ ظاہری زندگی میں بھی ساتھ رہے اور مزار میں بھی قریب ہیں)، آپ پسندیدہ لوگوں کا سرمایہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس انداز میں خلافت فرمائی کہ خود خلافت کو آپ سے عزت حاصل ہوئی اور وہ آپ پر فخر کرتی ہے، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی اس اَفضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص312)

بعض الفاظ کے معانی: اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل: رسولوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل۔ ثَانِیَ اثْنَیْن: دو میں سے دوسرا۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور آپ سفرِ ہجرت میں مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق (یعنی ساتھی) تھے، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بعدِ اَنبیا و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و مَلَک (یعنی انسانوں، جنّوں اور فرشتوں) سے افضل صِدّیقِ اکبر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/241)

ثَانِیَ اثْنَیْن: اس شعر میں ثَانِیَ اثْنَیْن کا لفظ اس آیتِ مبارکہ سے ماخوذ ہے: ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ (پ10، التوبہ:40)

اَصدَقُ الصّادِقِین سَیِّدُ الْمُتَّقِین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص312)

بعض الفاظ کے معانی: اَصدَقُ الصّادِقِین: تمام سچوں سے زیادہ سچے۔ سَیِّدُ الْمُتَّقِین: پرہیزگاروں کے سردار۔ چشم: آنکھ۔ گوش: کان۔ وزارت: نائب ہونا۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "صِدّیق" یعنی انتہائی سچے اور پرہیزگاروں کے امام ہیں۔ آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر اور آپ کے لئے آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

آپ کو صِدّیق کا لقب بارگاہِ خداوندی سے عطا ہوا جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: یَااَبَابَکْر! اِنَّ اللهَ قَدْ سَمَّاكَ الصِّدِّيق یعنی اے ابو بکر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صِدّیق رکھا ہے۔ (الاصابۃ، 8/332)

آپ کا "اَتْقٰی" یعنی سب سے بڑا پرہیزگار ہونا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے: ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس (دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار (ہے)۔ (پ30، اللیل:17) مُفسّرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں "اَتْقٰی یعنی سب سے بڑے پرہیزگار" سے مراد حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی ہے۔ (تفسیر کبیر، 11/187)

حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وزیر اور اُن کے نزدیک کان اور آنکھ کی طرح اہم ہونا اِن دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بیان کیا گیا ہے: (1) اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ۔ یعنی ابو بکر و عمر کی حیثیت میرے نزدیک ایسی ہے جیسی سر میں کان اور آنکھ کی۔ (کنز العمال، 6/257، جز:11، حدیث:32652)

(2) ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے وزیر جبرائیل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام جبکہ زمین والوں میں سے ابو بکر و عمر ہیں (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)۔ (ترمذی، 5/382، حدیث:3700)

اشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مدنی*

22 جُمادَی الاُخریٰ خلیفۂ اوّل حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یومِ وصال ہے، اس مناسبت سے مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان ”قبالۂ بخشش“ کے دو اَشعار مع شرح ملاحظہ فرمائیے:

صَحابہ جب جنازہ حضرتِ صدّیق کا لائے
”چلے آؤ مِرے پیارے!“ ندا آئی یہ اندر سے

شرح صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جب عاشقِ اکبر، حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازہ لے کر روضۂ انور پر حاضر ہوئے تو اندر سے آواز آئی کہ میرے پیارے کو اندر لے آؤ۔

اس شعر میں ایک حکایت کی طرف اشارہ ہے: حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں وصیّت فرمائی کہ میری وفات کے بعد جب تم لوگ میرے غسل و کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میری میّت اٹھا کر روضۂ انور کے دروازے پر حاضر ہو کر یہ عرض کرنا: ”اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، یہ ابو بکر ہیں جو اجازت طلب کر رہے ہیں۔“ اگر اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے تو اندر جا کر مجھے وہاں دفنا دینا، ورنہ میری تدفین جنّتُ البقیع میں کرنا۔ بعدِ وصال لوگ اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے جنازۂ مبارکہ لے کر روضۂ انور کے دروازے پر حاضر ہوئے تو مبارک دروازے کا تالا شریف خود بخود کُھل گیا اور اندر سے یہ آواز آئی: اُدْخِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو کیونکہ حبیب اپنے حبیب سے ملنے کا مشتاق (یعنی شوق رکھنے والا) ہے۔ (تفسیر کبیر، 7/433، سیرتِ حلبیہ، 3/517)

ابو بکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعدِ رِحلت بھی قُربت نبی کی

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنہائی سے خائِف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدّیق کی آواز سنا کر

الفاظ و معانی خائِف: (مرادی معنی) پریشان۔ شاہ: بادشاہ، مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ تسکین: تسلّی۔

شرح شبِ معراج جب ایک مقام پر حضرت سیّدُنا جبرائیل علیہ السَّلام بھی پیچھے رہ گئے اور سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تنہائی محسوس ہوئی تو اللہ کریم نے حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز سنا کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تسکین کا سامان فرمایا۔

منقول ہے کہ معراج کی رات جب ایک مقام پر حضرت سیّدُنا جبریلِ امین علیہ الصَّلٰوۃ والتَّسلیم بھی پیچھے رہ گئے تو اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تنہائی محسوس ہوئی۔ حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ عام طور پر سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہم نشین تھے اور آپ ان سے اُنس پاتے تھے، اس موقع پر اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کی آواز سے ملتی جلتی آواز سنائی جس سے تنہائی کا اِحساس جاتا رہا۔ (روح البیان، 7/417، لواقح الانوار القدسیۃ، ص490)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کتب کا تعارف

فَیضانِ صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

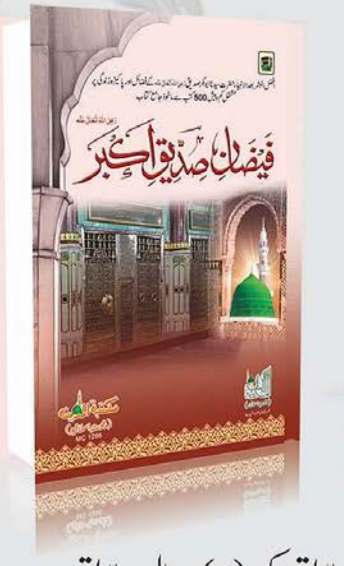

محمد ناصر جمال عطاری مدنی

جن ہستیوں نے نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو ایمانی نظروں سے دیکھا، صحبتِ مصطفٰے سے فیضیاب ہوئے، آفتابِ رسالت سے نورِ معرفت حاصل کرکے آسمانِ ولایت پر چمکے اور ”صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان“ کے مُعَزَّز لقب سے سرفراز ہوکر اس اُمّت کے لئے نجومِ ہدایت (ہدایت کے ستارے) قرار پائے اُن میں سب سے **افضل عاشقِ اکبر خلیفۂ اوّل حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خصوصی قُرب حاصل ہونے کی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک زندگی کا مطالعہ شخصی اور معاشرتی تعمیر (Self and Society Development) کے ساتھ ساتھ آخرت سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے، اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے اسلاف نے اپنی گراں قدر عربی کتب میں حیاتِ صدیقِ اکبر کے چمکتے دمکتے موتیوں کو جمع فرمایا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ عربی کُتُب سے ان موتیوں کو چُن کر اُردو کے قالب میں ڈھالا جائے تاکہ اُردو دان طبقہ بھی **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** سے فیضیاب ہوسکے۔

اِسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی علمی اور تحقیقی مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** نے حیاتِ صِدّیقِ اکبر کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور یومِ صِدّیقِ اکبر کے موقع پر جُمادَی الاُخریٰ 1433ھ، اپریل 2012ء میں 722 صفحات پر مشتمل کتاب **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کا پہلا ایڈیشن (Edition) مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے شائع ہوا۔

یہ کتاب 12 ابواب (Chapters) پر مشتمل ہے: (1) تعارفِ صِدّیقِ اکبر (2) اَوصافِ صِدّیقِ اکبر (3) ہجرتِ صدّیقِ اکبر (4) غزواتِ صدّیقِ اکبر (5) خلافتِ صدّیقِ اکبر (6) وصالِ صدّیقِ اکبر (7) تفسیر و اَحادیث (8) خصوصیاتِ صدّیقِ اکبر (9) اَوَّلیاتِ صدّیقِ اکبر (10) افضلیتِ صدّیقِ اکبر (11) کراماتِ صدّیقِ اکبر (12) فضائلِ صدّیقِ اکبر سے متعلق احادیث اور اقوال۔

ان تمام ابواب میں سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں صرف معلومات فراہم کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ سیرتِ صِدّیقِ اکبر کی روشنی میں عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے، اَخلاقی تربیت کی اہمیت بتائی گئی ہے اور اعلیٰ کردار اپنانے کی بھرپور ترغیب بھی دلائی گئی ہے اور یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک عاشقِ رسول کو زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟ کتاب کے پُرکشش سرِورق (Attractive Title) عمدہ طباعت اور ابواب کی ترتیب کو جہاں عوام نے سراہا وہیں اہلِ علم نے **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کو منفرد نوعیت کی تصنیف، کتابِ لاجواب اور جوان و بوڑھے کے لیے یکساں مفید قرار دیا۔ ان خُصوصیات کی وجہ سے **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کتاب 5 ایڈیشنز (Editions) میں اڑتیس ہزار پانچ سو (38500) کی تعداد میں شائع ہوچکی ہے۔

کتاب ”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَۃ (دعوتِ اسلامی) سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے بھی اس کتاب کو پڑھنے (Read)، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

حضرت سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ معاش اور اُن کی سخاوت

عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

مختصر تعارف: حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیۡدُ اللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ اُن دس خوش نصیب صحابہ کی فہرست میں شامل ہیں جن کے قطعی جنّتی ہونے کی بشارت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی زندگی ہی میں سُنا دی تھی۔ آپ کا شمار اُن آٹھ افراد میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا[1] اور سخی تو ایسے تھے کہ دربارِ نبوت سے غزوۂ اُحد کے دن طلحۃُ الْخَیر، غزوۂ ذِی العَشِیرہ کے موقع پر طلحۃُ الفیّاض اور غزوۂ حُنین یا غزوۂ خیبر میں طلحۃُ الْجُود کے القابات عطا ہوئے۔[2] آخر کار 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو جنگِ جَمَل کے دوران ایک تیر ٹانگ پر آکر لگا جس سے خون کی رَگ بُری طرح کٹ گئی اور کثرت سے خون بہنے لگا، اسی سبب سے تقریباً 60 سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔[3]

ذریعۂ معاش: آپ بَزّاز (یعنی کپڑے کے تاجر) تھے۔[4] آپ کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ آپ کی یومیہ آمدنی (Daily Income) ایک ہزار وَافِی[5] تھی۔ آپ کے پوتے حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عراق سے آپ کو چار لاکھ دِرہم کی آمدنی ہوتی تھی اور ایک دوسری جگہ سے کم و بیش 10 ہزار دِینار کی، نیز مدینے کی بستیوں سے بھی آپ کو آمدنی حاصل ہوتی تھی۔[6]

تجارتی سفر: آپ کے حالاتِ زندگی میں قبلِ اسلام تجارت (Trade) کی غَرَض سے بُصریٰ[7] کی طرف سفر کا ذِکر ملتا ہے اور اسی سفر میں ایک راہب نے آپ سے نبیِّ آخرُالزّمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظہور کے متعلق پوچھا تھا اور اس کی باتوں سے آپ کا دل اسلام کی طرف مائل ہوگیا تھا حتّٰی کہ سفر سے واپسی پر حضرت سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کرلیا۔[8]

مال کا جمع ہونا باعثِ پریشانی: آپ کی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا سُعْدیٰ بنتِ عَوْف رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے آپ کو پریشان دیکھ کر آپ سے پوچھا: کیا میری طرف سے آپ کو کوئی دُکھ پہنچا ہے کہ میں اسے دُور کرسکوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، آپ تو بہترین بیوی ہیں بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس مال جمع ہوگیا ہے اور سمجھ نہیں آرہا کہ اس کا کیا کروں؟ زوجۂ محترمہ نے کہا: کیا اس وجہ سے غمگین ہیں؟ آپ اسے اپنی قوم کے لوگوں میں تقسیم فرمادیجئے، چنانچہ آپ نے وہ مال اپنی قوم پر تقسیم فرما دیا۔ زوجۂ محترمہ کا بیان ہے: میں نے جب آپ کے خزانچی سے تقسیم کئے جانے والے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے چار لاکھ دِرہم بتائی۔[9]

ساری رات جاگتے رہے: ایک بار سات لاکھ دِرہم میں زمین فروخت کی اور اس کے پیسے رات بھر آپ کے پاس رہے، ان پیسوں کے خوف سے وہ رات آپ نے جاگتے ہوئے گزاری یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی وہ سارا مال تقسیم فرما دیا۔[10]

بِن مانگے دیتے: تابعی بُزرگ حضرت سیّدُنا قَبِیْصَہ بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا، میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثرت سے مال بانٹتا ہو۔[11]

حضرت سیّدُنا طلحہ کی سَخاوَت کی چند جھلکیاں: ❁ آمدنی آنے پر ہر سال اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دس ہزار (10،000) دِرہم پیش کرتے ❁ اپنے قبیلے بنو تَیم کے کسی فرد کو محتاج دیکھتے تو اس کی ضَرورت پوری کر دیتے اور اس کا قَرض ادا کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایک تَیمی شخص کا 30،000 دِرہم کا قرضہ ادا کیا۔[12] ❁ ایک بار کسی ذِی رَحم رشتہ دار نے تنگدستی کی شکایت کی تو اسے تین سو دِرہم عطا فرمائے ❁ ایک دن ایک لاکھ دِرہم تقسیم فرمائے جس کے بعد حالت یہ تھی کہ اس دن آپ کے پاس مناسب لباس نہ تھا جسے پہن کر نَماز کے لئے تشریف لے جاتے۔[13]

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 25/54 (2) سیر اعلام النبلاء، 3/19، معجمِ کبیر، 1/112، حدیث:197 (3) الاستیعاب، 2/320 (4) تلبیس ابلیس، ص345 (5) ایک وافی ایک دِرہم اور چار دانِق کے برابر ہوتا ہے اور ایک دانِق دِرہم کے چھٹے حصّے کو کہتے ہیں۔ (آسان الفاظ میں تقریباً 1666 درہم یومیہ آمدنی ہوئی۔) (6) سیر اعلام النبلاء، 3/21 (7) بُصریٰ صوبہ حَوْران کا ایک شہر ہے جو دِمَشق اور بَعْلَبک کے درمیان ہے اور بَصْرہ دوسرا شہر ہے جو عراق میں ہے، بعض لوگ اسے یعنی بُصریٰ کو بَصرہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/502 ملخصاً) (8) مستدرک، 4/449، حدیث:5640 (9) معجمِ کبیر، 1/112، حدیث:195 (10) الزھد للامام احمد، ص168، رقم:783 (11) حلیۃ الاولیاء، 1/130، رقم:273 (12) سیر اعلام النبلاء، 3/21 (13) فیض القدیر، 4/357، تحت الحدیث:5274۔

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

دعائے عطّار

جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دارُ المدینہ میں پڑھنے اور پڑھانے والے تمام مدنی بیٹو اور مدنی بیٹیو! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت ہی دلچسپ معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔ **میری خواہش ہے کہ میرا ہر مدنی بیٹا اور مدنی بیٹی بلکہ ہر ہر دعوتِ اسلامی والا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروائے۔** یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرا جو مدنی بیٹا اور مدنی بیٹی اپنے لئے یا انفرادی کوشش کرکے دوسرے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ کروائے اسے دین و دنیا کی کامیابیاں عطا فرما اور پل صراط پر گزرنے میں اسے آسانی نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر ماہ اپنے گھر، ادارے یا شاپ پر ماہنامہ فیضان مدینہ حاصل کرنے کے لئے ابھی سالانہ بکنگ کروایئے!
بکنگ کی معلومات، تفصیلات اور شکایات کے لئے کال / واٹس ایپ / ایس ایم ایس: 03131139278

عدنان احمد عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا ابو سَلَمہ عبد اللہ بن عبد الاسد رضی اللہ تعالٰی عنہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: سب سے پہلے نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں جس ہستی کو دیا جائے گا وہ ابو سَلَمہ ہوں گے۔ (الاوائل للطبرانی، ص:112) حضرت سیّدنا ابو سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اصل نام عبدُ اللہ بن عبدُ الاسد ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی کنیت "ابو سلمہ" سے مشہور ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا نام بَرّہ بنتِ عبدُ المطلب ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تعلّق قبیلہ قریش کی شاخ "بنو مخزوم" سے ہے۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسول، 13/286)

رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رضاعی بھائی حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبد الاسد رضی اللہ تعالٰی عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پھوپھی زاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی (یعنی دودھ شریک) بھائی بھی ہیں، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی امّی جان حضرت بی بی ثُوَیْبَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ کو بھی دودھ پلایا ہے۔ (ایضاً، 13/287)

دولتِ ایمان آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دس مَردوں کے بعد دولتِ ایمان سے سرفراز ہوئے۔ (ایضاً) بعض روایات میں ہے کہ آپ اس دن دائرۂ اِسلام میں داخل ہوئے تھے جس دن حضرت سیّدنا عثمان بن عَفّان، حضرت سیّدنا ابوعُبیدہ بن الجَرّاح اور حضرت سیّدنا ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہم نے دولتِ ایمان کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔ (شرح ابی داؤد للعینی، 6/33، تحت الحدیث:1550)

صاحبُ الھجرتَین آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحبُ الھجرتَین (یعنی پہلے حبشہ کی سمت پھر مدینے کی جانب ہجرت کرنے والے) تھے۔ حَبَشَہ کی طرف ہجرت کے وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی آپ کے ساتھ تھیں۔

زوجہ محترمہ اور بیٹے سے جُدائی اور مدینے روانگی پیارے آقا، محبوبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے مدینے کی طرف ہجرت کا اعلان ہوا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تاخیر نہ کی اور اونٹ پر کَجاوَہ باندھ کر اپنی زوجہ حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور بچّے کو اونٹ پر سوار کردیا یکایک حضرت اُمِّ سلَمہ کے خاندان والے (یعنی بنو مُغیرہ) آگئے اور کہنے لگے کہ ہمارے خاندان کی لڑکی مدینہ نہیں جاسکتی پھر حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اونٹ سے نیچے اتار دیا، یہ دیکھ کر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خاندان والوں کو طیش آگیا اور انہوں نے حضرت اُمِّ سلَمہ کی گود سے بچّے کو چھین لیا اور کہا کہ یہ بچّہ ہمارے خاندان کا ہے اس لئے ہم اس بچّے کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ بیوی اور بچّے دونوں کی جُدائی نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ارادے کو ٹوٹنے نہ دیا چنانچہ بیوی اور بچّے دونوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کر کے آپ نے تنہا رختِ سفر باندھا اور مدینہ شریف کی جانب چل پڑے۔ بعد میں حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی اپنے بیٹے حضرت سلمہ کے ساتھ ہجرت کرکے بحفاظت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس مدینہ منوّرہ پہنچ گئیں۔ (روض الانف، 2/291 ملخصاً)

مدینے میں آمد حضرت ابو سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ دس محرم الحرام کو مدینہ منوّرہ کی نورانی فضاؤں میں داخل ہوئے۔ (طبقات ابن سعد، 3/181) بعض روایتوں کے مطابق مدینے میں حضرت سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد آنے والے آپ تیسرے مہاجر صحابی تھے۔ (انساب الاشراف، 1/257)

مجاہدانہ کارنامے اور شہادت حضرت ابو سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بہادر اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے، ماہِ رمضان سن 2 ہجری غزوۂ بدر کے موقع پر بے جگری سے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ 3 ہجری ماہِ شوال غزوۂ اُحد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکرِ اسلام کے مَیْسَرَہ (بائیں حصّے) کی قیادت کے فرائض سر انجام دیئے (سیرتِ مصطفیٰ، ص256 ملخصاً) اور بازو پر تیر لگنے سے شدید زخمی ہوئے ایک ماہ تک مسلسل علاج جاری رہا زخم تقریباً بھر چکا تھا۔ (طبقات ابن سعد، 3/182)

یکم محرم الحرام سن 4 ہجری میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک معرکہ کیلئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا اور آپ کی قیادت میں ڈیڑھ سو(150) مجاہدین کو روانہ فرمایا۔ 29 دن کے بعد یہ قافلہ مدینے لوٹ کر آیا تو آپ کا زخم ہرا ہو چکا تھا علاج مُعَالَجَہ شروع ہوا مگر صحت یاب نہ ہوسکے آخر کار 8 جُمادَی الاُخریٰ سن 4 ہجری میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 11/187)

نظر روح کے پیچھے جاتی ہے بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں کھلی رَہ گئی تھیں، رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا: روح جب قبض کرلی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے۔ (مسلم، ص357، حدیث:2130)

خیر ہی کی دعا کرو بعض رشتے داروں نے رونا پیٹنا شروع کیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے متعلّق خیر ہی کی دُعا کرنا کیونکہ فرشتے تمہارے کہے پر آمین کہتے ہیں۔ (ایضاً)

رحمتِ عالم کی دعائیں پھر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے یوں دُعا فرمائی: الٰہی! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں ان کا درجہ بلند فرما، ان کے پَس ماندگان میں ان کا تو خلیفہ ہو، یاربَّ العٰلَمِین! ہماری اور ان کی مغفِرت فرما اور ان کی قبر میں روشنی اور وُسعَت دے۔ (ایضاً)

اولاد حضرت سیّدتنا اُمِّ سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو لڑکے سلمہ اور عمر اور دو لڑکیاں رُقَیَّہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیدا ہوئیں۔ (سبل الہدیٰ، 11/187)

روایتِ حدیث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ہی روایت منقول ہے، چنانچہ حضرت اُمِّ سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت سے واپس لوٹے اور فرمانے لگے کہ میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایک فرمان سنا ہے جس نے مجھے بے حد خوش کردیا ہے، میرے محبوب آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے چاہئے کہ وہ اِسْتِرجَاع (یعنی اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا) کہے پھر کہے: اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ تو اس دعا کے سبب اُسے بہتر بدلہ دیا جاتا ہے۔ حضرت سیّدتنا اُمِّ سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس دُعا کو یاد کرلیا۔ (مسند احمد، 5/505، حدیث: 16344)

اچھا بدلہ کیسے ملا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں یہ دعا پڑھتی اور دل میں کہتی کہ ابو سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمان کون ہوگا؟ کیونکہ انہوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سب سے پہلے (مکّہ سے مدینے) ہجرت کی تھی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورت میں مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرمایا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری طرف نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ (مسلم، ص356، حدیث: 2126 ملخصاً)

یوں حضرت سیّدتنا اُمِّ سلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آگئیں۔

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

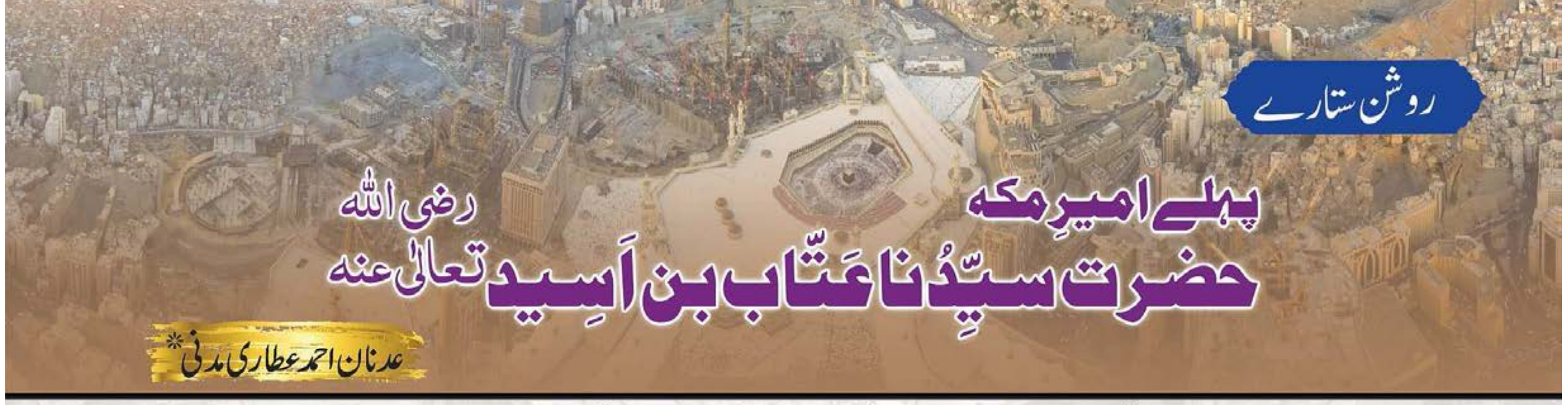

پہلے امیرِ مکہ
حضرت سیِّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

سن 8 ہجری ماہِ رمضان میں فتحِ مکّہ کے بعد نورِ ایمان مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کے گھر گھر میں داخل ہوچکا تھا، لوگ جوق دَر جوق آکر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کرنے لگے، مختلف روایات کے مطابق 17، 18، یا19 دن مکّۂ معظّمہ میں گزار کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مقامِ حُنَین کی جانب کُوچ فرمایا۔ اس وقت ایک ایسی قابلِ اعتماد ہستی اور جانثار ساتھی کی ضَرورت پیش آئی جو یہاں کے نظم و نَسَق اور انتظامی مُعامَلات سنبھالنے کی صلاحیتوں سے مالامال ہو۔ نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ انتخاب ایک ایسے صَحابی پر جا ٹھہری جو مذکورہ صِفات سے مُتَّصِف ہونے کے ساتھ ساتھ مُتّقی، صالح، مسلمانوں کے مددگار اور مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کے رہائشی بھی تھے۔ (طبقات ابن سعد، 2/102تا104، زرقانی علی المواہب، 3/485) چنانچہ اس ہستی کو مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کا امیر مقرّر کرتے ہوئے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں مکّے والوں پر امیر بنایا، یہ دیکھ کر اہلِ مکّہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے ایک سخت مزاج دیہاتی کو ہم پر امیر مقرّر کردیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے رات خواب میں دیکھا کہ یہ جنّت کے دروازے کے پاس آئے اور اس کے کُنڈے کو پکڑ لیا پھر اسے زور سے ہلایا تو ان کے لئے دروازہ کھول دیا گیا پھر یہ اس میں داخل ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے سبب اسلام کو معزّز کیا ہے جب کوئی مسلمانوں پر ظلم کرنا چاہے گا تو اِن کی حمایت مسلمانوں کے ساتھ ہوگی۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** فتحِ مکّہ کے بعد مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کے سب سے پہلے امیر بننے کا شرف پانے والی شخصیت حضرت سیّدُنا عَتّاب بن اَسِید اُمَوی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تھی، اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمرِ مبارک مختلف روایات کے مطابق 18 یا 21 سال تھی۔ (سیرت حلبیہ، 3/149تا150)

قبولِ اسلام دولتِ ایمان سے سرفراز ہونے سے پہلے آپ اسلام کو سخت ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ جب فتحِ مکّہ کے بعد ظہر کی نماز کا وقت آیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے حضرت سیّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ کی ایمان افروز صَدا بلند ہوئی اور حرم کے حِصار اور کعبہ کے دَرودِیوار پر ایمانی زندگی کے آثار نمودار ہوئے تو آپ کی غیرت کی آگ بھڑک اُٹھی اور یہ الفاظ زبان سے نکلے: خدا نے میرے باپ کی لاج رکھ لی کہ اس آواز کو سُننے سے پہلے ہی اسے دنیا سے اُٹھالیا۔ (سیرت حلبیہ، 3/145مفہوماً) مگر سیّدِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فیضِ صحبت سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دل میں نورِ ایمان کا سورج چمک اُٹھا اور صادقُ الایمان مسلمان بن گئے۔

قبیلہ و کُنْیت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ قرشی، اُمَوی ہیں جبکہ کُنْیت "ابو عبد الرحمٰن" یا "ابو محمد" تھی۔ (اسد الغابہ، 3/575)

مکّے کے پہلے امام مکّۂ معظّمہ میں لوگوں کو باجماعت نماز پڑھانے کے لئے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ ہی کا چناؤ ہوا اس طرح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً میں باجماعت نَماز پڑھانے والے پہلے امام مقرّر ہوئے اس دوران دینی احکام اور فقہی مسائل سکھانے کی ذمّہ داری حضرت سیّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تھی۔

نمازِ باجماعت کا اہتمام آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ منافقین پر سختی اور مومنوں پر نرمی کیا کرتے تھے اور فرماتے: خدا کی قسم! میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ نَماز میں جماعت سے پیچھے رہنے والے کی گردن اُڑادوں گا کیونکہ باجماعت نَماز سے پیچھے رہنے والا منافق ہوتا ہے۔ (سیرت حلبیہ، 3/149) یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی تھی کہ دورِ رسالت میں نَماز سے کوئی مسلمان دُور نہیں رہتا تھا جبکہ منافقین ہی نَماز میں

حاضری سے کتراتے تھے۔ **فضائل و مناقب** فتحِ مکّہ سے پہلے ایک رات سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: مکّہ میں قُریش کے چار افراد ایسے ہیں کہ میں جنہیں شرک سے دُور سمجھتا ہوں اور ان میں اسلام کی رغبت پاتا ہوں، ان میں سے ایک عَتّاب بن اَسِید ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 15/106 ماخوذاً) ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: میں دو نوجوانوں کو آگ سے الگ رکھتا ہوں عَتّاب بن اَسِید اور اَبان بن سعید، یہاں راوی کو شک ہے کہ شاید دوسرے جُبَیر بن مُطعِم ہیں۔ (مصنف عبد الرزاق، 10/231، رقم:20599) **فتحِ مکّہ کے بعد پہلا حج** سن 8 ہجری میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سرپرستی میں مسلمانوں نے حج کی سعادت پائی تھی، اس وقت تک مشرکین بھی اپنے طریقے سے حج کیا کرتے تھے پھر 9 ہجری میں حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو امیرُ الحج بنا کر روانہ کیا گیا اور مشرکین کو حج کرنے سے روک دیا گیا۔ (الاستیعاب، 3/144) **دو کپڑوں کا حساب** ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خانۂ کعبہ سے اپنی پیٹھ لگا کر ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! پیارے آقا، سرکارِ دو جہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے جس کام پر نگران مقرر کیا، وہ میں نے درست طریقے سے کیا، سوائے دو کپڑوں کے، جو میں نے اپنے غلام کَیْسان کو پہنا دیئے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 16/176) لہٰذا کوئی مجھ سے مطالبہ نہ کرے کہ عَتّاب نے مجھ سے فُلاں چیز چھینی ہے۔ **روزانہ کی آمدنی** پھر فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے لئے روزانہ کے دو درہم مقرّر کئے ہیں اور اللہ تعالٰی اس پیٹ کو بھرتا نہیں ہے جس کے لئے روزانہ دو درہم بھی کم پڑ جاتے ہوں۔ (اسد الغابہ، 3/576) **وصالِ مبارک** حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری وفات کے بعد حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو اسی عہدے پر برقرار رکھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کم و بیش 25 سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ یاد رہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امیرِ مکّہ یعنی حضرت سیّدُنا عَتّاب بن اَسِید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصالِ مبارک ایک ہی دن سن 13 ہجری 22 جُمادَی الاُخریٰ کو ہوا تھا۔ (الوافی بالوفیات، 19/289)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حافظ عرفان حفیظ عطّاری مَدَنی*

کوفہ شہر میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حلقۂ درس سے تِشْنگانِ علم (علم کے پیاسے) اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔ ایک دن ایک لڑکا حاضر ہوا۔ ذِہانت جس کے چہرے سے عِیاں (ظاہر) تھی۔ اس نے امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے پوچھا: اس نابالغ لڑکے کے بارے میں آپ کا فتویٰ کیا ہے جو رات کو عشا کی نماز پڑھ کر سوئے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہو جائے، کیا اُسے نمازِ عشا دوبارہ پڑھنی چاہئے؟ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے فرمایا: ہاں! اسے نماز دُہرانی ہوگی۔ یہ سنتے ہی وہ لڑکا اُٹھا اور مسجد کے ایک کونے میں جا کر نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ اس امامِ ذِی شان نے اس نوجوان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ لڑکا اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی ترقّی کرے گا۔

(بلوغ الامانی، ص5 مفہوماً)

پیارے اسلامی بھائیو! زمانے کی آنکھوں نے دیکھا کہ امامِ اعظم حضرتِ سیّدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظرِ فیض اثر پانے والا یہ نوعمر لڑکا اپنے وقت کا امام بنا اور دنیا میں آج تک امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ

الاکرم کا فرمان پورا ہوا اور آپ مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب [1] کے منصب پر فائز ہوئے۔ **ولادت** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش مبارکہ 132ھ کو مشرقی عراق کے شہر واسط میں ہوئی۔ آپ کا نام محمد بن حسن اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ **ایک ہفتے میں حفظِ قراٰن** اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی بارگاہ میں علمِ فقہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ پہلے قراٰنِ پاک یاد کرکے آؤ۔ آپ ایک ہفتے میں قراٰنِ پاک حفظ کرکے دوبارہ حاضرِ خدمت ہوگئے اور امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے انہیں اپنی شاگردی میں قبول فرمالیا۔ (بلوغ الامانی، ص4، 6) **اساتذہ** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ اعظم اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سمیت امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثَوری، مِسْعَر بن کِدام اور عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی عظیم ہستیوں سے علم حاصل کیا۔ (تاریخ بغداد، 2/169) **منفرد اعزاز** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کا ایک منفرد پہلو یہ بھی ہے کہ مذاہبِ اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) میں سے ہر ایک نے آپ سے بالواسطہ یا بِلاواسطہ (Direct) اِستفادہ کیا ہے۔ امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے آپ سے براہِ راست علم سیکھا، فقہِ مالکی کی کتبِ اسدیہ کے مؤلّف اسد بن فُرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام محمد کے شاگرد تھے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ مشکل ترین مسائل کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابوں سے۔ (بلوغ الامانی، ص9، مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ للذھبی، ص79 تا 86 ماخوذاً) ان چاروں مذاہب میں آپ کا فیضان پایا جاتا ہے۔ **ذوقِ مطالعہ** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو بہت کم سوتے اور اکثر وقت مطالعہ میں گزارتے۔ جب کوئی مسئلہ حل ہوجاتا تو فرماتے: بھلا شہزادوں کو یہ لذّت کہاں نصیب ہوسکتی ہے۔ کسی نے پوچھا: آپ سوتے کیوں نہیں؟ تو فرمایا: میں کیسے سوجاؤں جب لوگوں کی آنکھیں (شرعی مسائل میں) ہم پر اعتماد کرکے سوئی ہوئی ہیں۔ (بلوغ الامانی، ص7، جامع الاحادیث، 1/285) **مشہور کتب** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کثیرُ التّصانیف بزرگ تھے۔

علمِ حدیث میں آپ کی مشہور کتاب مؤطا امام محمد ہے جس کی اکثر روایات آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لی ہیں۔ اسی طرح کتابُ الآثار بھی علمِ حدیث میں آپ کی مشہور تالیف ہے۔ اس کے علاوہ فقہِ حنفی میں آپ کی چھ کتابوں کا مجموعہ مشہور ہے جنہیں ظاہرُ الرّوایہ کہا جاتا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: اَلْجَامِعُ الْکَبِیْر، اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر، اَلسِّیَرُ الْکَبِیْر، اَلسِّیَرُ الصَّغِیْر، مَبْسُوط، زِیَادات۔ اس کے ساتھ ساتھ فقہِ حنفی ہی میں اَلْجُرْجَانِیَّات، اَلْکَیْسَانِیَّات، اَلْھَارُوْنِیَّات، اَلرَّقِّیَّات بھی مشہور ہیں۔ (جامع الاحادیث، 1/288، 290، 293) **مبارک فرمان** امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الاَحَد فرماتے ہیں: میرے والد نے 30 ہزار درہم چھوڑے تھے جن میں سے 15 ہزار درہم کو میں نے علمِ حدیث اور علمِ فقہ حاصل کرنے پر خرچ کیا۔ (تاریخ بغداد، 2/170) **چیف جسٹس** حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ عراق کے قاضیُ القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے۔ **وصال** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 14 جُمادَی الاُخریٰ 189ھ میں ہوا۔ انہی دنوں میں آپ کے خالہ زاد بھائی امام کِسائی (جو علمِ لغت کے مشہور امام ہیں) کا بھی انتقال ہوا۔ ان دونوں ہستیوں کو "رَے" کے مقام پر دفن کیا گیا۔ اس وقت کے خلیفہ ہارونُ الرّشید نے اس وقت ایک جملہ کہا تھا کہ آج میں نے فقہ اور لغت دونوں کو "رَے" میں دفن کردیا۔ کسی نے امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الاَحَد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کَیْفَ کُنْتَ فِی حَالِ النَّزْعِ آپ نے حالتِ نزع کو کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت مُکاتَب غلام کے متعلّق فکر و تأمّل میں کھویا ہوا تھا مجھے تو پتا ہی نہیں چلا کہ میری روح کب نکلی؟ (تعلیم المتعلم، ص99) اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) وہ مُقَلِّد مجتہد جو اپنے امام کے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں اَحکام کے اِستِنباط کی اَہلیّت رکھتا ہو اگرچہ وہ اپنے امام کی فُروع میں مُخالفت کرتے ہوں مگر اُصول میں اپنے ہی امام کی پیروی کرتا ہو۔ جیسے امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما۔ (رد المحتار، 1/181، جد الممتار، 1/301)

تذکرۂ صالحین

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اسلام کی بدولت دنیا کو کئی ایسی ہستیاں نصیب ہوئیں جن کے قراٰن و سنّت سے معمور زندہ جاوید اَفکار، متأثر کُن کردار اور دل کی کیفیت بدل دینے والی تصانیف و تالیفات اور اَشعار نے ہر دور میں انسانیت کی راہنمائی کی، ان میں سے ایک ہستی حضرت سیّدنا مولانا جلالُ الدّین محمد رُومی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بھی ہے۔

نام و نسب آپ کا نام ”محمد“ لقب ”جلالُ الدّین“ ہے جبکہ شہرت ”مولانا رُوم“ کے نام سے ہے۔ آپ کی ولادت 6ربیعُ الاوّل 604ہجری بمطابق 30 ستمبر 1207 عیسوی کو بَلْخ میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملتا ہے۔

(نفحاتُ الانس، ص484، الجواہر المضیہ، 2/124)

تعلیم و تربیت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت والدِ گرامی حضرت مولانا بَہاءُالدّین محمد صِدّیقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے والد کے ساتھ بغداد آئے یہاں قیام کے دوران فِقہِ اَربَعَہ کی تَروِیج واِشاعت کے لئے قائم مَدْرَسَۂ مُسْتَنْصِرِیَّۃ میں آپ کی عِلْمی نشوونما ہوئی۔

(البدایۃ والنھایۃ، 9/41، الجواہر المضیہ، 2/124وغیرہ)

عملی زندگی جب والدِ گرامی قُونِیَہ (ترکی) میں مستقل طور پر مقیم ہوگئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی یہیں مستقل رہائش اختیار کرلی، والدِ ماجد کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قُونِیَہ کے مدارس میں تدریس فرماتے رہے۔

شرفِ بیعت حضرت مولانا جلالُ الدّین محمد رُومی علیہ رحمۃ اللہ القوی حضرت سیّدنا شمسُ الدّین محمد تبریزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔(الجواہر المضیہ، 2/124)

دینی خدمات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تدریس اور فتاویٰ کے ذریعے اُمّت کی راہنمائی فرمائی نیز کئی کُتُب بھی تصنیف فرمائیں جن میں ”مَثْنَوی شریف“ کو عالَم گیر شہرت حاصل ہے

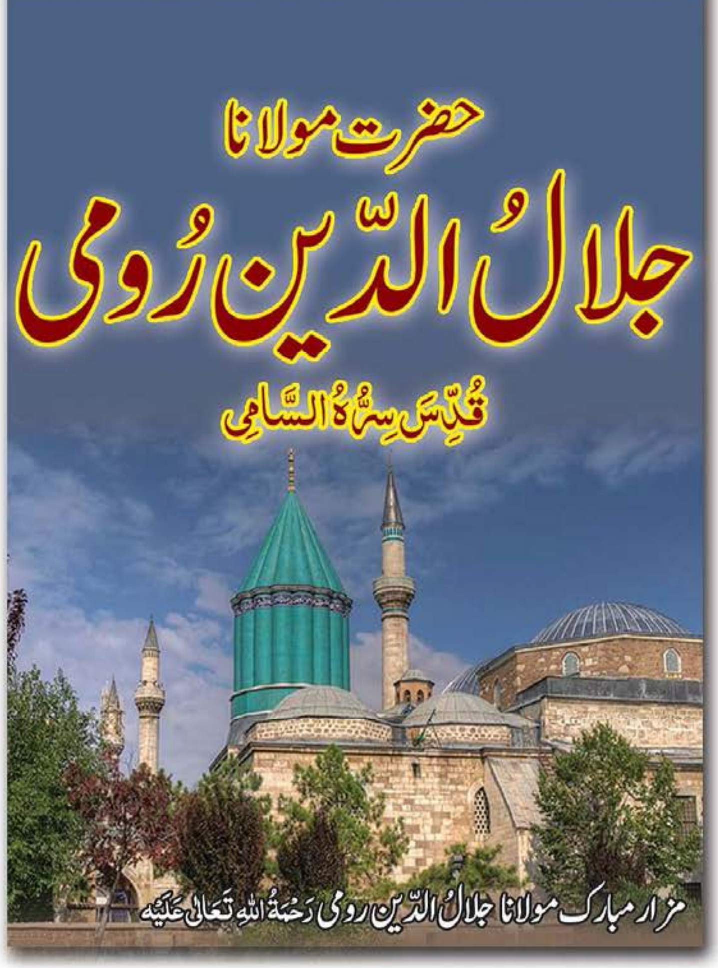

مزارِ مبارک مولانا جلالُ الدّین رومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

اس عظیمُ الشّان کتاب سے اِستِفادہ انسان کو بااَخلاق بننے، نیکیاں کرنے اور شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے میں بے حد معاوِن و مددگار ہے۔

آخری وصیت مولانا جلالُ الدّین رومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری وصیت یہ فرمائی: میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ **اللہ** پاک سے ظاہر و باطن میں ڈرتے رہو، کھانا تھوڑا کھاؤ، کم سوؤ، گفتگو کم کرو، گناہ چھوڑ دو، ہمیشہ روزے سے رہو، رات کا قیام کرو، خواہشات کو چھوڑ دو، لوگوں کا ظلم برداشت کرو، کمینوں اور عام لوگوں کی مجلس ترک کردو، نیک بختوں اور بزرگوں کی صحبت میں رہو بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ بہتر کلام وہ ہے کہ جو تھوڑا اور بامعنی ہو۔ (نفحات الانس، ص488)

وصال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال 5 جُمادَی الاُخریٰ 672ھ بمطابق 17دسمبر 1273ء کو ہوا۔ آپ کا مزار مبارک تُرکی کے شہر قُونِیَہ میں ہے۔(الجواہر المضیہ،2/124وغیرہ)

تذکرۂ صالحین

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

ابو عاطر عطاری مدنی

صوبۂ پنجاب (پاکستان) میں جن اولیائے کرام نے علم کی شمع روشن کی، حسنِ عمل کی خوشبو بکھیری اور اپنے اعلیٰ کردار سے ہزارہا لوگوں کو کُفر کے اندھیروں سے نکال کر نورِ اسلام سے مُنور کیا، اُن میں سے ایک سلطانُ العارِفین حضرت سخی سُلطان باہو سَرَوری قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی ولادت رمضانُ المبارک 1039ھ کو شورکوٹ (ضلع جھنگ، پنجاب پاکستان) میں ہوئی۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص278)

نام ونسب: آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا نام "باہُو" اور لقب "سلطانُ العارِفین" ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب 29 واسطوں سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم تک پہنچتا ہے۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص278، مناقب سلطانی، ص30)

والدین: آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے والدِ ماجد حضرت بایزید محمد رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ حافظِ قراٰن، فقیہ، نیک سیرت اور پابندِ شریعت تھے جبکہ والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ولیہ تھیں۔ (مناقب سلطانی، ص21)

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ ابھی کم سِن تھے کہ والدِ ماجد کا وصال ہوگیا، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی تعلیم وتربیت نیک سیرت والدہ کی آغوش میں ہوئی۔

حکایت: ایک دفعہ والدۂ ماجدہ نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے فرمایا: جب تک مرشدِ کامل کا دامن نہیں پکڑو گے تو معرفت حاصل نہ ہوگی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے عرض کی: مجھے ظاہری مُرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرے مرشدِ کامل تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ والدۂ ماجدہ نے فرمایا: بیٹا! ظاہری مُرشِد بھی ضروری ہے، اس کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت مشکل ہے۔
(مناقب سلطانی، ص53 ملخصاً)

بیعت و خلافت: والدہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حضرت سُلطان باہو رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ حضرت پیر سیّد عبد الرحمٰن دہلوی قادری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے مرید ہوئے اور مرشد نے کرم نوازی کرتے ہوئے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص280) آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کو نیکیوں سے اس قدر محبت تھی کہ سُنّتیں اور مستحبات بھی ترک نہ فرماتے۔
(مناقب سلطانی، ص30)

دینی خدمات: زندگی کا اکثر حصّہ مدینۃُ الاولیا ملتان شریف، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، چولستان اور دیگر علاقوں میں سفر کر کے مخلوقِ خدا کو نیکی کی دعوت دیتے بسر ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کو زبردست تحریری صلاحیت سے نوازا تھا، آپ نے تقریباً 140 کُتب تحریر فرمائیں مگر ان میں سے صرف 30 زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی نصیحتوں سے بھرپور پنجابی شاعری کو بہت شُہرت حاصل ہے۔

ملفوظات: آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے چند ملفوظات مُلاحظہ کیجئے: ❀ دل کی قوت (اللہ کے) ذکر سے بڑھاؤ۔ ❀ دنیا منافقوں اور کافروں کے گھر میں خوش رہتی ہے۔ ❀ لفظ تلوار سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ ❀ لوہا بن کر کُوٹے جاؤ گے تب تلوار کہلاؤ گے۔
(ابیات سلطان باہو، ص 215، 189، 380، 225 بتصرف)

وصال و مدفن: آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے 63 سال کی عمر میں شبِ جمعہ یکم جُمادَی الاُخریٰ 1102ھ کو وصال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ دربارِ سُلطان باہو نزد گڑھ مہاراجہ (تحصیل شور کوٹ جھنگ، پاکستان) میں مَرجِعِ خَواص وعوام ہے جہاں ہزاروں عقیدت مَند حاضر ہوکر مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

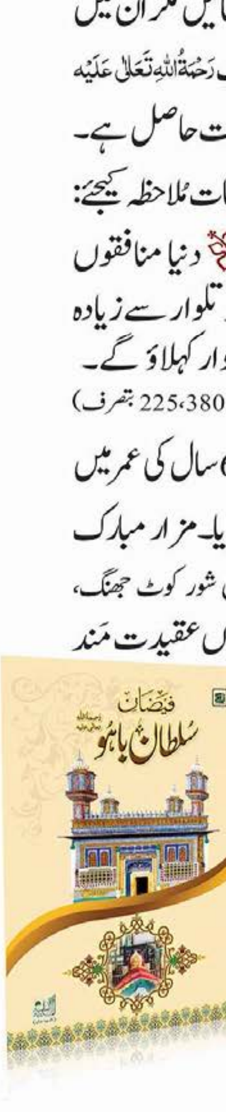

حضرت سلطان باہو رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے رسالہ "فیضانِ سلطان باہو" (مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

مفتی عبد القیّوم ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا بلال حسین عطّاری مَدَنی*

پاکستان کو جن شخصیات کا مقامِ پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہوا اور جن کے سبب اس سرزمین پر عِلم کا دَور دَورا ہوا ان میں سے ایک شخصیت استاذُ العُلَماء، جامعُ المعقول والمنقول، شیخُ الحدیث و التفسیر، مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد عبدُ القیّوم ہَزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بھی ہے۔ آپ 29 شعبانُ المعظم 1352 ہجری مطابق 28 دسمبر 1933 عیسوی کو مانسہرہ، خیبر پختونخواہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔

حصولِ علم: قراٰنِ پاک اپنے والدِ ماجد سے پڑھا، ابتدائی تعلیم اپنے چچا حضرت مولانا محبوب الرّحمٰن سے حاصل کی، جیندھڑ شریف ضلع گجرات کے ایک دینی مدرسے کے علاوہ پاکستان کے مُتعدّد دینی اداروں سے اکتسابِ علم کرتے ہوئے 1955ء میں مرکزی دارُ العُلوم حِزبُ الاَحْناف (لاہور) سے فارِغُ التحصیل ہوئے، اس کے بعد آپ کا ذوقِ حدیث آپ کو محدّثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں لے آیا، چنانچہ 1956ء میں جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام، فیصل آباد سے سندِ حدیث اور دستارِ فضیلت حاصل کی۔ **اساتذہ:** آپ کے اساتذہ کی فہرست میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی، مولانا محبوبُ الرّحمٰن، مولانا سید محمد انور شاہ صاحب اور علامہ غلام رسول رضوی رحمۃُ اللہِ علیہم جیسے نامور علمائے کرام شامل ہیں۔ **مختلف دینی خدمات:** * آپ جامعہ نظامیہ (لاہور) کے شیخُ الحدیث اور ناظمِ اعلیٰ رہے * جامعہ رضویہ (شیخوپورہ) کے مؤسّس وبانی اور مہتمم تھے * اردو و عربی زبان میں درجنوں علمی و تحقیقی کُتُب تصنیف کیں جن میں التوسّل، العقائد والمسائل اور علمی مقالات زیادہ مشہور ہیں * ہزاروں طَلَبہ کی تعلیم و تربیت فرماتے ہوئے تقریباً 49 سال تدریس کی اور 29 سال حدیث شریف پڑھائی * تنظیمُ المدارس اہلِ سنّت پاکستان جیسے عظیم ادارے کا قیام آپ ہی کی کاوش ہے، آپ 29 سال اس ادارے کے صدر اور ناظمِ اعلیٰ رہے * امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے عظیم علمی و فقہی شاہکار 12 جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" کو آپ نے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے اس کی عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ کروایا اور حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ 33 جلدوں میں اس کی خوبصورت اِشاعت وطَباعت کا اِہتمام بھی فرمایا۔ (24 جلدیں آپ کی زندگی میں جبکہ 9 بعدِ وصال شائع ہوئیں) **تلامذہ:** آپ سینکڑوں عُلَما و فُضلا اور مُدرّسین کے استادِ محترم تھے۔ آپ کے چند نامور تلامذہ میں علامہ عبدُ الحکیم شرف قادری، پروفیسر مفتی مُنیبُ الرّحمٰن (صدر تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان، مہتمم دارُ العلوم نعیمیہ)، علامہ محمد صدّیق ہزاروی، مولانا عبدُ السّتار سعیدی، مولانا ضیاءُ المصطفٰے قصوری اور مولانا غلام نصیرُ الدین نمایاں ہیں۔ **اولاد:** آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ کریم نے چار صاحبزادوں سے نوازا۔ مولانا سعید احمد، مولانا عبد المصطفٰے، مولانا حافظ عبد المجتبیٰ اور مولانا حافظ عبد المرتضیٰ حفظہم اللہ۔ **وصال:** زندگی کی کم وبیش 70 بہاریں دیکھنے کے بعد 27 جُمادَی الاُخریٰ 1424ھ مطابق 26 اگست 2003ء بروز منگل بعد نمازِ مغرب اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب آپ کا وِصال لاہور میں ہوا۔ **نمازِ جنازہ:** آپ کی نمازِ جنازہ میں ملک بھر کے ممتاز اور جیّد عُلَمائے کرام و مشائخ عظّام اور ہزاروں کی تعداد میں عوامُ النّاس نے شرکت کی۔ **مَزارِ مبارک:** علم و حکمت کے اس آفتاب کی آخری آرام گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ (مجلّہ النظامیہ، ستمبر 2003ء، مفتیِ اعظم پاکستان نمبر، 37، 46، 57، 66، 179، روشن دریچے، ص166 تا 170 ملخصاً، حیات محدث اعظم، ص364، 365 ملخصاً)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جُمادَی الاُخریٰ میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

رکنِ شوریٰ
ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابۂ کرام:

1 حضرت سَیِّدُنا ابوسلمہ عبدُ اللہ بن عبدُ الاَسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُرَشی مَخزُومی، قدیمُ الاسلام اور مجاہد ہیں، پہلے حَبَشہ پھر مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، غزوۂ اُحُد میں زخم لگا، ایک سال بعد وہ ہَرا ہوگیا اور مدینۂ منورہ میں 8 جُمادَی الاُخریٰ 4ھ کو وصال فرماگئے۔ (شرح الزرقانی، 4/398، سیرتِ سید الانبیا، ص344)

2 صاحبِ جُود و سَخا حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ

3 اور حواریِّ رسول حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ، قُرَشی، قدیمُ الاسلام، مجاہد و جاںنثار صحابہ سے ہیں، دونوں بَصرہ (عراق) میں جُمادی الاُخریٰ 36ھ میں شہید ہوئے، مزارات بصرہ میں ہیں۔ (البدایہ والنہایہ، 7/344، تہذیب التہذیب، 3/144)

علمائے اسلام:

4 حافظِ مِلّت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز مُحدِّث مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حَنَفی عالِم، مفتیِ اسلام، پیرِ طریقت، استاذُ العُلَما اور صاحبِ تصانیف ہیں، پیدائش 1312ھ میں ہوئی اور وصال یکم جُمادی الاُخریٰ 1396ھ میں فرمایا، ہند کا مشہور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور (ضلع اعظم گڑھ، یوپی) اور ماہنامہ الاشرفیہ آپ کی کوششوں کا ثَمر (پھل) ہے، مزار مبارک مذکورہ جامعہ میں ہے۔ (فیضانِ حافظِ ملت، 1، 10، 29)

5 فقیہِ ملت مفتی جلال الدّین احمد امجدی حَنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوی جید عالِم، مفتیِ اسلام، صاحبِ تصانیف اور استاذُ الفُقَہا ہیں، فتاویٰ فیض الرسول اور انوارُالحدیث آپ کی مشہور کتب ہیں، 1352ھ میں پیدا ہوئے، 4 جُمادَی الاُخریٰ 1422ھ وصال فرمایا، مزار مبارک اوجھاگنج (ضلع بستی، یوپی) ہند میں ہے۔ (انوار الحدیث، 32تا45، سیرتِ صدر الشریعہ، 254)

6 قاضی امام ابو الفضل عِیاض مغربی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مشہور اَدیب، مُورِّخ، فقیہ، محدِّث اور عاشقِ رسول ہیں، اپنی کتاب ”اَلشِّفَا بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی“ کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہوئے، 476ھ میں پیدا ہوئے اور 9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ میں وصال فرمایا، مزار شہرِ مراکش (المغرب) کی فَصِیل کے اندر ہے۔ (بستان المحدثین، 344، زیاراتِ مراکش، 43)

7 استاذُ العلما، مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی 1352ھ میں پیدا ہوئے اور 27 جُمادَی الاُخریٰ 1424ھ میں وفات پائی، مزار جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ پنجاب پاکستان میں ہے، 33 جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی اشاعت، تَنْظِیْمُ الْمَدَارِس اہلِ سنّت پاکستان اور مذکورہ جامعہ کا قیام آپ کے تاریخی کارنامے ہیں۔ (حیاتِ محدّثِ اعظم، ص364)

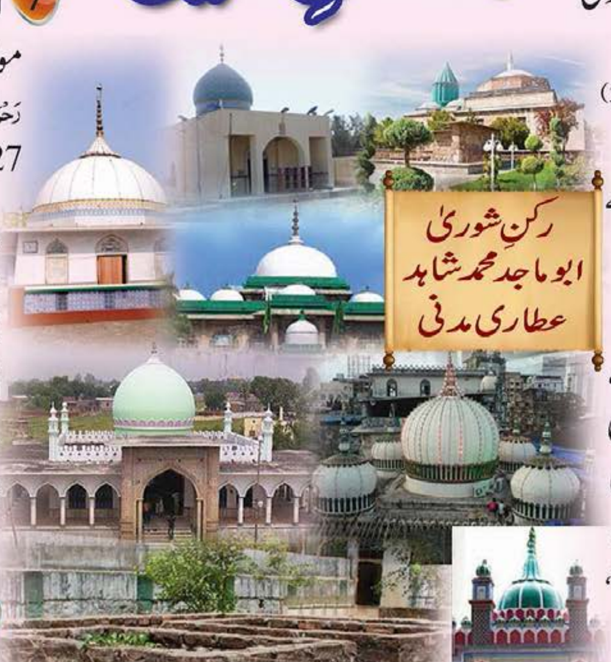

اولیائے کرام:

8 صاحبِ مثنوی، مولانا جلالُ الدین محمد بن محمد رُومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ دین، شاعرِ اسلام، صُوفیِ باصفا اور بانیِ سلسلۂ جلالیہ ہیں، 604ھ میں افغانستان کے شہر بَلْخ میں پیدا ہوئے اور قُونِیہ ترکی میں 5 جُمادی الاُخریٰ 672ھ میں وصال فرمایا، ”مثنوی مولانا رُوم“ آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ (مرآۃ الاسرار، 702تا710)

9 قُطبِ کوکن، مخدوم علاءُ الدّین علی فقیہ مہائمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالِم کبیر، مفسرِ قراٰن، ولی کامل اور اَکابر صُوفیہ سے ہیں، تصانیف میں فُصُوصُ الْحِکَم کی شرح خُصُوصُ النِّعَم اور تفسیرِ مہائمی مشہور ہیں، 776ھ میں پیدا ہوئے اور 8 جُمادی الاُخریٰ 835ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک قصبہ ماہم نزد بمبئی (صوبہ مہاراشٹر) ہند میں مَرجَعُ الخلائق ہے۔ (تفسیرِ مہائمی، 1/10تا17، اخبار الاخیار، 179)

10 حُجّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جلیلُ القدر عالِم، استاذُ العلما، عظیم صوفی، صاحبِ تصانیف اور محسنِ ملت ہیں، 450ھ میں پیدا ہوئے اور 14 جُمادَی الاُخریٰ 505ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک طُوس (ضلع طابران، خراسان رضوی) ایران یا بغداد (عراق) میں ہے، آپ کی کُتُب مِنْہاجُ العابِدِین، کیمیائے سعادت اور اِحیاءُ العُلُوم کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔(اتحاف السادۃ، 1/9تا14)

11 سراجِ ملت و دین حضرت سَیِّدُنا ابوالبرکات محمد شاہِ عالَم بخاری سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ دین اور مشہور ولیُ اللہ ہیں، 817ھ میں پیدا ہوئے اور 20 جُمادَی الاُخریٰ 880ھ میں وصال فرمایا مدینۃ الاولیا احمد آباد (صوبہ گجرات ہند) میں مزار شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے۔(حیاتِ حضرت شاہ عالَم، 18، 235)

12 امامِ حنابلہ، شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالِمِ باعمل، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف ہیں، وفات 26 جُمادَی الاُخریٰ 410ھ میں ہوئی، اندرونِ مقبرہ امام احمد بن حنبل میں دفن کئے گئے، "اِعتقادُ الاِمامِ المُنَبَّلُ أحمدَ بنِ حَنبَلُ" آپ کی مشہور کتاب ہے۔(سیر اعلام النبلاء، 13/170۔ شجرہ قادریہ عطاریہ، 65)

خاندان و احبابِ اعلیٰ حضرت:

13 سَیْفُ اللہِ الْمَسْلُول حضرت علامہ فضلِ رسول قادری بدایونی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ کبیر، قائدِ اہلسنّت، آستانۂ قادریہ کے چشم و چراغ اور صاحبِ تصنیف ہیں، 1213ھ میں پیدا ہوئے اور 2 جُمادَی الاُخریٰ 1289ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک بدایوں میں مشہور ہے۔ اَلْمُعْتَقَد وَالْمُنْتَقَد، اَلْبَوَارِقُ الْمُحَمَّدِیَّہ، سَیْفُ الْجَبَّار اور فَصْلُ الْخِطَاب وغیرہ یادگار کتب ہیں۔
(اکمل التاریخ، 64، 270تا286)

14 تاج المحدثین حضرت مفتی محمد ارشاد حسین فاروقی مُجَدِّدی رامپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حَنَفی عالِم، مفتی، شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف، استاذُ العُلما اور اکابرینِ اہلسنّت سے تھے۔ پیدائش 1248ھ اور وصال 15 جُمادَی الاُخریٰ 1311ھ میں ہوا۔ محلہ کھاری کنواں رامپور (یوپی) ہند میں دفن ہوئے۔

(مولانا ارشاد حسین مجددی، 11، 26)

15 حافظِ بخاری، حضرت علامہ سیّد عبدالصمد چشتی مودودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، صاحبِ تصانیف تھے، مجلس علمائے اہلِ سنّت کے صدر منتخب ہوئے، 1269ھ میں سہسوان (یوپی) میں پیدا ہوئے اور 17 جُمادَی الاُخریٰ 1323ھ میں وصال فرمایا۔ مزار پھپھوند شریف (ضلع اوریا یوپی) ہند میں ہے۔
(تذکرۂ علمائے اہلسنّت، 128تا130)

16 تاج العلما، حضرت سَیِّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حافظ القراٰن، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف تھے، 1309ھ میں پیدا ہوئے اور 24 جُمادَی الاُخریٰ 1375ھ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں وصال فرمایا، 33 کتب و رسائل میں "تاریخِ خاندانِ برکات" زیادہ مشہور ہے۔(تاریخ خاندان برکات، 65تا69)

خُلَفائے اعلیٰ حضرت:

17 زینتُ القُرّاء، حضرت مولانا قاری حافظ محمد یقین الدّین رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حافظ القراٰن، عالمِ باعمل اور صاحبِ تصنیف تھے، آستانۂ رضویہ کی مسجد میں نمازِ تراویح پڑھاتے تھے، وصال 11 جُمادَی الاُخریٰ 1370ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں فرمایا۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، 352، سیرتِ اعلیٰ حضرت، 131)

18 عالِمِ باعمل علامہ قاضی حافظ محمد عبد الغفور قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی استاذُ العلما، آرمی خطیب (فیروزپور چھاؤنی) اور صاحبِ تصنیف ہیں، 1293ھ میں پیدا ہوئے اور 12 جُمادَی الاُخریٰ 1371ھ میں وصال فرمایا، تدفین قبرستان پنجہ شریف (نزد مٹھاٹوانہ ضلع خوشاب، پنجاب) پاکستان میں ہوئی، تحفۃ العلما اور عمدۃ البیان دو رسائل مطبوع ہیں۔
(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، 366، عقیدۂ ختم النبوۃ، 13/507، 541)

19 مَلِکُ العُلَما حضرت مولانا محمد ظفرُ الدّین رضوی محدّث بِہاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ باعمل، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، ماہرِ علمِ توقیت، استاذُ العلما اور صاحبِ تصانیف ہیں، حیاتِ اعلیٰ حضرت اور صَحِیْحُ الْبِہَارِی کی تالیف آپ کا تاریخی کارنامہ ہے، 1303ھ میں پیدا ہوئے اور 19 جُمادَی الاُخریٰ 1382ھ میں وصال فرمایا، قبرستان شاہ گنج پٹنہ (بہار) ہند میں دفن کئے گئے۔
(حیاتِ ملک العلما، 9، 16، 20، 34)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف بابا محمد عبدالغفور علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف قاری مصلح الدین صدیقی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف محمد ابراہیم خوشتر صدیقی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مزار شریف شاہ نیاز احمد علوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف سخی سلطان باہو سروری علیہ رحمۃ اللہ القوی

وہ بزرگانِ دین جن کا وصال/عرس جُمادَی الاُخریٰ میں ہے۔

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا (6) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عُظّام کا یومِ وِصال یا عرس ہے، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ہجری کے شمارے میں کیا گیا تھا مزید 15 کا مختصر تعارف مُلاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) امیرُ المؤمنین حضرت **سیِّدنا ابو بکر صدیق** رضی اللہ تعالٰی عنہ بنو تمیم کے چشم و چراغ، قریش کی مُقتدِر شخصیت، اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ، سفر و حضر میں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رفیق اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ ولادت واقعۂ فیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد مکّہ شریف (عرب شریف) میں ہوئی۔ 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص21تا66)

علمائے اسلام رحمھمُ اللہُ السّلام (2) شاگردِ امامِ اعظم، **امام محمد بن حَسَن شَیبانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 132ہجری کو شہرِ واسط مشرقی عراق میں ہوئی۔ آپ فقیہُ العصر، امامُ المحدّثین اور کُتُبِ اَحناف کے مؤلِّف ہیں۔ فقہِ حنفی کی ترویج و اِشاعت میں آپ کا اہم کردار ہے۔ وِصال 14 جُمادَی الاُخریٰ 189ہجری کو ہوا، تدفین جبلِ طبرک رَے (اَصفہان) ایران میں ہوئی۔ (تاریخ بغداد، 2/169، امام محمد بن حسن شیبانی اور ان کی فقہی خدمات، ص95، 123) (3) راویِ حدیث حضرت امام **ابو بکر ابراہیم بن رستم مَرْوَزی** حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت دوسری صدی ہجری کے وسط میں کِرمان (ایران) میں ہوئی۔ آپ عظیم فقیہ، بہترین محدّث اور فقہِ حنفی کی "کتابُ النَّوادِر" کے مؤلِّف ہیں۔ 20 جُمادَی الاُخریٰ 211ہجری کو نیشاپور (ایران) میں وِصال فرمایا۔ (الطبقات السنیہ، 1/194، 196) (4) حضرت فقیہ **ابو اللیث نصر بن محمد سَمرقندی** حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی وِلادت چوتھی صدی ہجری کی ابتدا میں غالباً سَمرقند میں ہوئی۔ امامُ الہُدیٰ، مفسّرِ قراٰن، فقیہِ جلیل، محدّثِ کبیر اور اعظم فقہائے اَحناف سے تھے۔ 21 کتب میں سے **تفسیرِ سَمَرْقَنْدِی، خَزَانَۃُ الْفِقْہ** اور **تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن** بھی ہیں۔ 11 جُمادَی الاُخریٰ 373ہجری کو وِصال فرمایا۔ (مقدمۃ التحقیق تفسیر سمرقندی، 1/6، 12) (5) قطبُ العارفین تاجُ الدّین حضرت **شیخ ابنِ عطاءُاللہ سکندری** مالکی شاذلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فقیہ، صوفی، مُصنّف اور شیخِ طریقت تھے، آپ کی کتاب **"اَلْحِکَمُ الْعَطَائِیَہ"** اہلِ علم میں شہرت رکھتی ہے۔ 15 جُمادَی الاُخریٰ 709ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مُبارک قاہرہ (مصر) کے جَبَلِ مُقَطَّم کے دامن میں ہے۔ (شذرات الذہب، 6/160، 159، طبقاتِ امام شعرانی، 2/30) (6) مصلحِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا **قاری مُصلحُ الدّین صدیقی** قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1326ہجری کو قندھار شریف (ضلع نانڈیر، حیدر آباد دکّن) ہند میں ہوئی۔ 7 جُمادَی الاُخریٰ 1403ہجری کو وِصال فرمایا، مزار مُبارک مُصلحُ الدّین گارڈن بابُ المدینہ کراچی

پاکستان میں ہے۔ عالمِ باعمل، خوش الحان قاری، اُستاذُالعلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ (حیاتِ حافظِ ملّت، ص139تا142) **7** عالمی مبلغِ اسلام علّامہ **محمد ابراہیم خوشتر** صِدّیقی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1348ہجری بنڈیل (ضلع چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال) ہند میں ہوئی۔ حافظُ القراٰن، تلمیذِ محدّثِ اعظم پاکستان، خلیفہ حُجّۃُ الاسلام و قُطبِ مدینہ، مُصنّف و شاعر، بہترین مدرّس، باعمل مبلغ، بانی سنّی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور امام و خطیب جامع مسجد پورٹ لوئس ماریشس تھے۔ تصانیف میں "تذکرۂ جمیل" اہم ہے۔ 5جُمادَی الاُخریٰ 1423ہجری کو ماریشس میں وِصال فرمایا مَزارِ مُبارک سنّی رضوی جامع مسجد عید گاہ پورٹ لوئس ماریشس میں ہے۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رجب 1435ہجری، ص 56، 57، مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص125تا129)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام **8** استاذُ المحدّثین حضرت **شیخ احمد بن ابی الحواری** کوفی شامی کی وِلادت 164ہجری کو ہوئی۔ علّامۃُ الدہر، رَیحانۃُ الشام، صاحبِ کرامات ولی اور مصنّفِ کُتُب تھے۔ جُمادَی الاُخریٰ246ہجری کو دمشق شام میں وِصال فرمایا۔ (مختصر تاریخ دمشق، 1/147، 142) **9** شیخُ العالَم، مجدّدِ سلسلہ صابریہ حضرت **مخدوم احمد عبدالحق فاروقی** رُدَولوی صابری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت تقریباً 729ہجری کو رُدولی (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولیِ کامل اور شیخُ المشائخ ہیں، آپ کے ایصالِ ثواب کے لئے "توشہ عبدالحق" تیار کیا جاتا ہے۔ 15 جُمادَی الاُخریٰ837ہجری کو وِصال فرمایا، مزارِ مبارک خانقاہِ رُدولی شریف میں ہے۔ (اخبارالاخیار، ص187 تا190، حیاتِ شیخُ العالَم، ص61، 188) **10** شیخُ الآفاق حضرت **سید شاہ کمال قادری** بغدادی کیتھلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی وِلادت 835ہجری کو بغداد عراق میں ہوئی۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔ 19 جُمادَی الاُخریٰ 921ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار ضلع کیتھل (ریاست ہریانہ) ہند میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص181) **11** مُرشدِ مجدّدِ الفِ ثانی حضرتِ سیّدنا **خواجہ محمد باقی باللہ** نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 971ہجری کو کابُل (افغانستان) میں ہوئی۔ ولیِ کامل اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ 25جُمادَی الاُخریٰ 1012ہجری کو وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک بلند دروازہ قُطب روڈ دہلی (ہند) میں ہے۔ (دلی کے بائیس خواجہ، ص182تا188) **12** سلطانُ العارفین حضرت **سخی سلطان باہو سَرْوَرِی** قادری کی وِلادت 1039 ہجری کو موضع اعوان (شورکوٹ ضلع جھنگ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، صُوفی شاعر اور اکابر اولیائے پاکستان سے ہیں، وِصال یکم جُمادَی الاُخریٰ 1102ہجری کو فرمایا، مَزار قصبہ دربار سلطان باہو نزد گڑھ مہاراجہ جھنگ پاکستان میں مَرجعِ خاص و عام ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 1/175تا185)

13 محبُّ النبی حضرت خواجہ **محمد فخر الدّین فخر جہاں** دہلوی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1126ہجری کو اورنگ آباد ہند میں ہوئی۔ 27جُمادَی الاُخریٰ1199ہجری کو دہلی میں وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک اِحاطۂ درگاہ بختیار کاکی مہرولی دہلی (ہند) میں ہے۔ جیّد عالمِ دین، مُصنّفِ کُتُب، مدرّسِ عُلومِ اسلامیہ، بانیِ مدرسہ فخریہ (دہلی)، شیخُ المشائخ اور اکابر اولیائے کِرام سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص281، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص432) **14** فخرِ اولیاء حضرت سیّدنا **شاہ نیاز احمد علوی** بریلوی کی ولادت 1173 ہجری کو سرہند شریف (ضلع فتح گڑھ، صوبہ مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ عُلومِ ظاہری وباطنی میں ماہر، ولیِ کامل، اُردو فارسی کے شاعر اور سلسلۂ قادریہ چشتیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ 6جُمادَی الاُخریٰ 1250ہجری کو وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک بریلی (یوپی) ہند میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص314تا317) **15** حضرت قبلہ عالَم باباجی حافظ **محمد عبدالغفور قادری** نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ضلع اٹک کے علاقے دریائے رحمت شریف (تحصیل حضرو) پاکستان میں ہوئی۔ آپ علم وعمل کے جامع تھے۔ 9جُمادَی الاُخریٰ 1397ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مَزار مُبارک دریائے رحمت شریف میں ہے۔ (فیوضاتِ حسنیہ، ص489تا493)

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال/عرس جُمادَی الاُخریٰ میں ہے۔

مزار حضرت خواجہ محمد بابا سمّاسی

مزار حضرت ابو المکارم محمد فاضل قادری گیلانی کشمیری

مزار حضرت محمد مجیبُ اللہ قادری پھلواری

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 34 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جُمادَی الاُخریٰ 1438 اور 1439 ہجری کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 15 کا تعارُف ملاحظہ فرمایئے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** (1) صاحبِ دارِ اَرقم حضرت **سیِّدُنا اَرقَم بن ابی ارقم مخزومی قُریشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام صحابی، جلیلُ القدر شخصیت کے مالک، تمام غزوات میں شرکت کرنے والے مجاہد، کاتبِ وحی، راویِ احادیث اور اوّلین مہاجرین سے ہیں، کوہِ صَفا کے نیچے واقع اسلام کا پہلا مرکز دارِ اَرقم آپ کا ہی گھر تھا۔ آپ کا وصال 55ھ یا 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا اور جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ (اسد الغابہ، 1/95، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 5/279) (2) رسولُ اللہ کے غلام حضرت **سیِّدُنا ابو کَبشَہ سُلَیم اَنماری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت سَر زمینِ دَوس میں ہوئی اور 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بدری صحابی، مہاجر اور تمام غزوات میں شرکت کرنے والے مجاہد تھے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 4/152) (3) امیرِ مکّہ حضرت **سیِّدُنا عَتّاب بن اَسِید اُمَوِی قرشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ خاندانِ اُمَوِی کے چشم و چراغ، صالح و متقی، مؤمنین پر رحیم، منافقین پر شدید، عالم و فاضل اور راویِ حدیث تھے، فتحِ مکّہ کے دن ایمان لائے، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں امیرِ مکّہ کے عہدے سے نوازا، آخری عمر تک امیرِ مکّہ رہے۔ آپ کا وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ کو مکّۂ مکرمہ میں ہوا۔ (اسد الغابہ، 3/575، الوافی بالوفیات، 19/289) **اولیائے کرام رحمھمُ اللہ السّلام** (4) مفتیِ عراق، ضیائے دین حضرت **شیخ ابو نجیب عبد القاہر صدیقی سہر وردی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش 490ھ کو سہر ورد (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور وصال بغداد عراق میں 17 جُمادَی الاُخریٰ 563ھ کو ہوا۔ آپ فاضل و مدرس جامعہ نظامیہ بغداد، فقیہِ شافعی، صوفیِ باصَفا اور آدابُ المریدین سمیت کئی کتب کے مصنف تھے۔ بانیِ سلسلۂ سہر وردیہ حضرت شیخ شہابُ الدّین عمر سہر وردی آپ کے بھتیجے، شاگرد اور جانشین ہیں۔ (وفیات الاعیان، 3/175، نفحات سہر وردیہ، ص61تا75) (5) شیخُ المشائخ حضرت **امام عفیفُ الدّین عبدُاللہ بن اسعد یافعی سہر وردی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 678ھ کو یمن میں ہوئی اور 20 جُمادَی الاُخریٰ 768ھ کو مکّۃُ المکرّمہ میں وصال فرمایا آپ جامعِ علوم عقلیہ و نقلیہ، عارف بِاللہ، زاہد، شیخُ الصّوفیہ، کاتب، صوفی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں۔ مراٰۃُ الجنان اور رَوضُ الرِّیاحین آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (بزم اولیا، ص15، الدرر الکامنہ، 2/247، 249) (6) شیخِ طریقت حضرت **خواجہ محمد بابا سِمّاسی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سِمّاس (نزد رامیتن ولایت بخارا) ازبکستان میں ہوئی۔ آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ

طریقت تھے اور بانیِ سلسلۂ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدّین نقشبند آپ کے بھی زیرِ تربیت رہے۔ 10 جُمادَی الاُخریٰ 755ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک مقامِ پیدائش میں ہے۔(تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص314تا318) 7 برادرِ داتائے سرحد شیخ جنید پشاوری حضرت پیر سیّد **ابوالمکارم محمد فاضل قادری گیلانی کشمیری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ٹھٹھہ شریف (بابُ الاسلام سندھ) میں 1049ھ کو ہوئی اور وصال 19 جُمادَی الاُخریٰ 1117ھ کو سرینگر کشمیر میں فرمایا۔ آپ عالمِ باعمل، چشم و چراغِ خاندانِ غوثِ اعظم، مبلغِ کشمیر، شیخِ طریقت اور بانیِ زیارت پیر دستگیر صاحب خانیار سرینگر ہیں۔(تذکرہ مشائخِ قادریہ، ص177 تا178) 8 تاجُ العارفین حضرت مخدوم شاہ **محمد مجیبُ اللہ قادری پھلواری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1095ھ میں پھلواری شریف میں ہوئی۔ جامعِ معقولات و منقولات، شیخِ طریقت اور بانیِ خانقاہ عمادیہ و خانقاہ مجیبیہ تھے۔ 20 جُمادَی الاُخریٰ 1191ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف (ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) ہند میں ہے۔(تذکرۃ الصالحین، ص108)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام 9 سیّد القُرّاء حضرت **امام ابو محمد قاسم بن فِیرُّہ شاطبی شافعی** علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 538ھ شاطبہ (Xàtiva) اندلس میں ہوئی اور 28 جُمادَی الاُخریٰ 590ھ کو وصال فرمایا، مَقْبَرہ قاضی عبدالرّحیم بیسانی قرافہ قاہرہ مصر میں دفن کئے گئے۔ آپ فقہ، حدیث، لغت، علم الرّؤیا اور علمِ قراءَت میں کامل، کئی کتب کے مصنّف، مدرسۃُ الفاضلیۃ قاہرہ کے استاذ، قراءَت کے امام اور ولیِ کامل تھے۔ چھ تصانیف میں مَتْنُ الشّاطِبِیّۃ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ (طبقات شافعیہ، 7/270، وفیات الاعیان،3/498،500) 10 شمسُ العلماء حضرت **علّامہ ظہور الحسین مجددی رامپوری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1274ھ میں ہوئی اور وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ کو رامپور (یوپی، ضلع لکھنؤ) ہند میں ہوا۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، صدر مدرس دارُالعلوم منظرِاسلام بریلی شریف، بشمول مفتیِ اعظم ہند سینکڑوں علما کے استاذ اور کئی دَرسی کتب کے مُحَشِّی ہیں۔(ممتاز علمائے فرنگی محل، ص417تا419) 11 مُحِبِّ اعلیٰ حضرت، علّامہ **حافظ محمد عبدالرّحمٰن محبُّ صدیقی نظامی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1272ھ پوکھریرا (ضلع سیتامڑھی، بہار) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، مناظرِ اسلام، شیخِ طریقت، مصنّفِ کتب، استاذُ العلماء، مدرسہ نورُالہدیٰ، انجمن نورُالاسلام اور رسالہ نورُالہدیٰ کے بانی تھے۔ 31 تصانیف میں رسالہ اِثباتِ تقلیدِ شرعی بھی ہے۔ 18 جُمادَی الاُخریٰ 1351ھ کو وصال فرمایا مزار پوکھریرا میں ہے۔(تذکرہ علماءِ اہلِ سنّت سیتامڑھی، 328تا335) 12 عالمِ باعمل، حضرت مولانا **مفتی محمد امین الدّین بدایونی نعیمی چشتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1332ھ کو موضع ندائل (تحصیل سہسوان ضلع بدایون یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 27 جُمادَی الاُخریٰ 1381ھ کو کامونکی منڈی (ضلع گوجرانوالہ) پاکستان میں ہوا۔ آپ استاذُ العلماء، تلمیذِ صدرُالافاضل، بہترین واعظ اور عاشقِ کتب تھے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص105) 13 معینُ الملّت حضرت علّامہ **مفتی حکیم غلام معینُ الدّین نعیمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1342ھ کو مراد آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 12 جُمادَی الاُخریٰ 1391ھ کو مرکزُالاولیاء لاہور میں فرمایا۔ تدفین میانی صاحب قبرستان (برلبِ بہاولپور روڈ) مرکزالاولیاء لاہور میں ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، تلمیذ و مریدِ صدرُالافاضل، بانیِ ہفت روزہ سوادِ اعظم، 50 کے قریب عربی کتب کے مترجم اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص361) 14 سیّدُالعلماء حضرت **علّامہ پیر سیّد آلِ مصطفیٰ اولادِ حیدر مارہروی** علیہ رحمۃ اللہ القوی شاگردِ صدرُ الشّریعہ، خلیفہ تاجُ العلماء، حاذق طبیب، مفتیِ اسلام، صاحبِ طرز خطیب، نعت گو شاعر، قومی و ملی رہنما، بانیِ سنّی جمیعۃ العلماء اور سلسلۂ قادریہ برکاتیہ کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کی ولادت 1333ھ کو مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں ہوئی، 11 جُمادَی الاُخریٰ 1394ھ کو بمبئی میں وصال فرمایا اور مارہرہ مطہرہ میں دفن کئے گئے۔(ممبئ عظمیٰ کی مختصر تاریخ، ص181 تا211) 15 خطیبُ البراہین حضرت **مولانا صوفی محمد نظامُ الدّین مصباحی برکاتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1346ھ موضع "اگیا" (چھاتا، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ فاضل الجامعۃُ الاشرفیہ، شیخُ الحدیث، مصنّفِ کتب، بہترین خطیب اور شیخِ طریقت تھے۔ یکم جُمادَی الاُخریٰ 1434ھ کو وصال فرمایا، مزار شریف موضع "اگیا" میں ہے۔(ماہنامہ کنزالایمان ہند، مارچ 2014، ص37 وغیرہ)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

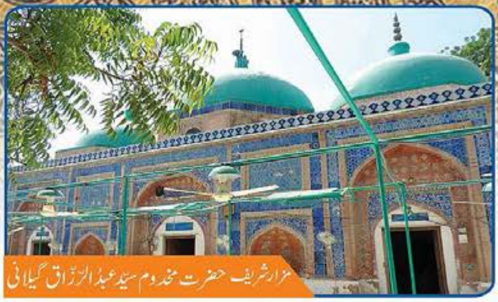

مزار شریف حضرت مخدوم سید عبدُ الرّزّاق گیلانی

مزار شریف شاہ الحمید سید عبدالقادر گنج سوائی

مزار شریف حضرت شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صَحابۂ کرام، عُلَمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وِصال ہوا، ان میں سے 49 کا مختصر ذِکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید13 کا تعارف (Introduction) ملاحظہ فرمائیے: **صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) حضرت سیّدُنا محمد بن طلحہ قُرَشی تَیمی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے سَر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا، آپ بہت عبادت گزار، شُجاع، مُتّقی، صالح، جلیلُ القدْر صَحابی حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُاللہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے اور نہایت اِطاعت گزار تھے۔ جنگِ جَمَل میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ میں شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اِن کی شہادت پر بہت غمگین ہوئے اور فرمایا: اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ لَشَابًّا صَالِحًا یعنی بے شک میں نے اِسے نہایت صالح نوجوان پایا۔[1] (2) رئیسِ قُریش حضرت عبدالرّحمٰن بن عَتّاب قُرَشی اُمَوِی رضی اللہ عنہ نہایت مُعَزّز و بہادر نوجوان اور شرکائے جنگِ جَمَل کے امام تھے، اِسی جنگ میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو بَصْرہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بعدِ شہادت ایک پرندہ آپ کے ہاتھ کو اُٹھا کر مدینہ شریف لے گیا، آپ کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی سے لوگوں نے پہچان لیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔[2] **اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم:** (3) شیخِ ثالث حضرت مخدوم سیّد عبدُ الرّزّاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) کے غوثیہ خاندان میں ہوئی اور یہیں 5 جُمادَی الاُخریٰ 942ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ عالمِ باعمل، ولیِ کامل اور حُسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال تھے، آپ آستانۂ عالیہ قادریہ گیلانیہ اُوچ شریف کے تیسرے سجادہ نشین ہیں۔[3] (4) میراں شاہُ الحمید حضرت سیّد عبدالقادر گنج سوائی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرد، ولیِ شہیر، مَرجَعِ خاص و عام اور سلسلۂ قادریہ شطّاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ کی تبلیغِ دین سے سینکڑوں کُفّار مسلمان ہوئے۔ آپ کی پیدائش 910ھ کو پرتاپ گڑھ (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وِصال ناگور (ناہور) میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 978ھ کو فرمایا، ناگور (ساحلِ خلیج بنگال، ضلع ناگاپٹی نم، تمل ناڈو) ہند میں آپ کا مزار دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔[4] (5) شیخُ الجِنّ و الاِنس حضرت شاہ محمد فرہاد دہلوی ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور یہیں 25 جُمادَی الاُخریٰ 1135ھ کو وِصال فرمایا، مزار، پل بنگش، گلابی (رام) باغ، نئی دہلی ہند میں ہے۔ آپ حضرت سیّد دوست محمد ابوالعلائی بُرہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ، صاحبِ کرامت ولیِ کامل اور نامور شیخِ طریقت ہیں۔[5] (6) ولیِ کامل، حضرت شاہ درگاہی علوی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ بلاول پور لاہور میں 1160ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی عبادت و تنہائی کی طرف مائل تھے، دورانِ سیاحت ناظرہ قراٰن پڑھا، سلسلۂ مداریہ سے فیض پایا پھر حضرت شاہ جمالُ اللہ مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ مُرشِد نگر مصطفیٰ آباد رام پور (یوپی، ہند) میں مستقل قیام فرمایا اور یہیں 14 جُمادَی الاُخریٰ 1226ھ کو فوت ہوئے۔ آپ مُستجابُ الدَّعوات،

مزارشریف حضرت شاہ درگاہی علوی مجدّدی

مزارشریف حضرت شاہ کرامت علی کاکوروی

مزارشریف سید غلام حیدر علی شاہ جلالپوری

رحم دل، قلیلُ الغذا، سوائے اوقاتِ نماز کے اکثر اِسْتِغْراق میں رہنے والے تھے۔[6] 7 مخدوم زادہ حضرت شاہ کرامت علی قلندر علوی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کاکوری (لکھنؤ یوپی ہند) کے علوی خاندان میں ہوئی اور 4 جُمادَی الاُخریٰ 1264ھ کو کاکوری شریف میں وِصال فرمایا، مزار درگاہِ شاہ کرامت علی محلّہ سعدی میں ہے۔ آپ علمِ ظاہری و باطِنی کے جامع، سلسلۂ قلندریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ کرامت تھے۔[7] 8 محبوبِ سُبحانی حضرت پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1254ھ کو جلالپور شریف (تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم) میں ہوئی اور یہیں 6 جُمادَی الاُخریٰ 1326ھ کو وصال فرمایا، عالیشان مزار مرجعِ عام و خَواص ہے۔ آپ خلیفۂ خواجہ شمسُ العارِفین، علمی و روحانی شخصیت، بانیِ آستانہ عالیہ جلالپور شریف، عاجزی و اِنکساری کے پیکر اور اپنے علاقے کی مؤثر ہستی تھے۔[8] **علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام:** 9 تلمیذِ امام شاطِبی، امامُ القُراء، حضرت عَلَمُ الدّین علی بن محمد سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سخا (مصر) میں 558ھ کو ہوئی، آپ علمِ قراءَت کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ کئی عُلوم میں کمال رکھتے تھے، آپ لُغَوی، فقیہ، ادیب، شاعر اور کئی کُتب کے مصنف تھے۔ کثیر عُلَما نے آپ سے اِستفادہ کیا، آپ دمشق میں 12 جُمادَی الاُخریٰ 643ھ کو فوت ہوئے، تدفین قاسیون قبرستان میں ہوئی۔ جَمالُ القُرّاء و کَمالُ الْاِقْراء آپ کی یادگار تصنیف ہے۔[9] 10 امام بدرُالدّین حسن بن محمد جَلَبی فَناری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 840ھ کو تُرکی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، آپ باعمل عالمِ دین، فاضلِ زمانہ، استاذُالعُلَماء اور صاحبِ تصانیف تھے، آپ نے کئی مدارس میں تدریس کی اور تَلْوِیح سمیت کئی کُتب پر حَواشی (Foot Notes) لکھے۔ آپ کا وصال جُمادَی الاُخریٰ 886ھ کو بُرسا (Bursa) شمال مغربی تُرکی میں ہوا۔[10]

11 استاذُالعُلَماء حضرت مولانا حافظ مخدوم غلام محمد ملکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع ملکانی (ضلع دادو، سندھ) میں 1276ھ کو ہوئی، آپ بہترین عالم و مُدَرِّس، اچّھے واعظ، شاعرِ اسلام، تقریباً 40 کُتب کے مصنف اور سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ آپ کا وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 1354ھ میں ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔[11] 12 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا امام بخش فریدی جامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش فاضل پور (ضلع راجن پور، جنوبی پنجاب) میں ہوئی اور وصال 24 جُمادَی الاُخریٰ 1354ھ کو جام پور میں فرمایا، آپ صُوفی عالم، صاحبِ تصنیف اور بہترین مُدَرِّس تھے، آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے اِسْتِفادہ کیا۔[12] 13 مجازِ طریقت حضرت مولانا محمد جی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1319ھ کو دیوی (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور 25 جُمادَی الاُخریٰ 1402ھ کو ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی میں وصال فرمایا، علاقائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ اسکول ہیڈ ماسٹر، علمِ دین اور علمِ تَصَوُّف کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ میں مجاز اور بانیِ دارُالعلوم رضویہ صدیقیہ ڈھوک فرمان علی راولپنڈی ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے اِسْتِفادہ کیا۔[13]

(1) اسد الغابہ، 5/101، 102، طبقات ابنِ سعد، 3/82 (2) اسد الغابہ، 3/487 (3) اخبار الاخیار فارسی، ص205، تاریخ اوچ متبرکہ، ص206 (4) تذکرۃ الانساب، ص114 (5) دلی کے بائیس خواجہ، ص228 تا 231 (6) تذکرۂ کاملانِ رامپور، ص124 (7) تذکرۂ مشاہیرِ کاکوری، ص334 تا 336 (8) ذکرِ حبیب، ص59، 104، 190 (9) الاعلام للزرکلی، 4/332، الفوائد البھیہ، ص61 (10) الفوائد البھیہ، ص83، 84 (11) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص589 تا 593 (12) جہانِ امام احمد رضا، 5/169 تا 171 (13) جہانِ امام احمد رضا، 5/42 تا 44۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، عُلَمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 62 کا مختصر ذِکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عَمْرو بن ابو عمرو بن شَدّاد فِہری قُرَشی رضی اللہ عنہ بَدْری صحابی ہیں، ایک روایت کے مطابق جنگِ جمل (10 جمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے، ان سے حدیثِ پاک بھی مَروِی ہے۔[1] (2) حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی رضی اللہ عنہ قبیلہ عبدُ القَیس کے سرداروں میں سے تھے، اچھے عالِم، فاضِل اور مجاہد تھے، خلافتِ فاروقِ اعظم میں ایران میں ہونے والی جنگِ جَلُولاء میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا جبکہ جنگِ جَمَل میں یہ خود بھی شہید ہوگئے، وقتِ شہادت یہ اپنے ایک ہاتھ میں قبیلہ عبدُ القَیس کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ جنگِ جُمل 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو بَصرہ عراق میں ہوئی۔[2]

اولیا و مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم: (3) حضرت سیّدُنا کَعب بن سُوْر اَزدی رحمۃ اللہ علیہ عہدِ نبوی میں اسلام لائے مگر زیارتِ نبی کی سعادت نہ پاسکے، آپ بہت بڑے عالم تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاضیِ بصرہ بنایا، یہ تاوقتِ شہادت قاضی رہے۔ جنگِ جَمَل (10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں یہ اس حال میں شہید ہوئے کہ ان کے ہاتھ میں قراٰن مجید تھا اور آپ لوگوں کو جنگ سے روک رہے تھے۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔[3] (4) شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت شیخ موسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 539ھ اور وصال ابتدائے جُمادَی الاُخریٰ 618ھ کو محلہ عُقَیبہ دِمَشق میں ہوا، تدفین جَبلِ قاسِیُون پر ہوئی۔ آپ نے اولادِ غوثِ اعظم میں سب سے زیادہ عمر پائی۔ آپ شاگردِ غوثِ

مزار حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی رضی اللہ عنہ

مزار حضرت شاہ سیّد مُرتضیٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ سیّد غلام شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا پیر حافظ سیّد محمد ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اعظم، فقیہِ حنبلی، محدثِ وقت اور اہلِ دمشق و مِصر کے استاذ ہیں۔[4] (5) اُسوۂ کاملین، قُطبِ عارِفین حضرت شاہ سیّد مُرتضیٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ تصرف و کرامت بُزرگ اور اکثر حالتِ جَذْب میں رہتے تھے، آپ کی ولادت احمد آباد گجرات میں ہوئی اور وصال 29 یا 30 جمادَی الاُخریٰ کو بیجاپور (ریاست کرناٹک) ہند میں ہوا، مزار بیرون دروازہ ابراہیم پور

بیجاپور میں مرجعِ خلائق ہے۔[5] (6) خلیفۂ شمسُ العارفین حضرت خواجہ سیّد غلام شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1222ھ کو ایک سادات خاندان میں ہوئی، بچپن سے ہی عبادت و تصوف کی طرف آپ کا میلان تھا، لڑکپن میں پیر پٹھان خواجہ محمد سُلیمان تَونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور بعد میں پیر سیال لجپال نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی خلافت سے نوازا، آپ بے حد سخی و فیاض، مُتَوَکِّل اور صاحبِ مُجاہَدہ و کرامات تھے، وفات 13 جُمادَی الاُخریٰ 1293ھ کو ہوئی، مزار موضع ہرن پور (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہے۔[6] (7) خلیفہ شیر ربانی حضرت مولانا پیر حافظ سیّد محمد ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1314ھ کو موضع چونی کلاں (ضلع انبالہ) ہند میں ہوئی اور وصال 25 جُمادَی الاُخریٰ 1387ھ کو فرمایا، مزار محلہ پیر بخاری نارنگ منڈی (ضلع شیخوپورہ) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، فاضل جامعہ نعمانیہ لاہور، مدرس درسِ نظامی، مرید و خلیفہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔[7] (8) سلطانُ العارِفین حضرت میاں جی پیر حکیم خادم علی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے، عالمِ دین اور حاذِق حکیم تھے، حضرت خواجہ حافظ عبدُ الکریم (عید گاہ راولپنڈی) اور امیرِ ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہما نے خلافت عطا فرمائی، آپ مستجابُ الدّعوات اور صاحبِ کرامت تھے، وصال 30 جُمادَی الاُخریٰ 1391ھ کو فرمایا، مزار قبرستان شہیداں (حکیم خادم علی روڈ) سیالکوٹ میں ہے۔[8]

عُلَمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام: (9) شیخُ الاسلام حضرت ابو اسحاق ابراہیم فیروزآبادی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 393ھ کو فیروز آباد (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور 21 جُمادَی الاُخریٰ 476ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا، تدفین باب ابرز بغداد عراق میں ہوئی۔ آپ فقہِ شافعی کے مجتہد، امیرُ المؤمنین فِی الفِقہ، مصنّف کُتُبِ کثیرہ، اَخلاقِ حسنہ سے متّصف، فصاحت و بلاغت کے جامع اور مدرسۂ نظامیہ بغداد تھے۔ النُکت فی المسائلِ المُختلف آپ کی علمی یادگار ہے۔[9] (10) شیخُ الاسلام حضرت علّامہ محمد نجمُ الدّین غَزی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دمشق میں 977ھ کو ہوئی اور یہیں 18 جُمادَی الاُخریٰ 1061ھ کو وصال فرمایا، شیخ ارسلان قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ شام، مستند مؤرخ (تاریخ دان) اور کئی کُتب کے مصنف ہیں۔ حُسنُ التَّنَبُّہ اور لطف السمر وقطف الثمر آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔[10] (11) صدرُ الصّدور حضرت مولانا حکیم حافظ فقیہُ الدین خان قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور جُمادَی الاُخریٰ 1317ھ کو فوت ہوئے اور ریاست بھوپال میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، حاذِق حکیم، رسالۂ چشمۂ حیات کے مصنف اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔[11] (12) حضرت مولانا مفتی غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں 1255ھ کو بگہ (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہوئی، علمِ دین والدِ محترم مولانا غلام محیُ الدّین بگوی سے حاصل کیا، خواجہ فقیر محمد چوراہی سے بیعت کی، حصولِ علم و عرفان کے لئے لاہور آ گئے، یہاں عوام و خواص کا رجوع آپ کی جانب تھا، آپ کی کوششوں سے لاہور کی بادشاہی مسجد آباد ہوئی اور آپ اس کے امام و خطیب اور متولی بنائے گئے، آپ کا وصال لاہور میں 4 جُمادَی الاُخریٰ 1318ھ کو ہوا۔[12] (13) عالمِ ربانی، مفتیِ علاقہ حضرت مولانا مفتی خلیلُ الرحمٰن علوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1302ھ کو ڈھوک شمس (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور یہیں 13 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ کو وصال ہوا، آپ علّامہ احمد حسن کانپوری سے مدرسہ فیض عام کانپور میں علم حاصل کرکے فارغُ التحصیل ہوئے۔ قاضی سلطان محمود قادری (آوان شریف، ضلع گجرات) سے بیعت اور اجازت سے مشرف تھے۔[13]

---

(1) اسد الغابہ، 4/ 272 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/124، 320 (3) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/376، اسد الغابہ، 4/505 (4) اتحاف الاکابر، ص373 (5) تذکرۃ الانساب، ص136، واقعات مملکت بیجاپور، 2/71 (6) تذکرۂ اولیائے جہلم، ص362 تا368 (7) خانوادہ حضرت ایشاں، ص633 تا642، 785 (8) تذکرہ اکابر اہل سنت، ص135 تا138 (9) سیر اعلام النبلاء، 14/7 تا12 (10) حسن التنبہ، ترجمۃ المؤلف، 1/11 تا36 (11) تذکرۂ مشاہیر کاکوری، ص324 (12) تذکرہ علماء اہلسنّت و جماعت لاہور، ص218 (13) سالنامہ معارف رضا 2007ء، ص219۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 75 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:

1 حضرت ابو سَلَمہ نُعَیم بن مسعود رضی اللہ عنہ عرب کے اَشجعی قبیلے کے مشہور صحابی ہیں، غزوۂ خندق 5ھ میں حاضر ہوکر اسلام لائے، اس غزوے میں نمایاں کردار ادا کیا، اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے، غزوۂ حُنَین میں آپ کے ہاتھ میں اپنے قبیلے کا جھنڈا تھا، آپ کی بیٹی حضرت اُمِّ صابر زینب اور بیٹے حضرت سَلَمہ صحابی تھے اور دونوں نے آپ سے احادیث روایت کیں۔ ایک قول کے مطابق آپ نے جنگِ جَمَل (جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں شہادت پائی۔(1)

2 حضرت حسّان بن خُوط بکری شیبانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے معزّزین میں سے تھے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اپنی قوم بَکر بن وائل کے قاصد بن کر آئے، آپ نے لمبی عمر پائی، جنگِ جَمَل (جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں اپنے بھائیوں، بیٹوں اور پوتے کے ساتھ شریک ہوئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔(2)

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم:

3 نبیرۂ غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد سلیمان بن شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 553ھ اور وفات 9 جُمادَی الاُخریٰ 611ھ ہوئی، تدفین مقبرہ حلبہ میں والدِ گرامی کے ساتھ ہوئی، آپ نے کئی عُلَما سے حدیث کا علم حاصل کیا، آپ خلوت وتنہائی کو پسند فرماتے تھے۔(3)

مزار بی بی سیّدہ زلیخا بخاریہ رحمۃ اللہ علیہا

مزار حضرت شیخ مادھولال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

4 والدۂ محترمہ شیخ نظامُ الدّین اولیا، مائی صاحبہ حضرت بی بی سیّدہ زلیخا بخاریہ رحمۃ اللہ علیہا ایک نہایت پرہیزگار، عالی ہمت، ولیۂ کاملہ اور رابعۂ عصر تھیں، آپ کا وصال یکم جُمادَی الاُخریٰ 648ھ یا 658ھ کو دہلی میں ہوا، مزار ادھ چینی قدیم دہلی (آئی آئی ٹی گیٹ) میں مرجعِ خاص وعام ہے۔(4)

5 دَرویشِ کامل حضرت شیخ مادھولال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 938ھ میں ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہوئی اور جُمادَی الاُخریٰ 1008ھ کو وصال فرمایا، مزار باغبانپورہ لاہور میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، حضرت بہلول شاہ قادری کے مرید وخلیفہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر اور مشہور ولیُّ اللہ ہیں۔(5)

6 قطبِ حق حضرت مولانا محمد امامُ الدین شوقی چشتی

قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور وصال 2 جُمادَی الاُخریٰ 1287ھ کو ہوا، مزار جھنجھنو راجستھان ہند میں ہے۔ آپ خاندانِ سلطانُ التارکین (صوفی حمید الدین ناگوری) کے چشم و چراغ، والدِ گرامی خواجہ محمد امام علی چشتی کے مرید و خلیفہ اور صاحب دیوان فارسی شاعر تھے۔(6)

7 حضرت بابا سیّد دیوان علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ ولیِّ کامل، جذبۂ فلاح و اصلاح سے سرشار اور مرجعِ مخلوق تھے، آپ کا وصال 26 جمادی الاخریٰ 1335ھ کو ہوا، مزارِ مبارک قبرستان ڈومیلی ضلع جہلم میں ہے۔(7)

8 حضرت پیر حاجی ذاکر علی رہتکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1320ھ کو رہتک ہند میں ہوئی اور کراچی میں 17 جمادی الاخریٰ 1399ھ کو وصال فرمایا۔ پاپوش نگر قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ، امیرِ ملت کے مرید و خلیفہ اور پابندِ شریعت شیخِ طریقت تھے۔(8)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام:

9 مرشدِ بابا بلھے شاہ حضرت علامہ شاہ عنایت قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1056ھ کو قصور اور وفات 27 جُمادَی الاُخریٰ 1141ھ کو لاہور میں ہوئی، مزار یہیں شاہراہِ فاطمہ جناح (کوئنز روڈ) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، سلسلہ قادریہ شطاریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے، غَایَۃُ الْحَوَاشِی عَلٰی شَرْحِ الْوِقَایَۃ آپ کی مطبوع تصنیف ہے۔(9)

10 فاضلِ زمانہ حضرت مولانا قاضی عبدُ الحکیم چکوالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1160ھ میں موضع نکہ کہوٹ (تحصیل تلہ گنگ، ضلع چکوال) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 25 جُمادَی الاُخریٰ 1300ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، مفتی و قاضی، مناظرِ اہلِ سنّت، حکیم و شاعر، بانیِ مدرسہ ڈھاب کلاں چکوال اور خواجہ شمسُ العارفین سیالوی کے خلیفہ تھے۔(10)

11 عاشقِ دُرُود و سلام حضرت مولانا پیر سیّد عبدُ الغفار شاہ کاشمیری رحمۃُ اللہِ علیہ گیارہ سال کی عمر میں لاہور آئے یہیں

مزار حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار حضرت مولانا سیّد محمد شاہنواز چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ

17 جُمادَی الاُخریٰ 1340ھ کو وصال فرمایا، مزار میانی صاحب قبرستان نزد باغ گل بیگم میں ہے۔ آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت، بانیِ مدرسہ عالیہ غوثیہ مسجد تکیہ سادھواں لاہور، استاذُ العلماء اور مصنف و ناشر کُتبِ دینیہ تھے۔ کتاب "خزائنُ البرکات" آپ کی یادگار ہے۔(11)

12 جامعِ شریعت و طریقت حضرت مولانا سیّد محمد شاہنواز چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے 25 جمادی الاخریٰ 1348ھ کو وصال فرمایا، مزار موضع گورسیاں (تحصیل و ضلع چکوال) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فارغُ التحصیل عالمِ دین، مؤثر مبلغِ اسلام، مناظرِ اہلِ سنّت، مرید خواجہ احمد میروی اور خلیفہ خواجہ احمد بسالوی تھے۔(12)

---

(1) الاصابہ، 6/144، 363-8/422 (2) الاصابہ، 2/57 (3) اتحاف الاکابر، ص 366 (4) کتابی سلسلہ الاحسان، سلطان المشائخ نمبر، ص153 تا 158 (5) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 1/140 (6) تذکرۃ الانساب، ص79 (7) تاریخ جہلم، ص700 (8) خلفائے امیر ملت، ص381، 382 (9) سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص62 تا 72 ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء، 1/297 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص53، فوز المقال، 7/512 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص238 تا 245 (12) معارف رضا، سالنامہ 2007ء، ص219، 225۔

جنوری 2023ء / جمادی الاخریٰ 1444ھ کا

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

لارہاہے آپ کے لئے تفسیر قراٰن، شرح حدیث، صحابۂ کرام و اولیا کی سیرت اور اس کے علاوہ بچوں بوڑھوں، نوجوانوں، خواتین اور دیگر افراد کے لئے بہت ہی دلچسپ، معلوماتی اور علمی مضامین

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے

بکنگ اور مزید تفصیلات کے لئے:

Call/SMS/WhatsApp: +92313-1139278

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net